

(IBZ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللّٰهُمَّ

چند باتیں

محترم فارسیں۔ سلام۔ سنون۔ بیان ناول "کاسک سار" آپ کے ہاتھوں میں ہے اس ناول میں عمران لپنے ملک سے طنے والی ایک نایاب معدنی دولت کو اپنے ملک کے مفاد میں استعمال کرنے کا فیصلہ کر دیتا ہے لیکن اس فیصلے پر عمل درآمد کے لئے اسے ایک الیہ فارمولے کی ضرورت ہوتی ہے جو صرف ایکریمیا کی ایک خفیہ یہی بارشی میں ہے چنانچہ عمران پاکیشیا سیکٹ سروس سمیت وہ فارمولہ حاصل کرنے کے لئے تگ و دو شروع کر دیتا ہے لیکن اس بار اس کے مقابل ایکریمیا کی وابستگی فعال سرکاری بھنسیاں آجاتی ہیں اور عمران کے لئے فارمولے کا حصول ہر لحاظ سے ناممکن بنا دیا جاتا ہے تو کیا عمران ناکام واپس آ جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عمران کی لغت میں ناکام واپسی کا تو لفظ ہی نہیں ہے۔ چنانچہ ایک ایسی جدوجہد سلمانے آتی ہے جس میں ذانت اور کارکردگی عروج پر پہنچ جاتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا۔ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کیجئے اور جب دستور ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اوزان کے جواہر بھی ملاحظہ کریجئے۔

چک نمبر E.B/69 اگر و تحصیل عارف والا سے محمد نعیم اکرم پتوار صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کی تحریروں کی تعریف تو سورج کو چراغ

اس ناول کے تمام نام مقامِ کردار واقعات اور پیش کردہ چوبی پر نظر قطبی (رضی) ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت مخفی اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلیشورز مصنف پر نظر قطبی فمدودار نہیں ہو سکے۔

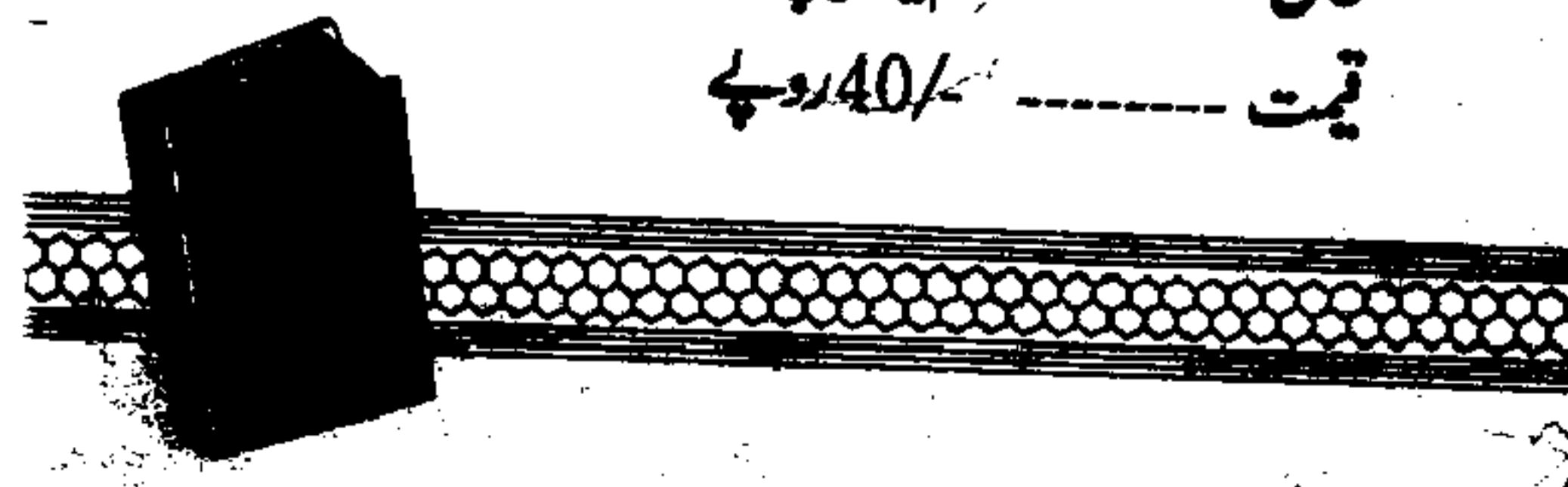
ناشران — اشرف قریشی

یوسف قریشی

محمد یوسف

طالع — ندیم یوسف پرنسپل لاہور

قیمت — 40/- روپے



لیکن عمران کے اخواز میں آپ نے امید کا دامن ہر حالت میں تھا ہے
لکھنے کا جو سبق دیا ہے، واقعی اہتمائی مسماٹ کرنے ہے اور یقین کیجئے کہ
میں نے ذاتی زندگی میں بھی اس سبق سے بے شمار کامیابیاں حاصل
کی ہیں۔ آپ سے ایک وال بھی پوچھنا ہے کہ عمران ولے تو پہنچے ہر
مقصد میں کامیاب ہو، اتنا ہے لیکن وہ آغا سلیمان پاشا کا ادھار اٹھانے
کے مشن میں آج تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ امید ہے آپ اس سوال کا
جواب ضرور دیں گے۔

محترم داکٹر محمد اسماعیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے
کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی اہتمائی دلچسپ سوال کیا ہے لیکن آپ
خود خور فرمائیں کہ ہمارے تو موہنگ کی دال کھلانی جاتی ہے جبکہ
آغا سلیمان پاشا صاحب خود متوی حریرے کھاتے رہتے ہیں۔ اس لئے
آپ خود سمجھ سکتے ہیں، لہ اگر ادھار اڑ گیا تو معاملہ بر عکس بھی ہو سکتا
ہے اور آغا سلیمان پاشا کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ امید ہے آپ
آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ہنوں سے اخترنووار لکھتے ہیں۔ میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول
پڑھے ہیں اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں البتہ آپ سے ایک
بات پوچھنی ہے کہ: مارے ملک میں دشمن گردی رو رود ڈھنچی جا
رہی ہے لیکن عمران اور سکرٹ مردوں کے ارکان دوسرے ممالک
میں کام کرتے نظر آتے ہیں۔ کیا وہ ہمارے ملک میں دشمن گردی
کے خلاف کام نہیں کر سکتے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ اپنی تحریروں سے ناکامیوں کے خلاف
مسلسل جدوجہد کا جو لاشوری درس دیتے ہیں اس نے بے شمار
لوگوں کی زندگیوں کو کامیابیوں میں جمدیل کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ
آپ کو اس کی جزا دے گا البتہ چند باتیں ضرور عرض کروں گا کہ اب
عمران کا حس مزاج نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ اب شہ ہی وہ
جو کروں والا بس پہنچتا ہے اور شہ ہی شرارتیں کرتا ہے۔ امید ہے آپ

اس طرف ضرور توجہ دیں گے۔

محترم محمد نعیم اکرم پناوار صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا
بے حد شکریہ۔ جہاں تک عمران کی حس مزاج میں کمی کا تعلق ہے تو
آپ نے خود ہی لپنے خط میں اس مزاج کی تفصیل بھی بتاوی ہے جس
میں واقعی کمی ہو گئی ہے کہ عمران نہ جو کروں والا بس پہنچتا ہے اور شہ
ہی شرارتیں کرتا ہے۔ یہ دونوں کام واقعی اب وہ نہیں کرتا۔ اس کی
وجہات تو بے شمار موسکتی ہیں لیکن ایک بات تو واضح ہے کہ وہ اب
ذہنی طور پر بچپن کی حدود سے باہر آ گیا ہے۔ بہر حال آپ کی فکریت
جہاں تک پہنچا دی جائے گی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں
گے۔

چک نمبر 194/W.B تحصیل میلسی سے داکٹر محمد اسماعیل صاحب
صاحب لکھتے ہیں۔ میں آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ جب
بھی اپنی پریکش سے جھکتا ہوں تو آپ کے ناول ہی مجھے دوبارہ ذہنی
خور پر فریش کر دیتے ہیں۔ یوں تو آپ کے تمام ناول ہی مجھے پسند ہیں

محترم اخْتِر نواز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ملک میں بڑی ہوئی دہشت گردی پر جس تشویش کا انتہار کیا ہے وہ واقعی بجا ہے اور ملک کا ہر عباد طن شہری اس سلسلے میں بجا طور پر تشویش کا فکار ہے لیکن محترم۔ یہ دہشت گردی ہمارے ملک کے دشمن ایک خاص مقصد کے لئے کروار ہے ہیں۔ ان کی تو کوشش ہے کہ خدا نخواستہ ہمارے ملک کے حالات ناگفتہ پر حالت تک پہنچ جائیں لیکن حکومت اور حکومتی انجینیئر مسلسل اس پر کام کر رہی ہیں جس کی وجہ سے دشمن پہنچنا پاک مقاصد میں کامیاب نہیں ہو رہے اور نہ انشاء اللہ کبھی کامیاب ہو سکیں گے۔ جہاں تک مہران اور سیکرت سروس کا اس کے خلاف کام کرنے کا سوال ہے تو ظاہر ہے کہ لیقیناً یہ حالات ان کے بھی سامنے ہیں۔ اس لئے یہ کیا ممکن ہے کہ وہ اس کے خلاف کام نہ کر رہے ہوں البتہ اس کام کی تفصیل تو اپ کے سامنے اس وقت آسکتی ہے جب وہ پہنچنے میں مکمل طور پر کامیاب ہو جائیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

وَالسَّلَامُ

مظہر کلیم ایم لے

خاور اپنے رہائشی بیٹھائی وی پر ایک ایڈ و پر فلم دیکھنے میں مصروف تھا کہ پس پڑے ہونے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو خاور نے چونک کر چلے فون کی طرف دیکھا پھر ریموت کنٹرول کی مدد سے اس نے ٹی وی بند کر کے فون کا رسیور اٹھایا۔
"خاور بول رہا ہو۔"..... خاور نے کہا۔

"الطا ف حسن خان بول رہا ہوں خاور بیٹھے۔" کیا تم فوری طور پر میری رہائش گاہ پر آئتے ہو۔"..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو خاور بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس کا خیال تھا کہ کسی ساتھی ممبر کا فور ہو گا۔ الطاف حسن کی طرف سے کال کا تو اسے تصور تک نہ تھا وہ ملزی اٹیلی جنس میں کافی عرصہ رہا تھا اور پھر وہاں سے سیکرت سرس میں منتقل ہوا تھا اور الطاف حسن خان ان دونوں ملزی اٹیلی جس کے چیف تھے۔ وہ اس قدر اصول پسند اور

اچھی طبیعت کے مالک تھے کہ ملڑی اشیلی جنس سے علیحدگی کے باوجود خاور ان سے ملتا رہتا تھا اور الطاف حسن خان کی ریٹائرمنٹ کے باوجود الطاف حسن خان کے اس سے تعلقات رہے تھے۔ الطاف حسن خان طویل عرصہ سے ریٹائرمنٹ کی زندگی گزار رہے تھے اور اکثر بیمار رہتے تھے۔ ان کا ایک ہی بیٹا تھا جو ایکریمیا میں سروس کرتا تھا اور اس نے وہیں شادی کر لی تھی۔ الطاف حسن خان کی بیوی ان کی ریٹائرمنٹ کے بعد ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئی تھی اس لئے الطاف حسن خان اب اپنی آبائی رہائش گاہ میں اکلیے دونوں کے ساتھ رہتے تھے۔ کچھ خاندانی جاسیداد تھی اور کچھ انہیں حکومت کی طرف سے محتول پیش مل جاتی تھی اور جونکہ وہ اکلیے ہی رہتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ اہتمائی سادہ زندگی گزارنے کے عادی تھے اس لئے ان کو مالی طور پر کبھی کوئی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ خاور کو وہ لپٹنے حقیقی بیٹی کی طرح سمجھتے تھے۔ کو ان کے حقیقی بیٹے نے کئی بار انہیں پاکیشیا چھوڑ کر ایکریمیا آنے کے لئے کہا تھا لیکن الطاف حسن خان لپٹنے ملک کو چھوڑ کر جانے کے بارے میں بات تک سننے کے روادر تھے۔ الطاف حسن خان کو معلوم تھا کہ خاور سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے لیکن انہوں نے آج تک لپٹنے حقیقی بیٹے کو بھی اس بارے میں کبھی کچھ نہ بتایا تھا۔ خاور دوچار ہمینے بعد اکثر ان کے پاس چلا جاتا تھا اور گھنٹوں ان کے پاس رہتا تھا۔ وہ بھی انہیں حقیقی باب کی طرح سمجھتا تھا اور الطاف حسن خان کا رویہ بھی اس

کے ساتھ الیسا ہی ہوتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب بھی خاور سیکرٹ سروس کی وجہ سے اپنی رہائش تبدیل کرتا تھا تو وہ الطاف حسن خان کو فون کر کے انہیں اپنا نیا فون نمبر بتاتا تھا۔ موجودہ فلیٹ میں اسے رہتے ہوئے تقریباً دو ماہ ہو گئے تھے اور سیکرٹ سروس کی طرف سے پابندی تھی کہ کوئی اسی ممبر چہ ماہ سے زائد کسی ایک جگہ نہیں رہ سکتا اس لئے خاور گذشتہ کئی دنوں سے سوچ رہا تھا کہ وہ ایک آدھ ماہ بعد کسی نئے فلیٹ، کا بندوبست کر لے لیکن جس ایمیٹے میں یہ فلیٹ تھا یہ ایریا خاور کے بعد پسند آیا تھا اس لئے اس بارے میں وہ صرف سوچ کر ہی رہ جاتا تھا۔ خاور کی عادت تھی کہ وہ فارغ اوقات میں زیادہ وقت اپنے فلیٹ میں ہی گزارتا تھا۔ یا تو اُن وی وغیرہ دیکھتا رہتا تھا یا پر کتابیں پڑھنے میں وقت گوارتا تھا۔ اس وقت بھی وہ اُن وی دیکھے، میں صرف تو وہ ایکریمیا میں سروں کی کال آگئی تھی۔

”خیریت بالکل۔ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔“..... خاور نے کہا۔

”اہ۔ طبیعت بالکل ٹھیک ہے لیکن ایک کام ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم یہ کام کر سکتے ہو۔ اگر تمہارے پاس فرصت ہو تو آ جاؤ۔“..... الطاف حسن خان نے کہا۔

”جی بالکل میں ابھی دفتر ہوتا ہوں۔“..... خاور نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اللہ مافتظ کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا

"اوکے میں دس منٹ بعد پہنچ رہا ہوں"..... چوہان نے صرت
بھرے لجھے میں کہا تو خود نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر
تیزی سے نبرداں کر کے شروع کر دیئے۔

"یہ"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے الطاف حسن
خان کی خصوصی بھاری آواز سنائی دی۔

"خاور بول رہا ہوں تکل۔ میرے دوست چوہان کو تو آپ جلتے
ہیں وہ بھی میرے ساتھ آپ کو سلام کرنے حاضر ہونا چاہتا ہے اگر
کوئی ایسا مسئلہ ہو کہ اس کا آنا ٹھیک نہ ہو تو میں اسے منع کر دوں
اور اگر اس کے آنے سے لوئی حرج نہ ہو تو میں اسے ساتھ لے آؤں۔
آپ بلا تکلف بتا دیں"..... خاور نے کہا۔

"کوئی حرج نہیں ہے لے آؤ اسے۔ وہ اچھا نوجوان ہے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"اوکے شکریہ"..... خاور نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر وہ
فلیٹ کو بند کر کے سیدہ بیان اتر کر پہنچ آیا جہاں گیراج بنتے ہوئے
تھے۔ پھر اس نے اپنے لے خصوصی گیراج سے کارنکالی اور ابھی اس
نے گیراج بند ہی نہ کیا تو کہ چوہان اپنی کار پر پہنچ گیا۔

"تم اپنی کار گیراج میں بند کر دو اور میرے ساتھ چلو"۔ خاور نے
سلام دعا کے بعد کہا تو چوہان نے اپنی کار گیراج میں کھڑی کی اور پھر
باہر آگیا۔ خاور نے گیراج بند کیا اور پھر وہ دونوں کار میں بینٹھ گئے۔
ڈائیونگ سیٹ پر خاور تھ جبکہ سائیڈ سیٹ پر چوہان بینٹھ گیا تھا۔

اور اٹھ کر ڈریسٹگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے غسل کر کے نیا
سوٹ پہننا اور پھر وہ پوری طرح تیار ہو کر ڈریسٹگ روم سے باہر آیا
ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پہنچ انہی۔

"ائلک" کو شاید بہت ضروری کام پڑ گیا ہے"..... خاور نے
مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
انھا یا۔

"خاور بول رہا ہوں"..... خاور نے کہا۔
"چوہان بول رہا ہوں۔ کیا کر رہے ہو"..... دوسری طرف سے
چوہان کی آواز سنائی دی۔

"ائلک" کے گھر جا رہا ہوں۔ ان کی ابھی کال آئی ہے۔ انہیں کوئی
ضروری کام ہے"..... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ چوہان،
صدیقی اور نعمانی کے ساتھ اس کی بہت گہری دوستی تھی اور انہیں
الطاف حسن خان کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا بلکہ وہ کمی بار
خاور کے ساتھ جا کر الطاف حسن خان سے مل بھی چکتے۔

"اوہ۔ کوئی خصوصی دعوت ہو تو پھر اور بات ہے ورنہ اگر کہو تو
میں بھی ساتھ چلوں۔ میں مہماں فلیٹ پر بینٹھے بینٹھے بور ہو گیا ہوں۔
صدیقی اور نعمانی کو فون کیا ہے تو وہ دونوں ہی فلیٹ پر موجود نہیں
ہیں"..... دوسری طرف سے چوہان نے کہا۔

"آ جاؤ۔ اکٹھے چلے چلتے ہیں۔ گپ شپ رہے گی"..... خاور نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ کیا کوئی خاص مسئلہ پیش آگیا ہے انکل الطاف کو جو انہوں نے اس طرح کال کیا ہے۔ چوہان نے کہا۔
۔ یہ تو وہاں جا کر تپہ ٹلے گا۔ ویسے میں نے فون کر کے تمہارے بارے میں پوچھ یا ہے اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ خاور نے کہا تو چوہان بے اختیار ہنس پڑا۔
۔ تمہاری یہی عقائدی تو انکل کو پسند ہے۔ اگر ان کی کوئی لڑکی ہوتی تو وہ تمہیں لیقیناً اپنا داماد بنایتے۔ چوہان نے ہستے ہوئے کہا۔

۔ داماد بھی تو بیٹا ہی ہوتا ہے اور میں ویسے بھی ان کا بیٹا ہوں۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

۔ داماد کی شان اور ہوتی ہے۔ چوہان نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔ تمہوزی در بعد ان کی کار الطاف حسن خان کی کوئی خوشی کے گیث پر پہنچ کر رک گئی۔ خاور نے ہارن دیا تو کچھ در بعد پھائیک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ خاور کو دیکھ کر اس نے سلام کیا اور پھر تیزی سے مژکروں پر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھائیک کھل گیا اور خاور نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں ایک پرانے ماذل کی کار جہلے ہی موجود تھی۔ خاور اور چوہان دونوں کار سے اترے تو اسی لمحے ملازم جس کا نام ارسلان تھا پھائیک بند کر کے واپس آگیا۔

۔ انکل کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں ارسلان۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ وہ اکثر یہاں آتا جاتا رہتا تھا اس لئے

۔ ارسلان اس سے اچھی طرح واقف تھا۔
۔ اچھی صاحب بالکل ٹھیک ہیں اللہ تعالیٰ ایک خاتون مہمان آئی ہوئی ہیں۔ ارسلان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں خاتون مہمان کا سن کر بے اختیار چونک پڑے۔
۔ مقامی ہے یا غیر ملک۔ خاور نے چونک کر پوچھا۔
۔ مقامی ہے صاحب۔ شاید کسی قبائلی علاقے کی رہنے والی ہے۔ ارسلان نے جواب دیا۔
۔ اصل بات تو تھے نے پوچھی نہیں کہ جوان ہے یا بڑھی۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
۔ جی معوز خاتون ہیں۔ ارسلان نے جواب دیا تو اس کے اس خوبصورت جواب رخاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ ارسلان نے معوز کا لفظ استعمال کر کے بڑے خوبصورت انداز میں بتا دیا تھا کہ خاتون بوڑھی یا ادھیر عمر ہے۔ بہر حال نوجوان نہیں ہے۔
۔ کہاں ہیں وہ۔ خاور نے پوچھا۔
۔ آئیے وہ سٹنگ روم میں موجود ہیں۔ ارسلان نے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گئے۔ خاور اور چوہان دونوں اس کے پیچے تھے۔ تمہوزی در بعد وہ سٹنگ روم میں پہنچنے تو وہاں واقعی الطاف حسن خان کے ساتھ ایک ادھیر عمر معوز خاتون موجود تھیں۔
۔ یہ میرا بیٹا خاور اور یہ اس کا دوست ہے چوہان۔ الطاف

حسن خان نے سلام دعا کے بعد ان دونوں کا تعارف اس خاتون سے کرتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے اسے بھی سلام کیا۔

جیسے رہو..... خاتون نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ دونوں کرسیوں پر بینچے گئے۔

یہ بیگم سردار خان ہیں۔ سردار خان گوانا کے دشوار گزار پہاڑی سلسلے میں رہنے والے ایک بڑے قبیلے سلیمانی کے سردار ہیں اور ان کا پورا نام سردار شیر خان ہے اور وہ میرے دور کے عزیز بھی ہیں اور ان سے میرے خاصے گھرے دوستانہ اور خاندانی تعلقات بھی ہیں۔ اطاف حسن خان نے اس خاتون کا تعارف کرتے ہوئے کہا اور جواب میں خاور اور چوہان دونوں نے ہی، سی فقرے بولے اور پھر غاموش ہو گئے۔

میں نے تمہیں اس لئے بلا یا ہے خاور جیسے کہ سردار خان کسی چکر میں پھنس گئے ہیں اور بھا بھی اس لئے میرے پاس آئی ہیں کہ میں ان کی اس سلسلے میں مدد کروں لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میں اب اس قسم کے کاموں کے قابل نہیں رہا ہوں۔ اطاف حسن خان نے کہا۔

تم جو موجود ہیں انفل۔ آپ حکم فرمائیں۔ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
یا تمہارا تعلق انتیلی جنس سے ہے۔ بیگم سردار خان نے برا اور است خاور سے پوچھا۔

تجھی ہاں۔ لیکن ایک ایسے شبے سے جس کے بارے میں کچھ بتا نہیں سکتا۔ خاور نے جواب دیا۔

لیکن پھر تم کیا کر سے گے کیونکہ تم بہر حال سرکاری ملازم ہو۔
بیگم سردار خان نے قدر۔ پریشان سے لمحے میں کہا۔

بھا بھی آپ یہ باتیں، چھوڑیں اگر میں نے خاور کو بلا یا ہے تو قاہر ہے سب کچھ سوچ کر ہی بلا یا ہو گا۔ آپ انہیں تفصیل بتا دیں۔
مجھے یقین ہے کہ یہ سردار خان کا پرابلم حل کر دیں گے۔ اطاف حسن خان نے کہا تو بیگم سردار خان نے اشتباہ میں سر بلادیا اور خاور اور چوہان دونوں بیگم سردار خان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

گوانا کا پہاڑی علاقہ حکومت پاکیشیا کے ماتحت تو ہے لیکن یہ بہر حال آزاد علاقہ ہے۔ اس علاقے میں زمرد کی کانیں پائی جاتی ہیں اور یہ کانیں قبیلہ سلیمانی کی ملکیت ہیں اور ان کا انصارج سردار خان ہے لیکن حکومت پاکیشی سے ہمارا معاہدہ ہے کہ ہم یہ زمرد کانوں سے نکال کر ایک مخصوص قیمت پر حکومت پاکیشیا کے ہاتھ فروخت کریں گے۔ ہم اسے کسی در کو فروخت نہیں کر سکتے اور یہ کام طویل عرصے سے ہو رہا ہے۔ زور دے، ہونے والی آمدی قبیلے کی فلاج وہ بود پر خرچ کی جاتی ہے۔ جسی ہی وجہ ہے کہ گوانا کا علاقہ اس وقت دوسرے قبائلی علاقوں سے کہیں زیادہ جدید بن گیا ہے۔ ہمارا اپنا بھلی گھر ہے۔ پختہ سڑکیں ہیں اور ہمارے قبیلے کے مکانات پختہ ہیں۔ زمرد کے علاوہ ہمارے علاقے میں اہمیتی قیمتی لکڑی بھی ملتی ہے اس لئے

گوانا کا مرکزی شہر جس کا نام بھی گوانا ہے اس قیمتی لکڑی کا بہت بڑا مرکز ہے اور دنیا بھر سے لکڑی کے خریدار ہمہ آتے جاتے رہتے ہیں لیکن سلیمانی قبیلے کے علاوہ دیگر علاقوں سے آنے والے شہر کے ایک خصوصی حصے میں ہی رہ سکتے ہیں۔ اس علاقے میں سردار کی خصوصی اجات کے بغیر آجائیں سکتے۔ میں یہ تفصیلی تعارف اس لئے کروں ہوں تاکہ تمہیں وہاں کے بارے میں مکمل تفصیلات کا علم ہو جائے۔..... بیگم سردار خان نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ نے اچھا کیا کہ ہمیں یہ پس منظر بتا دیا۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم ٹرالی و حکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ وہ چائے کے ساتھ سینکیس وغیرہ لے آیا تھا۔ پھر اس نے سینکیس کی پلیٹیں دریمانی میز پر رکھیں اور چائے تیار کر کے ایک ایک پیالی اس نے سب کے سامنے رکھ دی اور ٹرالی ایک طرف کر کے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا وہاں چلا گیا تو اطاف حسن خان کے کہنے پر سب نے چائے کی پیالیاں اٹھائیں۔

”بجا بھی اب آپ اصل مسئلہ بتا دیں۔..... چائے پینے کے بعد اطاف حسن خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں اصل مسئلہ یہ ہے کہ گذشتہ دو ہفتوں سے کاؤں سے نکلنے والا زمرد جہاں سور کیا جاتا ہے وہاں سے اسے پراسرار طور پر چوری کر لیا جاتا ہے اور اس کی اطلاع پورے گوانا کو ہو چکی ہے اور جونکہ زمرد کی فروخت سے ہی سلیمانی قبیلے کے افراد کو بھاری رقمیں

باقاعدگی سے ملتی رہتی ہیں اس لئے وہ سب بے حد پریشان ہیں۔ میرے شوہر سردار خان بنے اس چوری کے سلسلے میں حکومت کو باقاعدہ اطلاع دی تو حکومت کی طرف سے پولیس کی ایک اعلیٰ سطحی نیم وہاں بھی گئی لیکن وجود سرتوز کو شش کے چور اور چوری شدہ زمرد کا سراغ نہیں مل۔ اور یہ نیم واپس چلی گئی۔ قبیلے میں ہمارے دشمنوں نے افواہ پھیلای ہے کہ سردار خان خود زمرد کسی غیر ملکی پارٹی کو فروخت کر رہا ہے اور اس نے چوری کا بہانہ بنایا ہے۔ چونکہ چوری کا سراغ نہیں مل رہا اس لئے لوگوں کو اس افواہ پر یقین آتا جا رہا ہے اس طرح میرے شوہر کے خلاف رائے عامہ بنتی جا رہی ہے اور اگر اس کا کوئی حصہ ملا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑا جرگہ بننا کر میرے شوہر کو سرداری سے ہی بٹا دیا جائے اور اسے کوئی بڑی سزا دی جائے۔ حالانکہ میر۔ شوہر کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے۔ اس نے پولیس نیم سے بھی نعمت تعاون کیا ہے اور نہ ہی وہ کسی غیر ملکی سے ملتا ہے اور نہ کہیر آتا جاتا ہے۔ ہم اس معاملے میں بے حد پریشان ہو چکے ہیں۔ میرا شوہر اس افواہ کی وجہ سے ہمہ دارالحکومت نہیں آنا چاہتا تھا ورنہ ہم رے دشمن یہ افواہ پھیلایا دیتے کہ وہ زمرد کا سودا کرنے دارالحکومت گئے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے بھائی اطاف حسن خان کے پاس بھجا ہے۔..... بیگم سردار خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مطلوب ہے کہ ہم نے اس چوری کا سراغ لگانا ہے اور چور کو

پکڑتا ہے۔..... خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تاکہ میرے شوہر کی بے گناہی ثابت ہو سکے۔ تم چاہو تو اس کا ہم معاوضہ بھی دینے پر تیار ہیں۔..... بیگم سردار خان نے کہا۔ ”پیز معاوضے کی بات نہ کریں البتہ جب ہم وہاں جائیں گے تو پھر بھی تو لوگ شک کریں گے۔..... خاور نے کہا۔

”میں نے اس بارے میں سوچا ہے خاور۔ میرا خیال ہے کہ چوری سردار خان کے ارد گرد رہنے والے اس کے انتہائی باعثت آدمیوں میں سے کوئی آدمی کر رہا ہے یا پھر سرداری کا کوئی امیدواز میں ملوث ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اگر اپنی کوشش کر تو جلد ہی اس کا سراغ مل جائے گا البتہ تم وہاں حکومت کی طرف۔ بھی جاسکتے ہو۔ اگر تم چاہو تو میں لپٹنے اثر در سوخ سے وزارت دادخواہ سے تمہیں اس سلسلے میں خصوصی کارڈ بھی بناؤ کر دے سکو ہوں۔..... الطاف حسن خان نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں انکل۔ ہمارا تعلق ویسے بھی پیشہ پولیس سے ہے اور ہمارے پاس پیشہ پولیس کے سرکاری کارڈ بھی موجود ہیں۔..... خاور نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔ اگر تمہیں فرصت ہو تو کام کر دو۔ میں ذاتی طور پر تمہارا ممنون ہوں گا۔ ویسے جہاں تک میر سردار خان کو جانتا ہوں میں اس کی طرف سے حلف دے سکتا ہو اور کہ وہ چوری میں کبھی ملوث نہیں ہو سکتا۔..... الطاف حسن خان

نے کہا۔

”اوکے۔ آپ بے فکر ہیں ہم جلد ہی وہاں پہنچ جائیں گے لیکن تم نے ہم سے کسی قسم کی واقفیت کا اظہار نہیں کرنا اور نہ وہاں جا کر سوائے سردار خان کے ورکسی کو اس بارے میں بتانا ہے۔ ہم سرکاری طور پر وہاں جائیں گے اور اپنے طور پر کام کریں گے۔ خاور نے کہا۔

”بے حد شکریہ۔ میر تمہاری ممنون رہوں گی۔ بھائی الطاف حسن نے مجھے بے حد تسلی دی ہے کہ تم اصل بات کا سراغ لگا لو جھے۔ میں نے کچھ شاپنگ کرنی ہے اور پھر واپس جانا ہے ویسے میں سردار خان کو تمہارا نام بنا دوں گی وہ تم سے پورا تعاون کرے گا۔ بھائی الطاف حسن اب تجھے اجازت دیں۔..... بیگم سردار خان نے اٹھتے ہوئے کہا تو الطاف حسن خان کے ساتھ ساتھ خاور اور چوہاں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تم یہاں میں بھا بھی کو پورچھ تک چھوڑ آتا ہوں۔..... الطاف حسن خان نے خاور اور چوہاں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ بیگم سردار خان کے ساتھ سٹنگ روم سے باہر چلے گئے تو خاور اور چوہاں دوبارہ بیٹھ گئے۔

”تم نے وعدہ کیوں کر لیا۔ وہاں جانے سے چھلے چیف سے سروں پر چھلے گی اور چیف تو اجازت نہیں دے گا کہ اب سروں پر چھلے گئی اور چیف کا عوج لگاتی پھرے۔..... چوہاں نے کہا۔

”میں انکل اطف کو انکار نہیں کر سکتا۔ یہ میری مجبوری ہے ا لئے میرا خیال ہے کہ عمران سے بات کی جائے اور اس کے ذر اجازت لی جائے۔ خاور نے کہا۔

”یہ فور شار کا بھی کیس نہیں بنتا ورنہ صدیقی سے بات لیتے۔ چوہان نے کہا۔

”ہاں۔ بہر حال دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ خاور نے کہا چوہان نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دریں بعد اطف حسن خ دا میں آگئے۔

”تم نے حالات سن لئے ہیں مجھے تمہاری مجبوریوں کا بھی علم اس لئے تم اگر چاہو تو اب بھی انکار کر سکتے ہو۔ میں سردار خان فون کر کے اس سے مذمت کر لوں گا۔ بھا بھی کے سامنے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اطف حسن خان نے مسکرا ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں انکل۔ ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر گے پھر جو اللہ کو منظور ہو گا وہی ہو گا۔ اب ہمیں اجازت دیں خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو چوہان بھی کھڑا گیا۔ اطف حسن خان بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے خاور ا چوہان کے کاندھے پر تھسکی دی اور پھر وہ انہیں بھی پورچھا تک چھوڑنے آئے حالانکہ انہوں نے اصرار بھی کیا کہ اطف حسن خان تکلیف نہ کریں لیکن اطف حسن خان نہ مانے اور انہوں نے دیکھا

”میں موجود پرانے ماذل کی کارا ب موجود نہ تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ بیگم سردار خان کو اطف حسن خان نے اپنی کار میں بھجوایا ہے۔ خاور چوہان سمیت واپس اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔

”اب کیا پروگرام ہے۔ یہاں کہا ماں تو عمران سے بات کرلو۔ ” چوہان نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال ہے کہ نو دچھی سے بات کر کے اجازت لے لوں۔ خاور نے کہا۔

”تمہاری مرضی ہے لیکن، اگر چھیف نے انکار کر دیا تو پھر عمران بھی کچھ نہ کر سکے گا۔ چوہان نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

”ہاں یہ بات تو ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ خاور نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تم عمران سے کیوں بات نہیں کرنا پہنچ۔ چوہان نے کہا۔

”اگر عمران صاحب دریان میں کو دپڑے تو پھر ساری صورت حال خود بخود ان کے کنٹرول میں چلی جائے گی جبکہ میں چاہتا ہوں کہ کام میں اپنے طور پر کروں۔ خاور نے کہا۔

”تو پھر ایسا ہے کہ تم چھیف سے کہو کہ تم چند روز کے لئے گوانا جانا چاہتے ہو۔ وہ چھٹی دے دے گا۔ تم جا کر وہاں کی صورت حال دیکھ لو پھر جیسی بھی صورت حال ہو دیے ہی کرو۔ چوہان نے کہا۔

”میں اکیلا وہاں جا کر کروں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ تم صدیقی

اور نعمانی بھی ساتھ جائیں اور ہم باقاعدہ سرکاری طور پر وہاں کریں کیونکہ وہ آزاد علاقہ ہے وہاں کے لپٹے قانون ہیں۔ اگر ہم

پرائیویٹ طور پر کام کیا تو ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا چکر ہمارے خلاف چل جائے کہ ہم انہا پھنس جائیں۔ خاور نے کہا۔

پھر تم ایسا کرو کہ صدیقی سے بات کرو اگر صدیقی اے فورساز کا کیس بنادے تو پھر ہم جاسکتے ہیں۔ چوہان نے کہا۔ نہیں یہ فورساز کا کیس کیسے بنتا ہے۔ اب فورساز چوریور کی تحقیقات تو نہیں کر سکتے۔ یہ کام تو پولیس کا ہے۔ خاور۔ جواب دیا۔

”تو پھر چیف سے ہی بات کرو۔ اس کا جواب سن کر پھر آئندہ لاچھہ عمل بنالیں گے۔ چوہان نے کہا تو خاور نے بھی اس اندہ میں کانڈھے اچکائے جسے وہ بھی اسی نسبت پر بہنچا ہوا اور پھر اس نے رسیور انجینئر اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

میلی فون کی گھنٹی بتتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد کے ایکری بی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انجینئر کا۔

”لیں رابرٹ بول رہا ہوں۔ ایکری بی نے رسیور انجینئر کے ہوئے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”ہومر بول رہا ہوں، باس۔ بیگم سردار خان فوری ملاقات چاہتی ہے۔ دوسری طرف سے ایک موڈبائٹ آواز سنائی دی۔

”کہاں ہے وہ۔ رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

”اس کی فلاں دار حکومت سے روانہ ہونے والی ہے۔ ایک گھنٹے بعد وہ ہماری چکنچھے گئی۔ اس نے مجھے دار الحکومت ایئر پورٹ سے فون کیا ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اکیلی ہے یا اس کے ساتھ دوسرا بھی کوئی موجود ہے۔ رابرٹ نے پوچھا۔

"اکیلی ہے بس"..... ہومر نے جواب دیا۔
دارالحکومت میں اس کی کیا صرفیات رہی ہیں"..... رابرٹ
نے پوچھا۔

"وہ ایک ریٹائرڈ سرکاری ملازم الطاف حسن خان کے گھر جا کر
اس سے ملی ہے۔ وہاں دو نوجوان بھی ہیں اور پھر انہوں نے بھی
ملاقات کی۔ اس کے بعد بیگم سردار خان اس الطاف حسن خان کی کار
میں مارکیٹ گئی۔ وہاں سے اس نے شاپنگ کی اور اس کے بعد کار
اسے ایئرپورٹ پر چھوڑ گئی"..... ہومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"الطاف حسن خان کی بیک گراونڈ کیا ہے"..... رابرٹ نے
پوچھا۔

"وہ ملڑی اٹیلی جنس کے چیف کی پوسٹ سے ریٹائر ہوا ہے
یعنی اسے ریٹائر ہونے کے طویل عرصہ گزر چکا ہے اور اب اس کا ملڑی
اٹیلی جنس سے کوئی رابطہ نہیں ہے"..... ہومر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"وہ جو دو آدمی اس سے ملنے آئے تھے ان کے بارے میں کیا
پوٹھ ہے"..... رابرٹ نے پوچھا۔

"ان کے بارے میں صرف اتنی پوٹھ ملی ہے کہ وہ الطاف
حسن خان کے ملنے والے ہیں۔ ولیے دارالحکومت میں بزنس کرتے
ہیں"..... ہومر نے جواب دیا تو رابرٹ چونک پڑا۔

"کس قسم کا بزنس"..... رابرٹ نے چونک کر پوچھا۔

"امپورٹ ایکسپورٹ کے جزل آرڈر سپلائز ہیں"..... ہومر کی
طرف سے جواب دیا گیا۔

"ٹھیک ہے تم بیگم سردار خان کو میرے پاس لے آؤ یعنی خیال
رکھنا اس کے پاس کوئی شینگ کرنے والا آئے یا ڈکٹافون وغیرہ نہ
ہو۔ کار میں اس کی جیکنگ کے آلات جہلے ہی نصب کر لینا اور تعاقب
اور نگرانی کا بھی ہر طرح باال رکھنا"..... رابرٹ نے کہا۔

"وہ کیوں بس۔ کیا کمی خطرہ ہے"..... ہومر نے حیرت بھرے
لیجے میں کہا۔

"احتیاط اچھی چیز ہوتی ہے، ہومر"..... رابرٹ نے گول مول سا
جواب دیا اور رسیور کھل کر اس نے میر کی دراز کھوئی اور اس میں
موجود ایک چھوٹا سا قیمتی باکس ٹکال کر اس کے کونے میں موجود
ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یہیں۔ ہیڈ کوارٹر"..... ایک مشینی سی او ایڈنٹی دی۔
پیشہ متعین رابرٹ بول رہا ہوں"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

دیا۔ چونکہ یہ ایک خصوصی ساخت کا ٹرائنسیز تھا اس لئے اس میں ہر
بار بات ختم کر کے بٹن دلانے اور اور ہٹنے کی ضرورت نہ تھی۔
پیشہ نمبر"..... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی آواز میں
پوچھا گیا۔

"اے تحری"..... رابرٹ نے جواب دیا۔
اوکے کس سے بات کرنی ہے"..... دوسری طرف سے پوچھا۔

گیا۔

"ایشیا سیکشن کے چیف بس رچڑے سے"..... رابرٹ نے جواب دیا۔

"ہمیلو روچڑے بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رابرٹ بول رہا ہوں بس فرام پا کیشیا"..... رابرٹ نے کہا۔
ہاں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"..... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"بیگم سردار خان دارالحکومت میں ایک آدمی الطاف حسن خان سے ملی ہے اور انطاف حسن خان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ ملڑی اشیلی جنس کے چیف کے طور پر رینائز ہوا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس انطاف حسن خان کے بارے میں پوری تفصیل سے جان سکوں کیونکہ میری چمٹی حس اس بارے میں خطرے کا الارام بجا رہی ہے"..... رابرٹ نے کہا۔

"نہیں۔ انطاف حسن خان قطعی لا تعلق آدمی ہے۔ اس کا اب کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے البتہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ سردار خان نے حکومت پا کیشیا کے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سر سلطان سے رابطہ کیا ہے اور سر سلطان پا کیشیا سیکرت سروس کے انتظامی انجمنی ہیں۔ گویہ کام سیکرت سروس کے دائرة کا رہا میں نہیں آتا۔ یعنی اس کے باوجود سر سلطان کوئی بھی اقدام کر سکتے ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ

بیگم سردار خان سے کہو کہ وہ فی الحال سپیشل دے کو بلاک کر دے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن پھر ہم ذر کیسے حاصل کریں گے بس"..... رابرٹ نے کہا۔

"ہم نے وہاں ایسے خصوصی آلات نصب کر دیئے ہیں جس کے ذریعے ہم اس پوری آن کو ایک ہی بار صاف کر دیں گے اس طرح چوری کا شور بھی ختم ہو جائے گا اور یہی سمجھا جائے گا کہ کان ہی ختم ہو چکی ہے اور ہمارا وقت بھی نیچ جائے گا"..... رچڑے نے کہا۔

"لیکن بس کان میں زمرد کی کھدائی تو صاف نظر آجائے گی"۔
راابرٹ نے کہا۔

"آتی رہے۔ ہم یہاں موجود ہی نہیں ہوں گے اس لئے ہمارا کوئی کچھ نہ بگاؤ سکے گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کتنے عرصے میں؟ کام ہو جائے گا"..... رابرٹ نے کہا۔

"صرف ایک ہفت لگے گا پھر میں تمہیں کال کر دوں گا اور تم سب نے واپس آ جانا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے بس"..... رابرٹ نے مطمئن لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن آف کیا اور پھر یہ چننا سا باکس اس نے واپس دراز میں رکھ دی۔ پھر تقریباً ڈھنڈھنے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور بیگم سردار خان اندر داخل ہوئی۔ اس کے یچھے ایک ایکری نوجوان تھا۔ رابرٹ اور کھدا ہو گیا۔

۔ آؤ میڈم بیٹھو رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو بیگم سردار خان سرہلائی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی ۔ ہومر بھی خاموشی سے ساختہ والی کرسی پر بیٹھ گیا ۔ رابرٹ نے ہومر کی طرف دیکھا تو ہومر نے نفی میں سرہلا دیا اور رابرٹ بیٹھ گیا کہ چینگ کے باوجود بیگم سردار خان کے پاس کوئی آہ نہیں ہے اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات بخودار ہو گئے تھے ۔

۔ کوئی خاص بات میڈم جس کی وجہ سے آپ کو ملاقات کی ضرورت پڑی ہے رابرٹ نے سخت اور سرد لمحے میں کہا ۔

” میں یہ کہنے آئی ہوں کہ اب یہ کام بند کر دیا جائے کیونکہ رائے عامہ ہمارے خلاف ہوتی جا رہی ہے اور ایسا نہ ہو کہ سردار خان کو سرداری سے ہی ہٹا دیا جائے ۔ اس طرح تو ہم مارے جائیں گے بیگم سردار خان نے کہا ۔

۔ کیا یہ اس قدر آسان ہے رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

۔ آسان تو نہیں ہے لیکن اگر معاملات اسی انداز میں چلتے رہے تو ایسا ہو بھی سکتا ہے بیگم سردار خان نے جواب دیا ۔

۔ آپ دارالحکومت میں اٹاف حسن خان سے ملی تھیں جبکہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ وہ ملٹری ایسلی جنس کے چیف کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے ہیں ۔ اس ملاقات کی وجہ پوچھ سکتا ہوں رابرٹ نے کہا تو بیگم سردار خان بے اختیار اچھل پڑی ۔

۔ ” کیا مطلب ۔ یا آپ میری نگرانی کرتے رہتے ہیں ” بیگم سردار خان نے چونکہ کر حیرت بھرے لمحے میں کہا ۔

” میڈم آپ نے احتیاطی کثیر دولت ہم سے حاصل کی ہے اس لئے ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اپنی دولت کا تحفظ کریں اور محاط بھی رہیں ۔ ”

۔ رابرٹ نے اس بار خوشگوار سے لمحے میں کہا ۔

۔ ” اٹاف حسن خان سردار خان کا دوست ہے ۔ سردار خان ان معاملات کی وجہ سے بے حد پریشان رہنے لگے ہیں ۔ انہوں نے مجھے اٹاف حسن خان ۔ پاس بھیجا تھا کہ وہ ان چوریوں کے سلسلے میں اس کی مدد کریں لیکن اٹاف حسن خان نے کہا کہ وہ ہمارا رہتے ہیں اور اب عملی طور پر کہ نہیں کر سکتے ” بیگم سردار خان نے جواب دیا ۔

۔ ” اور وہ دونوں آدمی جوان سے ملنے آئے تھے وہ کون تھے اور انہیں کیوں بلا یا گیا ۔ ” رابرٹ نے پوچھا ۔

۔ ” وہ بزنس میں ۔ ” اور اٹاف حسن خان بھی ریٹائرمنٹ کے بعد بزنس کرتے ہیں اس لئے وہ بزنس کے سلسلے میں ان سے ملنے آئے تھے ۔ وہاں چونکہ میں وجود تھی اس لئے وہ رسمی باتیں کرنے لگے پھر میں اٹھ کر چلی آئی ۔ بر صحی نہیں معلوم کہ وہ کب گئے ہیں اور کب نہیں ” بیگم سردار خان نے جواب دیا ۔

۔ ” اب آپ کیا چاہئے ہیں کہ ہم یہ سلسلہ بند کر دیں ” رابرٹ نے کہا ۔

طرح سنجدل جائیں گے، اور کان تو بہت دیستین ہے پھر اٹھیناں سے سارا کام ہوتا رہے گا۔..... بیگم سردار خان نے کہا۔
”ہومر میڈم کو ایک پورٹ چھینگا دو۔..... رابرٹ نے کرسی سے انٹھتے ہوئے کہا۔

”یس بس۔ آئیے میڈم۔..... ہومر نے کہا اور پھر وہ بیگم سردار خان کے یتھے چلتا ہوا رے سے باہر چلا گیا تو رابرٹ مسکرا تا دوا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

ہاں۔ کچھ عرصہ کے لئے اسے بند ہونا چاہئے تاکہ معاملات سمجھ جائیں۔ پھر دوبارہ شروع کیا جاسکتا ہے۔..... بیگم سردار خان نے کہا۔

”لیکن آپ نے ہم سے پیشگوئی رقم لی ہوئی ہے کہ کان میں موجود تمام زمرد ہم حاصل کریں گے اور ابھی تو کان میں کافی زمرد موجود ہے۔ پھر۔..... رابرٹ نے کہا۔

”میں نے مستقل طور پر تو بند کرنے کے لئے نہیں کہا ہماری طور پر کہا ہے۔..... بیگم سردار خان نے کہا۔

”اوے، ہم آپ کی بات رد نہیں کر سکتے کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ کے شوہر سرداری سے ہی ہٹا دیتے جائیں اس طرح ہمیں بھی نقصان ہو گا اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ایک ماہ کے لئے یہ کام بند کر دیں۔..... رابرٹ نے کہا تو بیگم سردار خان کا مہرہ بے اختیار چمک اٹھا جبکہ ہومر کے چہرے پر احتیاطی حریت کے تاثرات ابرا آئے تھے۔

”تجھیک یو اس طرح آپ بھی محفوظ رہیں گے اور ہم بھی۔۔۔ بیگم سردار خان نے صرت بھرے لئے میں کہا۔

”ٹھیک ہے آپ سپیشل وے ایک ماہ کے لئے مکمل طور پر بلاک کر دیں۔ اب تو آپ خوش ہیں۔..... رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بالکل آپ بے فکر رہیں ایک ماہ میں معاملات پوری

"تل جاؤ ہیاں سے تمہیں اندر آنے کی جرأت کیسے ہوئی۔" کوئی
آدمی اہمی رعب دار آواز میں کہہ رہا تھا۔ عمران نے گردن موزی اور
اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ پارکنگ کے کونے
میں ایک بوڑھا آدمی اس کے جسم پر صاف اور سلیقے کا بس تھا
وسرے آدمی کے آگے، تو جوڑے کھدا تھا جبکہ دوسرا آدمی جس کے
جسم پر باقاعدہ یونیفارم تمی اسے کاندھے سے پکڑ کر بار بار باہر کی
طرف دھکے بھی دے رہا تھا اور جیچ پیچ کر اسے ڈانٹ بھی رہا تھا۔

"کیا بات ہے کیوں بزرگ کو دھکے دے رہے اور ڈانٹ رہے
ہو۔ تمہارے باپ کی مر کا ہو گایا۔"..... عمران نے ان کی طرف
بڑھتے ہوئے کہا۔

"جتاب یہ ہیاں ہوٹل کے گاہوں کو ڈسرب کرتا ہے۔ کئی بار
اسے شرافت سے منع کیا ہے لیکن یہ پھر آ جاتا ہے۔ اب یخیر صاحب
نے حکم دیا ہے کہ اگر یہ ہوٹل میں داخل ہوا تو اس کی نالگیں توڑ
دی جائیں۔ میں تو ابھی شرافت سے کام لے رہا ہوں۔"..... ملازم
نے جس کے سینے پر سکاریٹ گارڈ کا بیچ لگا، ہوا تھا عمران سے مخاطب ہو
کر کہا۔

"کیا بات ہے بزرگ ار آپ کیا چاہتے ہیں۔"..... عمران نے ہاتھ
کے اشارے سے سکورن گارڈ کو ایک طرف پہنچنے کا کہہ کر اس بزرگ
سے پوچھا۔

"جتاب جہاں یہ پارکنگ بنی ہوئی ہے وہاں میرا مکان تھا۔ مجھے

عمران نے کار ہوٹل گرینڈ کے کپاڈنڈ کی طرف موزی اور پھر وہ
اسے دیسخ و عریض پارکنگ میں لے گیا۔ ہوٹل گرینڈ کا افتتاح ابھی
دو ہفتے چہلے ہوا تھا اور اس ہوٹل کی شہرت ان دو ہفتوں میں اس قدر
پھیل چکی تھی کہ اب دارالحکومت کا تمام امیر طبقہ اس ہوٹل میں آنا
جانا باعث فخر سمجھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پارکنگ رنگ برلنگی نے
ماڈل کی جدید کاروں سے اس طرح بھرا ہوا تھا جیسے یہ کاروں کا کوئی
شوروم ہو۔ عمران نے کار ایک سائیڈ میں روکی اور پھر جیسے ہی نیچے
اترا پارکنگ بوائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس نے اسے بڑے
مودبائے انداز میں سلام کیا اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران
نے کار ڈیا اور مذکور ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگا لیکن ابھی
وہ پارکنگ سے باہر نکلا ہی تھا کہ اس کے کافوں میں کسی کی چیختی
ہوئی آواز پڑی۔

سے پنجھر صاحب نے اس مکان کو باقاعدہ خریدنے کی بات کی اور در لالکھ روپے مجھ سے طے کئے۔ مجھے ایڈوانس کے طور پر دلالکھ روپے دے دیتے گئے اور باقی آٹھ لاکھ سے ایک ماہ بعد دینے کا وعدہ کیا گیا۔ پھر مجھے رجسٹرار کے پاس لے جایا گیا۔ وہاں مجھے آٹھ لاکھ کا چیک دیا گیا اور میرا مکان خرید لیا گیا اور مجھ سے قبضہ بھی لے لیا گیا لیکن جب میں یہ چیک لے کر بنیک کیا تو بنیک والوں نے اس پر کوئی اعتراض لگا دیا۔ میں چیک لے کر واپس پنجھر صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے چیک رکھ لیا اور مجھے کہا کہ میں ایک ہفتے بعد آکر اپنی رقم نقد لے جاؤ۔ ایک ہفتے بعد جب میں پنجھر صاحب کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے دھکے دے کر دفتر سے نکال دیا اور مجھے دھمکی دی کہ اب اگر میں ان کے پاس آیا تو وہ مجھے پولیس کے حوالے کر دیں گے۔ میں بے حد پریشان ہوا۔ ایک ملنے والے دیڑ کے ذریعے میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے بتایا گیا کہ چیک بنیک سے باقاعدہ میرے نام سے کیش کروایا گیا ہے اور اب مجھے کوئی رقم نہیں مل سکتی۔ میں دکا کے پاس گیا۔ انہوں نے بھی نوعیت معلوم ہونے پر میری مدد کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ قانونی طور پر چیک میرے نام سے کیش ہوا ہے حالانکہ میں نے کیش نہیں کرایا۔ میں بنیک گیا اور وہاں روپا پیٹا لیکن کوئی میری بات ہی نہیں سنتا۔ میں ہمارا آکر روتا ہے، ہوں تو مجھے زرد ستری نکال دیا جاتا ہے۔ خدا کے لئے میری مدد کریں میری ساری زندگی کی پونجی ہی مکان تھا۔ دو لڑکیاں جوان ہیں

میں نے سوچا کہ دلالکھ کو چھوٹا سا کسی دور کے علاقے میں مکان لے دوں گا اور آٹھ لاکھ سے اپنی بھیوں کی شادی کر دوں گا لیکن اب میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ کوئی میری سنتا ہی نہیں۔ بوڑھے نے روڑ کر تفصیل بتاتے ہو۔ کہا۔

”یہ جھوٹ بول رہا ہے جتاب۔ یہ فراڈ ہے۔ اس نے خود ہی چیک کیش کرایا ہے اور ہوٹل کے مالکوں اور پنجھر صاحب کو بدنام کر رہا ہے۔ سکورٹی ہارڈ نے کہا۔

”نہیں جتاب میں وہ کہہ رہا ہوں۔ میں اپنی بھیوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے مسجد میں لے جائیں میرے سر پر قرآن رکھ، میں میں جھوٹ نہیں بول رہا میرے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔ دھوکے نے کہا۔

”آپ کا نام کیا ہے ور آپ کیا کام کرتے ہیں۔ عمران نے زم لجھ میں پوچھا کیونکہ اس بوڑھے کا چہرہ دیکھ کر ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ بوڑھا حق کہہ رہا ہے۔ اسے واقعی بڑے مکارانہ انداز میں لوٹا گیا ہے۔

”مجی میرا نام شہاب الدین ہے جتاب اور میں روپے میں کفر ک تھا۔ اب ریٹائرمنٹ۔ یہ مہلے کی سالانہ چھٹی پر ہوں۔ اس بوڑھے نے جواب دیتے دئے کہا۔

”اب آپ کہاں رہتے ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

”مجی میں نے فڑھ لالہ روپے میں پرانے اڈے پر ایک کوچے میں

کھڑا شرل اشیلی جنس، برو کے الفاظ سن کر ہی گھبرا گیا تھا۔ اس نے عمران کے مزید تعارف پر غور ہی نہ کیا تھا۔

”سن تو تمہیں کوئی کچھ نہیں کہنے گا۔ یہ میری ذمہ داری ہے۔“
تمہاب الدین صاحب۔ عمران نے سکورٹی گارڈ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ شہاب الدین سے مخاطب ہو گیا تھا۔
”جی اچھا۔“ شہاب الدین نے سرت بھرے لمحے میں کہا جبکہ سکورٹی گارڈ اس بار خاوش کھڑا رہا۔ عمران شہاب الدین سمیت جیسے ہی میں گیٹ پر ہنچو ہاں موجود دونوں دربان شہاب الدین کو دیکھ کر چونک پڑے۔

”تم ہاں کیسے ہیج گئے۔ تمہیں سکورٹی گارڈ نے نہیں روکا۔“
ایک دربان نے شہاب الدین کا بازو پکڑ کر احتیاطی سخت لمحے میں کہا۔
”ہٹاؤ ہاتھ یہ میرے ساتھ ہیں۔“ عمران نے احتیاطی سخت لمحے میں کہا۔

”سر۔ سر۔ وہ یمنخر صاحب نے منع کر رکھا ہے۔“ دربان نے ہاتھ ہٹاتے ہوئے قدر، عاجزی سے کہا۔

”آئیے شہاب الدین صاحب۔“ عمران نے دربان کی بات کا جواب دینے کی بجائے شہاب الدین سے کہا اور پھر گیٹ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس بارہ بانوں نے بھی شہاب الدین کو نہ روکا اور وہ عمران کے یچھے اندر داخل ہو گیا۔ عمران سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

چھوٹا سا پرانا مکان لیا ہے اور وہیں رہتا ہوں۔ شہاب الدین۔
جواب دیا۔

”آپ کا کام کس میخ بر سے ہے۔ کیا نام ہے اس کا۔“ عمران
نے پوچھا۔

”یمنخر ایڈمن مسعود خان سے جتاب۔“ شہاب الدین۔
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے میرے ساتھ چلیں میں بات کرتا ہوں۔“ عمران نے
کہا۔

”جتاب یہ اندر نہیں جا سکتا۔ یمنخر صاحب کا حکم ہے۔“ سکورٹی
گارڈ نے اس بار سخت لمحے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے میں کون ہوں۔“ عمران نے مسکراتے
ہوئے سکورٹی گارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”سر آپ جو بھی ہوں یہکن یمنخر صاحب کا حکم ہے اور میں حکم کی
تعالیٰ کا پابند ہوں۔“ سکورٹی گارڈ نے اکثر ہوئے لمحے میں
کہا۔

”اوے کے پھر جا کر اس یمنخر ایڈمن کو ہاں بلا لاؤ۔ اسے کہہ دینا کہ
شرل اشیلی جنس بیور دے کے سپر شنڈنٹ فیاض کا دوست علی عمران
باہر بلارہا ہے۔ جاؤ۔“ عمران نے اس بار قدرے نزد لمحے میں
کہا۔

”جس سچ سچی۔ میں کیسے بلا سکتا ہوں جتاب۔ میں تو۔“ سکورٹی

شاید سکھر فی گارڈ کے بعد دربانوں نے جس انداز میں شہاب الدین
کو روکا تھا اس سے عمران کاموڈ خراب ہو گیا تھا۔

”کون ہے اس ہوٹل کا مالک اور چیزیں“..... عمران نے کاؤنٹر
پر پہنچ کر وہاں موجود لڑکی سے اہتمامی سرد لمحے میں کہا۔
”تج منج جی۔ مجھے تو پتہ نہیں جاتا۔“..... لڑکی نے گورڈان
ہونے لمحے میں کہا۔

”جزل ٹیکر کون ہے“..... عمران نے اسی لمحے میں کہا۔
”جی آفتاب احمد صاحب ہیں“..... لڑکی نے عمران کے اہتمامی
سرد لمحے پر اور زیادہ گھبرائے ہونے لمحے میں کہا۔
”انہیں فون کرو اور کہو کہ علی عمران ہمہاں موجود ہے وہ مجھ سے
فون پر بات کریں“..... عمران نے کہا۔ اس کاموڈ دیساہی تھا۔

”یہ سر“..... لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے
نبہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ وہ شاید عمران کے سرد لمحے اور اس
کی شخصیت کی وجہ سے بات کرانے پر آمادہ ہو گئی تھی ورنہ لذتتے بڑے
ہوٹل کے جزل ٹیکر سے ایک عام گاہک کی بات شاید نہ کرائی جاتی۔

”سر۔ میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ ایک صاحب علی عمران
ہمہاں موجود ہیں اور آپ سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں“..... لڑکی
نے اہتمامی مودبانتہ لمحے میں کہا۔

”یہ سر“..... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا
اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا مطلب۔ کیا انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا ہے“۔
عمران نے کوڑا مارنے والے لمحے میں کہا۔

”اوہ نہیں جاتا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو ان کے آفس ہمچنان
دیا جائے۔“..... لڑکی۔ نہ اور زیادہ گھبرائے ہونے لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔“..... عمران نے اس بار قدرے نرم لمحے میں کہا۔
لڑکی نے سائیڈ پر موڈ دا ایک سپروائزر کو بلایا اور اسے عمران اور
شہاب الدین کو جزل ٹیکر کے آفس تک ہمچنانے کے لئے کہا۔ تھوڑی
در بعد عمران جزل ٹیکر کے شاندار اور وسیع و مریغی آفس میں داخل
ہو رہا تھا۔ اس کے پیچے شہاب الدین تھا جو شاید اس آفس کی وجہ دفع
دیکھ کر ہی بڑی طرح سہما ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران آفتاب احمد سے
اچھی طرح واقف تھا کیونکہ آفتاب احمد بھتے ہوٹل فائیو سٹار کے
جزل ٹیکر تھے اور اہتمامی بار بار شخصیت کے مالک ہونے کے ساتھ
ساتھ اہتمامی باصول ادمی تھے۔ ویسے وہ زیندار گھرانے سے تعلق
رکھتے تھے اور عمران۔ کے ذیلی سے بھی ان کے خاندانی تعلقات تھے۔
وہ عمران کے ذیلی کے کلاس فیلو بھی رہے تھے اور کانٹ کی تعلیم
مکمل کرنے کے بعد وہ ملک سے باہر چلے گئے تھے اور وہاں سے وہ
ہوٹل بوس سے متوجہ ہو گئے تھے اور انہیں پاکیشیا آئے ہوئے آٹھ
برس ہوئے تھے۔ ہمہاں بھی وہ اہتمامی بڑے بڑے ہوٹلوں سے ہی
متعلق رہے تھے۔ عمران انہیں انکل کہتا تھا لیکن عمران ظاہر ہے اپنی
شرارتون سے باز نہ سکتا تھا اور آفتاب احمد طبیعت کے لحاظ سے

خاصے رکھا کے مالک تھے۔ عمران کی شرارتیں سے ان کا ناطقہ بند ہو جاتا تھا اور وہ بعض اوقات بری طرح جھلک جاتے تھے لیکن ظاہر ہے عمران کامنہ کون بند کر سکتا تھا۔

”السلام علیکم“..... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی اپنی سرد لبجے میں سلام کرتے ہوئے کہا تو آفتاب احمد جو ایک خاصی دسین دعویں میز کے پیچے بیٹھے ہوئے تھے بے اختیار چونک پڑے۔

”وعلیکم السلام۔ کیا بات ہے تمہاری طبیعت تھیک ہے۔ تم اور سخیدہ۔ کچھ عجیب سالگ رہا ہے۔“..... آفتاب احمد نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”شاید میرا رویہ اور ہوتا اگر میں آپ کے میخرا یہ من مسعود خان کے پاس براہ راست چلا جاتا لیکن جب میں نے آپ کا نام سناتو میں نے مناسب سمجھا کہ آپ سے ملوں اور آپ کو یہ بتا سکوں کہ آپ جیسے باصول جنرل میخیر کے ماتحت دوسروں کے لئے کس طرح عذاب بنے ہوئے ہیں۔“..... عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے اپنی سخت لبجے میں کہا تو آفتاب احمد بے اختیار اچھل پڑے۔ عمران کے اشارے پر شہاب الدین بھی ہے ہوئے انداز میں دوسری کرسی پر بیٹھ گئے تھے۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرا کوئی ماتحت کوئی بے اصولی کرے۔ نہیں۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔“..... آفتاب

احمد کا بھی بھی اس بارہن ہو گیا تھا۔ شاید انہیں عمران کی بات پر فسر آگیا تھا۔

”ان سے میں۔ ان کا نام شہاب الدین ہے۔ یہ رملوے میں مکر ہیں۔ جہاں اب آپ کے ہوٹل کی پارکنگ بنی ہوئی ہے وہاں ان کا ذاتی مکان تھا۔“..... عمران نے بڑے طنزیہ لبجے میں ساری بات بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انہیں یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح سکھوڑنی گارڈ اور میں گیٹ کے درباؤں نے انہیں اندر آنے سے روکا تھا۔

”کیا تم کچھ کہہ رہے ہو۔ کیا واقعی ایسا ہے۔“..... آفتاب احمد کا ہر ہنگے میں شدت سے رخ ہو گیا تھا۔ ان کے لبجے سے بھی خصہ نمایاں تھا۔

”مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ صاحب حق بول رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جتاب میں کچھ کہہ رہ ہوں۔ میرے ساتھ واقعی دھوکہ ہوا ہے۔ آپ چاہیں تو میں قرآن اما کر حلف دے سکتا ہوں۔ آپ چاہیں تو میں اپنی بھجوں کے سردر پر ہاتھ رکھ کر قسم انجام سکتا ہوں۔“..... شہاب الدین نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ میں عمران کو جانتا ہوں اگر اسے تمہاری زبان پر اعتبار ہے تو پھر تو واقعی حق ہے لیکن یہ ہو کیسے سکتا ہے۔ مسعود خان تو اپنا شریف آدمی ہے۔ بہر حال ابھی سب کچھ

سامنے آجائے گا۔..... آفتاب احمد نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹرکام کار سیور انھیا یا اور دو نمبر میں کر دیئے۔

”میخرا یہ من کو میرے آفس بھجواؤ۔ فوراً۔..... آفتاب احمد نے احتیاطی سخت لمحے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”کیا یہ سودا آپ کے نوٹس میں نہیں ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

” ہے۔ یہن کچھے جو رپورٹ دی گئی تھی اس کے مطابق یہ بتایا گیا تھا کہ چیک دے دیا گیا ہے جو کیش ہو چکا ہے یہن اب تم بتا رہے ہو کہ چیک کیش نہ ہونے پر واپس کر دیا گیا اور پھر دھوکے سے کیش کرایا گیا ہے۔..... آفتاب احمد نے کہا اور عمران نے انبیات میں سر ہلا دیا۔ شہاب الدین عمران کے ساتھ والی کرسی پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی در بعد دروازہ کھلا اور ایک او حیدر عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے جیسے ہی شہاب الدین کو دیکھا وہ بری طرح چونک پڑا اور اس کے ہونٹ بھجن گئے۔

” مسعود خان انہیں ہبھانتے ہو۔..... آفتاب احمد کا لہجہ بے حد سخت تھا۔

” یہ سر ان کا نام شہاب الدین ہے اور ان کا مکان خرید کر پارکنگ میں شامل کیا گیا تھا۔..... مسعود خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” تم نے انہیں ہوٹل میں داخل ہونے سے روکنے کی ہدایات

جاری کی تھیں۔..... آفتاب احمد کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا تھا۔
” یہ سر کیونکہ روزانہ آفس آجاتے تھے اور ہم پر دھوکہ دہی کا الزام لگاتے اس طرح گاہکوں میں ہماری ہے حقیقتی تھی۔
مسعود خان نے جواب پیٹھے ہوئے کہا۔

” تم میرے بھتیجے ہی عمران سے واقع ہو یا نہیں۔..... آفتاب احمد نے کہا۔

” یہ سر میں انہیں سترہ انشیلی جنس کے سپر تھنڈنٹ فیاض کے دوست کی حیثیت سے جانتا ہوں۔..... مسعود خان نے جواب دیا۔

” تو پھر سن لو کہ آ۔ تم باہر انداز میں زندگی گوارنا چلھتے ہو تو سچ کہ بتا دو کہ یہ سارا معاملہ کیا ہے۔ اگر تم نے واقعی کوئی دھوکہ دہی کی ہے تو سچ ہی جب بچا سکتا ہے۔..... آفتاب احمد نے آجے کی طرف بھکتے ہوئے کہا۔

” سر حقیقت بھی۔ کہ یہ صاحب ہم پر الزام لگا رہے ہیں۔

انہوں نے چیک بینیک یہ جمع کرایا تو بینیک نے اس پر اعتراض کیا دیا کہ اتنے بڑے چیک؛ جنل میخرا کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔ یہ چیک مجھے دے گئے۔ یہ نے وہ چیک آپ کے پاس نوٹ دے کر بھجوایا۔ آپ نے اس پر دھنڈ کر دیئے۔ میں نے انہیں ایک ہفتے بعد آئے کا کہا تھا کیونکہ آپ ان دونوں بے حد معروف تھے لیکن آپ نے دھنڈ دوسرے روز ہی کے چیک مجھے واپس بھجوادیا۔ میں نے وہ

چیک ان کے دفتر کے پتے پر بھجوادیا جس کی وصولی کی رسید بھی آگئی۔ پھر بینک سے مجھے اطلاع ملی کہ چیک کیش کرا لیا گیا ہے۔ چنانچہ میں مطمئن ہو گیا۔ پھر ایک ہفتے بعد یہ صاحب آگئے اور انہوں نے مجھ سے چیک طلب کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ چیک آپ کے آفس کے پتے پر بھجوادیا گیا تھا اور اسے آپ کیش بھی کرا لچکے ہیں جس پر یہ بگڑ گئے اور انہوں نے مجھ پر فرما دا اور دھوکے کا الزام نگاہ دیا۔ میں نے انہیں وصولی کی رسید بھی دکھائی لیکن انہوں نے اس پر لپٹے دستخط تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ میں نے بینک یونگر سے فون پر بلت کی اس نے ان کا چیک ریکارڈ سے نکلوایا تو اس پر ان کے دستخط موجود تھے اور یہ دستخط بالکل ویسے ہی تھے جیسے انہوں نے پہلی بار چیک کیش کرانے کر لئے دیتے ہوئے کئے تھے۔ اب میں کیا کر سکتا تھا۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ انکو ائزی کریں اور عدالت میں جائیں لیکن انہوں نے ہر روز آفس آکر رونا یعنی شروع کر دیا جس سے ہوٹل کی بدنامی ہونے لگی اور پھر ہر مرزا گاہک کو ہمارے دھوکے کے بارے میں بتانے لگے جس پر مجبوراً مجھے سکورٹی گارڈ کو حکم دینا پڑا کہ انہیں ہوٹل میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ مسعود خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ مسعود خان بھی بول رہا ہے۔ اصل چکر شہاب الدین کے آفس میں چلا یا گیا ہے۔

اب آپ کیا کہتے ہیں۔ اقتاب احمد نے اس بار براہ راست

شہاب الدین سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جتاب یہ غلط بیان سے کام لے رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ سب کچھ بتایا تھا۔ میں نے اپنے آفس سے معلوم کیا وہاں کوئی تقاضہ ہوٹل کی طرف سے نہیں آیا اور پھر اس روز میں ڈیوٹی پر نہیں تھا بلکہ ایک افسر کے ساتھ نور بر گیا ہوا تھا۔ پھر میں اس کو ریٹر سروس کے آفس میں گیا۔ وہاں میں نے معلومات حاصل کیں تو انہوں نے ریکارڈ دیکھ کر بتایا کہ ایسا کوئی تقاضہ ان کی سروس میں بکری نہیں کرایا گیا۔ پھر میں بینک لیا وہاں میں نے کیسٹر سے بات کی کہ کوئی آدمی آٹھ لاکھ روپے ۔ ۔ ۔ گیا تھا۔ اس نے جھپٹے تو مجھے ٹال دیا لیکن میری بے پناہ منت سماں کے بعد اس نے مجھے رازداری سے بتایا کہ مسعود خان خود یہ رقم لے گئے ہیں۔ شہاب الدین نے کہا تو عمران اور اقتاب احمد کے ساتھ مسعود خان بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ ۔ ۔ لے گیا ہوں رقم۔ میں تو کبھی بینک گیا ہی نہیں۔ مسعود خان نے اہتمائی حرمت پھرے لجھے میں کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتے ہوں جتاب میرے تو آٹھ لاکھ روپے ڈوب گئے ہیں۔ میں تو غریب دی ہوں۔ میرا مکان بھی گیا اور رقم بھی گئی۔ اب میں کیا کروں۔ کس سے کیا کہوں۔ شہاب الدین نے اہتمائی پریشان سے لجھے ۔ ۔ ۔ جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسعود خان وہ رسید آپ کے پاس ہے۔ عمران نے مسعود

خان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں..... مسعود خان نے جواب دیا۔

"وہ رسید مجھے دے دیں پھر میں دیکھوں گا کہ یہ آٹھ لاکھ روپے کون لے اڑا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"سردہ ہوٹل کاریکارڈ ہے۔..... مسعود خان نے تھجھتے ہوئے کہا۔

"انہیں دے دیں اور عمران تم نے مجھے بھی بتانا ہے کہ یہ سب کیا فرما دیا ہے۔ یہ صاحب بھی مجھے سچے لگ رہے ہیں اور مسعود خان کو میں طویل عرصے سے ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں بھی یہ جانتا چاہتا ہوں کہ اصل معاملہ کیا ہوا ہے۔..... آفتاب احمد نے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں یہ آٹھ لاکھ کسی کو سفہ نہیں ہو سکیں گے۔..... عمران نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں رسید جاتا۔..... مسعود خان نے کہا۔

"چپڑا کے ہاتھ بھجوادو اور تم اپنی سیٹ پر کام کرو۔..... آفتاب احمد نے کہا۔

"لیں سر۔..... مسعود خان نے کہا اور سلام کر کے واپس چلا گیا۔ آفتاب احمد نے گھنٹی دے کر باہر موجود چپڑا کو بلا یا اور اسے دو گلاس جوس لانے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد ہی جوس کے گلاس عمران اور شہاب الدین کے سامنے رکھ دیئے گئے۔ تھوڑی در بعد

چپڑا نے ایک فائل لائا۔ ان کے سامنے رکھی تو آفتاب احمد صاحب نے فائل انٹھا کر کھولی اور اس میں موجود کاغذ کو خور سے دیکھنے لگے۔ "مجیب پراسرار چکرتے ہیں تو واقعی نیشنل کو ریز سروس کی جاری کردہ رسید ہے جس پروصلی کے دستخط بھی موجود ہیں۔ آفتاب احمد نے بڑھاتے ہوئے کہا اور فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھولی اور خور سے دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"اب اجازت دیں۔ آپ کا ٹکریہ کہ آپ نے وقت دیا ہے۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ان صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ بہر حال تم نے مجھے اس سلسلے میں مطلع ضرور کرنے ہے۔..... آفتاب احمد نے کہا۔

"بالکل کروں گا۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر سلام کر کے وہ فائل انٹھا کر واپس مڑا۔ شہاب الدین نے بھی سلام کیا اور وہ بھی عمران کے ساتھ ہی واہی مڑ گیا۔

"شہاب الدین صاحب، آپ مطمئن رہیں آپ کی رقم آپ تک دو تین روز کے اندر چینچ جائے گی۔..... عمران نے باہر آ کر کہا۔

"جی اگر ایسا ہو جائے تو آپ یقین کریں میں اور میری معصوم بیٹیاں دوبارہ زندہ ہو جائیں گی۔..... شہاب الدین نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ اب اپنی رہائش اہ پر جائیں گے۔..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔۔۔۔۔ شہاب الدین نے جواب دیا۔
”تیسے میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے ہال سے
گزرتے ہوئے کہا۔

”آپ کو تکلیف ہو گی سر۔ آپ شاید ہوٹل میں آ رہے تھے لیکن
آپ۔۔۔۔۔ شہاب الدین بولتے ہوئے رک گیا شاید اسے سمجھنا
رہی تھی کہ وہ مزید کیلکے۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ میں نے جوس کا ایک مگلاس ہی پہنچا تو
وہ آپ کی وجہ سے مفت میں مل گیا۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا تو شہاب الدین بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی در بعـ
عمران کی کار اسے ساتھ لئے ہوٹل سے لکلی اور پھر تقریباً اُدھے گھنٹے کی
ڈرائیورنگ کے بعد وہ اس ٹنگ سے کوچے کے سامنے پہنچ گئے جہاـ
شہاب الدین رہتا تھا۔

”تیسے میں آپ کو چائے تو پیش کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔ شہاب
الدین نے تھجھکتے ہوئے کہا۔

”رقم سیست آؤں گا تب چائے پیوں گافی الحال اجازت دیں۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صاحب آپ سے طاقتات۔۔۔۔۔ شہاب الدین نے کار سے یـ
ترتے ہوئے تھجھکتے ہوئے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں دو تین روز بعد میں خود آپ کے ہاں آؤ
گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو شہاب الدین سر ملا تا ہوا اور عمران کا شکر

لوا کرتا ہوا کار سے اتر کر دوچے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے کار آگے
بڑھا دی۔ اس حریت انگلے سلسے نے واقعی اس کے ذہن کو بھی چکرا
کر رکھ دیا تھا۔ وہ سورج رہا تھا کہ سب سے ہبھلے وہ اس کو ریز سروں
کے آفس جا کر ان سے س رسید کے بارے میں معلومات حاصل
کرے گا کہ اچانک کار میں موجود ٹرانسیسیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی
تو عمران بے اختیار چونکہ، پڑا۔ اس نے کار سائیڈ پر کر کے روک دی
اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے نصب ٹرانسیسیٹر کا مائیک ہپک ہے اتار کر
اس نے اس کا بٹن پر لیس لر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلکہ زیر دی بطور
ایکسٹو آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے ظاہر خیریت ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
ظاہر ہے وہ اس وقت کار میں اکیلا تھا۔

”عمران صاحب سر ملطاں بار بار کال کر رہے ہیں وہ آپ سے
کوئی اہتمائی ضروری بات کرنا چاہئے ہیں۔ آپ انہیں فون کر لیں وہ
آفس میں ہی ہیں۔ میں نے آپ کو ٹریس کرنے کے لئے آپ کے
فلیٹ اور رانا ہاؤس کال میں لیکن آپ نہ ملے تو محور اٹرانسیسیٹر کال کی
ہے۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلکہ زیر دنے اپنی اصل آواز
میں بات کرتے ہوئے کہ۔

”کیا کوئی خاص بات ہے۔ تم نے پوچھا نہیں۔ اور۔۔۔ عمران
نے کہا۔

”میں نے پوچھا تھا لیکن وہ آپ سے بات کرنے پر مصروف ہیں اور وہ بھی جلدی۔ اور ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے میں دانش مزمل آ رہا ہوں۔ وہیں سے فون کروں گا کیونکہ لازماً کوئی اہم سرکاری بات ہو گی۔ اور اینڈ آل ”..... عمران نے کہا اور بُنن آف کر کے اس نے مائیک کو واپس اس کی جگہ پر ہبک کیا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ چاہتا تو کسی پبلک فون بوخ سے سرسلطان کو کال کر سکتا تھا لیکن وہ اس وقت تک محتاط رہنا چاہتا تھا جب تک کہ اسے معاملے کی نوعیت کا علم نہ ہو جائے اور پھر تھوڑی در بعد وہ دانش مزمل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا۔

”سرسلطان کا دوبارہ فون آیا تھا۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ سے رابطہ ہو گیا ہے اور آپ دانش مزمل آ کر انہیں فون کریں گے۔ سلام دعا کے بعد بلیک زیر دنے کہا۔

”ایسا کیا مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ عمران نے کہا اور پھر رسیور انھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے تو سیکر ٹری خارجہ۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی مخصوص اواز سنائی دی۔

”یعنی سیکر ٹری خارجہ نے آپ کو خاص احمد بھجہ کر رکھا جو اس لحاظ سے تو سیکر ٹری صاحب واقعی خوش قسمت ہیں کہ انہیں اس زمانے میں بھی خالص چیز دستیاب ہو گئی ہے چاہتے وہ حماقت ہی کیوں نہ ہو۔ بہر حال ہے تو خالص۔ عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ عمران صاحب آپ۔ لیکن آپ نے مجھے کس لحاظ سے خالص احمد بنادیا ہے۔ دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا گیا۔ ظاہر ہے پی اے عمران کی واژہ بھان گیا تھا۔

”تم نے خود ہی و تعارف کرایا ہے کہ تم سیکر ٹری خارجہ کے پی اے ہو۔ کانٹ کے زمانے میں یہ بات مشہور تھی کہ گرسجوایٹ یعنی بی اے کا مطلب ہوتا ہے بالکل احمد۔ اس لحاظ سے پی اے کا مطلب ہوا پیور احمد یعنی ماقت کی خالص قسم۔ عمران نے وفاحت کرتے ہوئے کہا تو پی اے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اس لحاظ سے تو آپ کی ڈگریاں ایم ایس سی اور ڈی ایس سی کا بھی مطلب بنایا جا سکتا ہے لیکن مجھ میں بہر حال یہ جرأت نہیں ہے اس لئے آپ صاحب، سے بات کریں۔ دوسری طرف سے ہنسنے ہوئے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہیلو سلطان بول رہا ہوں۔ چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”جواب کیا ہو۔ کیا آپ کی بات سننے کے لئے اب کوئی تیار نہیں ہوتا جو آپ نہ جسے سامع کو تلاش کرتے رہے تھے۔ عمران نے سلام کے بعد کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو۔ دوسری طرف سے سلام کا جواب دینے کے بعد حریت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

آپ نے جو بات مجھ سے کرنی تھی وہ آپ طاہر سے بھی کر سکتے تھے۔ مجھ تک پہنچ جاتی لیکن شاید طاہر نے آپ کی بات سننے سے انکار کر دیا ہو گا۔ ولیے بڑھاپے میں ایک وقت ایسا آہی جاتا ہے کہ جب کوئی بزرگ کی بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا کہ بزرگ یا نصیحتیں کریں گے یا پرانے دور کی باتیں کریں گے۔..... عمران کی زبان روائی ہو گئی۔

”پھر تم مجھ بھیے بوڑھے کی بات کیوں سن رہے ہو۔“ سرسلطان نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”اس لئے کہ میں آپ سے بھی زیادہ بوڑھا ہوں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”بکواس مت کرد تم مجھ سے کیسے بوڑھے ہو سکتے ہو۔“ سرسلطان نے کہا۔

”آپ جسمانی طور پر بوڑھے ہیں میں ذہنی طور پر بوڑھا ہوں۔“ عمران نے بڑے معصوم سے لمحے میں جواب دیا تو سرسلطان بے اختیار کھلاکھلا کر ہنس پڑے۔

”اگر تم ذہنی طور پر بوڑھے ہو تو پھر یہ بڑھا پا دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ بہر حال میں تم سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔“ تفصیل کے لئے تو میں تمہیں فائل بھجوادوں گا لیکن محصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ آزاد قبائلی علاقے گوانا میں اہتمائی قیمتی زمرد کی کانیں ہیں۔ وہاں سلیمانی قبیلہ رہتا ہے۔ اس قبیلے کے سردار کا نام سردار شیر

خان ہے۔ وہ اہتمائی اصول اور کھرا آدمی ہے۔ حکومت پاکیشیا کی وزارت معدنیات۔ اس زمرد کے سلسلے میں سردار خان سے باقاعدہ معاہدہ کیا ہو ہے کہ جو زمرد وہاں سے نکلے گا وہ حکومت پاکیشیا کو ایک مخصوص قیمت پر فروخت کیا جائے گا اور حکومت پاکیشیا یہ زمرد بیرون ملک بھجوا کر خاصاً زر مبادلہ کا لیتی ہے۔ اس طرح نہ صرف حکومت پاکیشیا کو فائدہ ہوتا ہے بلکہ گوانا کو بھی فائدہ ہوتا ہے کیونکہ جو قیمت انہیں ادا کی جاتی ہے وہ بھی خاصی ہوتی ہے اور سردار خان یہ تمام رقم گوانا کی تعمیر و ترقی اور وہاں کے لوگوں کی فلاج و ہبود پر خرچ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گوانا باقی تمام قبائلی علاقوں سے ہر لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔ بہر حال اصل بات یہ ہے کہ سردار خان نے مجھے فون کیا اور انہوں نے بتایا کہ گذشتہ ایک ماہ کے دوران وہ تمام زمر جو کانوں سے نکال کر سور کیا جاتا تھا اہتمائی پر اسرار طور چوری کر رہے جاتا ہے۔ انہوں نے خود بھی اس کی انکوائری کی۔ پھر حکومت پاکیشیا کی وزارت داخلہ کو رپورٹ دی۔ وزارت داخلہ کی طرف سے اہتمائی تجربہ کار پولیس آفیسرز کی نیم وہاں بھی گئی لیکن وہ بھی ان چوریں کا سپہ نہیں چلا سکی اور اس کے ساتھ ساتھ گوانا میں یہ افواہ پھیلایا گئی کہ ان چوریوں میں سردار خان کا اپنا ہاتھ ہے۔ وہ یہ زمر دی بن ملک فروخت کر دیتا ہے جو نکہ اس زمر کی تمام رقم وہاں کے لوگوں اور علاقے کی فلاج و ہبود پر خرچ ہوتی تھی جواب نہیں ہو رہی، اس لئے لوگ سردار خان کے خلاف ہوتے۔

جار ہے ہیں اور اب یہ صورت حال ہو گئی ہے کہ انہیں خطرہ لاحق ہو گیا ہے کہ اگر یہی صورت حال رہی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بڑا جرگہ بیٹھ جائے اور انہیں سرداری سے ہی ہٹا دیا جائے۔ وہ میرے ذاتی دوست بھی ہیں اس لئے انہوں نے مجھے یہ درخواست کی ہے کہ میں ذاتی طور پر کوئی ایسا بندوبست کروں کہ جس سے اصل چوری سامنے آ جائیں۔ میں نے ان سے وعدہ کر لیا کیونکہ اس میں پاکیشیا کا بھی مسلسل نقصان ہو رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم مہمان کے طور پر وہاں جاؤ اور اس معاملے کا سراغ لگاؤ۔ یہ میری تم سے ذاتی درخواست ہے۔ سرسلطان نے کہا۔

”فیس کیا ملے گی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پانچ سو جوتے۔“ سرسلطان نے فی البدھہ جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”خالص چزے کے ہونے چاہئیں۔ آج کل ذاتی جوتے بے حد ہنگے ہیں۔ پانچ سو مل جائیں تو میں دکان کھول لوں گا اور پھر منافع ہی منافع۔“ عمران نےہستے ہوئے کہا تو سرسلطان بھی اس کا جواب سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

”میرا مطلب تھا کہ تھارے سر پر پانچ سو جوتے مارے جائیں گے۔“ سرسلطان نےہستے ہوئے کہا۔

”کس سر پر۔ سرکاری یا غیر سرکاری۔“ عمران بھلا کہاں مار کھانے والوں میں سے تھا اور سرسلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

ظاہر ہے وہ سمجھ گئے۔ کہ عمران نے ان کے خطاب سر کو استعمال کیا ہے۔

”خدا تم سے سمجھے۔ تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے۔ بہر حال کیا تم یہ کام کر دے گے یا نہیں۔“ سرسلطان نے کہا۔

”اس قدر بڑی فیکر، کے بعد میں کیسے انکار کر سکتا ہوں اس لئے آپ بے فکر رہیں باقی ماندہ زمرد میں لے اڑوں گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے میں ردار خان کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں تم اس کے ذاتی مہمان رہو گئے۔“ سرسلطان نے عمران کے اتنی آسانی سے مان جانے پر احتیاط مرت بھرے لجھ میں کہا۔

”آپ صرف انہیں میرا نام بتا دیں۔ میں جب مناسب سمجھوں گا ان سے رابطہ کر لوں گا کیونکہ میں پہلے وہاں جا کر اپنے طور پر کام کروں گا۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں ذاتی طور پر تمہارا مشکور رہوں گا۔ ویسے انہوں نے مجھے اب تک ہونے والی تمام انکوارٹی کی یا قاعدہ فائل بھی بھجوائی ہے۔ وہ میں تمہرے فلیٹ پر بھجوادیتا ہوں۔“ سرسلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے بھجوادیں۔“ عمران نے کہا۔

”اوکے اللہ حافظ۔“ سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو عمران نے کریڈل دبایا اور چھر ٹوں آنے پر اس نے

نمبرڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
سلیمان بول رہا ہوں رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

سلیمان میں عمران بول رہا ہوں۔ سرسلطان کا آدمی ایک فائل فلیٹ پر دے جائے گا وہ تم نے دانش منزل ہبھچائی ہے عمران نے کہا۔

"جی صاحب" دوسری طرف سے سلیمان نے موبدانہ لمحے میں حواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تو نوبت این جارسید کے بے چارہ علی عمران ایم ایس سی۔ ذی المیں سی (آکسن) جو اکڑتا پھر رہا تھا کہ وہ بین الاقوامی سطح پر کام کرتا ہے اب چوروں کے یونچے بھاگتا پھرے گا۔ یقین ہے عمت بھی اللہ تعالیٰ دینا ہے اور ڈلت بھی" عمران نے رسیور رکھ کر بڑے مایوسانہ لمحے میں ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ انکار کر دیتے" بلیک زورو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انکار کتنا چھوٹا سا اور معصوم سالفظ ہے لیکن یہ معصوم سا اور چھوٹا سالفظ جب بولا جاتا ہے تو گردنیں کہ جاتی ہیں۔ کھوپڑی پر جوتیاں بسے لگتی ہیں۔ بے ادب، گستاخ اور نافرمان کے القابات ملنا شروع ہو جاتے ہیں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زورو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب یہ سیدھی سادھی چوری نہیں ہو سکتی۔ میرا خیال ہے کہ اس کے بیچے، کوئی گھری سازش ہے" بلیک زورو نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے سیکریٹ سروس کے چیف کو سازش ہمیشہ گھری ہی نظر آئے گی لیکن اب ستلہ یہ ہے کہ میں نے شہاب الدین سے وعدہ کیا ہے کہ میں چند دو میں اس کے آٹھ لاکھ روپے اڑانے والا چور پکڑوں گا لیکن اب اگر مجھے گوانا جانا پڑا تو نجانے وہاں کتنا وقت لگ جائے" عمران نے یقینت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا تو بلیک زورو بے اختیار چونک پڑا۔

"شہاب الدین۔ آٹھ لاکھ روپے۔ چور۔ کیا مطلب" بلیک زورو نے حیرت بھرے لئے میں کہا۔

"یہ بھی ایک فنکار ائمہ چوری کا معاملہ ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوٹل گرینڈ جانے سے لے کر شہاب الدین کو واپس اس کے گھر ہبھا کر واپس آتے ہوئے ٹرانسیسیٹر کا ملنے والے کی ساری رو سیداد بتا دی۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی اتحادی حیرت انگیز بات ہے عمران صاحب۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ لازماً یا تو شہاب الدین جھوٹ بول رہا ہے یا پھر وہ ایڈمن یونگر" بلیک زورو نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے چکا۔ کیا وہ دونوں ہی سمجھے ہیں۔ کسی نے واقعی فنکاری دکھائی ہے۔ بہر حال یہ ہو سکتا ہے کہ میں جوزف کے ذریعے

بے آج تک خیال ہی نہیں آیا میں خواہ مخواہ آغا سلیمان پاشا کی باتیں
سننا رہا۔..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار نہیں پڑا۔

”وہ باتیں تو بہر حال اپ کو سننا ہی پڑیں گی کیونکہ آغا سلیمان
پشا کا ادھار تو شاید پا کر بیان کا خزانہ خالی کر دینے کے باوجود نہ اتر
سکے۔..... بلیک زیر و نے نستے ہوئے کہا۔

”اوے کے صحیح ہے۔ آنہ دنوں پر کام کرو۔ یہ لوفائل اس میں وہ
ویسید ہے اور شہاب الدین کا پتہ بھی میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔“
عمران نے فائل بلیک زیر و کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”بے حد شکریہ جواب۔“..... بلیک زیر و نے احتیاطی صرت
بھرے لجھے میں کہا۔

”کمال ہے۔ خوش تو اس طرح ہو رہے ہو جیسے آٹھ لاکھ تمہیں
مل رہے ہوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”واقعی مجھے بے حد صرت ہو رہی ہے عمران صاحب۔ آٹھ لاکھ کا
مسئلہ نہیں ہے میرے اذ اجازات تو زیادہ نہیں ہیں لیکن کسی کے کام
آنے کی خوشی واقعی عجیب ہوتی ہے۔“..... بلیک زیر و نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر اس سے بھلے کہ عمران کوئی جواب دستافون کی گھنٹی^{نچ اٹھی} تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”خاور بول رہا ہوں سر۔“..... دوسری طرف سے خاور کی آواز
سنائی دی تو عمران اور بلیک زیر و دونوں بے اختیار چونک پڑے

شہاب الدین صاحب کو آٹھ لاکھ روپے بمحوال دوں اور پھر گوانا نے
واپس آکر اس پر تحقیقات کروں اور جس نے ان کے آٹھ لاکھ روپے
چراۓ ہیں اس سے وصول کر کے انہیں مزید آٹھ لاکھ روپے
چھپاؤں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے یقیناً اپنی عادت کے مطابق اسے بڑے نوٹوں کی ایک
آدمی گذی دے دی ہو گی اس لئے اسے فوری طور پر تو کوئی مجبوری
نہ ہوگی۔“..... بلیک زیر و نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں نے کئی بار سوچا کہ اسے دے دوں لیکن پھر میں رک گبر
کیونکہ وہ پڑھا لکھا عمت دار آدمی ہے۔ وہ اسے کہیں خیرات یا بھی
نہ سمجھ لے۔ البتہ ایسا ہے کہ بعد میں اسے اس کی بھیوں کے نام،
تحفے کے طور پر رقم دے دوں۔ آخر اس نے بھیوں کی شادیاں بھی تو
کرنی ہیں فی الحال تو اسے آٹھ لاکھ روپے بمحوال دیتا ہوں۔“..... عمران
نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا لیا۔

”ایک منٹ عمران صاحب۔“..... بلیک زیر و نے کہا تو عمران جو
نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا نے ہاتھ انٹھا لیا۔

”آپ یہ کام میرے ذمہ لگا دیں میں اس پر کام بھی خود کروں گا
اور آٹھ لاکھ روپے بھی خود لپنے ذاتی اکاؤنٹ سے نکلوا کر اسے دے
دوں گا۔ کچھ نیکی مجھے بھی کرنے دیں۔“..... بلیک زیر و نے کہا تو
عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔
”اوہ۔ تو تمہارے ذاتی اکاؤنٹ میں اتنی بھاری رقم موجود ہے اور

کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبران برہار راست ایکسٹو کو فون نہ کرتے۔ انہوں نے جو کچھ کہنا ہوتا تھا وہ جولیا کے ذریعے ایکسٹو تک پہنچاتے تھے اس لئے کسی کے فون کا برہار راست آنے کا مطلب سمجھا جاتا تھا کہ کوئی خاص بات ہوگی۔

"لیں۔ برہار راست کاں کیوں کی ہے..... عمران نے اہتمام سرد لمحے میں کہا۔

"سر میں اور چوہان ایک بھی کام کے سلسلے میں گوانا جانا چاہئے میں۔ آپ سے اجازت لینی تھی۔ میں جولیا کے ذریعے اس لئے بات نہیں کی کہ شاید آپ تفصیل پوچھیں تو وہ میں برہار راست بتا سکتے ہوں۔" خاور نے باعتماد سے لمحے میں کہا اور گوانا کا نام سن کر عمران اور بلیک زردا ایک بار پھر چونک پڑے۔ عمران کی پیشانی پر ایک لمحے کے لئے شکنیں سی ابھریں لیکن دوسرے لمحے وہ سکرا دیا۔

"تو کیا گوانا کے سردار شیرخان نے الطاف حسن خان کے ذریعے تمہیں اپروپ کیا ہے زمرد کی چوری کے سلسلے میں۔"..... عمران نے شخص لمحے میں کہا تو بلیک زردو کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر۔ آپ کو کیسے اطلاع مل گئی سر۔ میں اور چوہان تو ابھی جلد لمحے میں سے ملاقات کر کے آئے ہیں سر۔"..... خاور کے لمحے میں بے پناہ حریت تھی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے لپنے کا نوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم لوگوں سے بے خبر رہتا ہیں۔" عمران نے اسی طرح رد لمحے میں کہا۔

"لیں۔ لیں۔ لیں سر۔ اب مزید وضاحت کی ضرورت نہیں رہی۔" ہم دونوں واقعی اس سلسلے میں وہاں جانا چاہئے ہیں سر۔ خاور سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار شیرخان نے باقدامہ حکومتی سطح پر بھی اس چوری کے سلسلے میں رابطہ کیا ہے اور زندگے اس چوری میں حکومت پاکیشیا کا اہتمامی نقصان ہوا رہا ہے۔ اس لئے یہ کیس مجھے بھجوایا گیا ہے لمحے عام پر لیں وہاں ناکام ہی ہے اور ملڑی اشیلی جنس اور سرٹل جس کو ریاستی معاملات کے سلسلے میں وہاں حکومت بھجو سکتی کیونکہ گوانا آزاد قبہ نلی علاقہ ہے اور ملڑی اشیلی جنس اور سرٹل اشیلی جنس کے افسرار کے وہاں جانے سے وہاں کے رہائشی ہمہ اپنے معاملات میں مذاہلت بھی سمجھ سکتے ہیں اس لئے صدر سست اور سرسلطان نے مجھے۔" درخواست کی ہے کہ میں اس سلسلے میں جو اقدام چاہوں کروں یعنی چونکہ یہ کیس نہ ہی سیکرٹ سروس بتتا ہے اور نہ ہی فورس اسائز کا اس لئے میں نے عمران کو وہاں جانے کا رکارروائی کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں لیکن اگر تم دونوں بھی وہ پر وہاں جانا چاہئے ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ تم زمان کے ساتھ مل کر وہاں ہام کر سکتے ہو۔"..... عمران نے اپنے شخص لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر انکل کرنے شروع کر دیئے۔
”انکو ائری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
انکو ائری آپریٹر کی مودبائی آواز سنائی دی۔

”لاشانہ کالونی میں الاف حسن خان کی رہائش گاہ کا نمبر چاہئے۔“
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے کریٹس دبادیا۔

”کیا آپ کے بھی الاف حسن خان سے تعلقات ہیں۔“ بلیک
زرو نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

”چیف نائب مخلوٰن سے تعلقات بنانا کر رکھے جاتے ہیں۔“
عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔ تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔
اور عمران نے نون آجائے پر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”جی صاحب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مودبائی آواز سنائی
دی۔

”الطاں حسن خان سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا
ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”جی صاحب۔“ دسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو میں الطاف حسن خان بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد
الطاں حسن خان کی شخصی صبحاری آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ انکل۔“ میں علی عمران ایم ایس

”بے حد شکر یہ سر۔ عمران صاحب کے ساتھ ہونے کی وجہ۔
وہاں ہماری کامیابی یقینی ہو جائے گی سر۔“ دوسری طرف۔
خاور نے مرت بھرے لجے میں کہا۔

”عمران تم سے خود ہی رابطہ کر لے گا۔“ عمران نے کہا
اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”یہ الطاف حسن خان کون ہے اور آپ کو کیسے معلوم ہوا
خاور اس کے کہنے پر گوانا جا رہا ہے۔“ بلیک زرو نے حیر
بھرے لجے میں کہا۔

”خاور ملڑی اشیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں شامل ہوا تھا
اس وقت ملڑی اشیلی جنس کے چیف الطاف حسن خان تھے جو ا
طویل عرصے سے ریٹائر ہو چکے ہیں۔ خاور سے البتہ ان کے اب
مشققات تعلقات ہیں۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے جو ایکریمیا میں یہ
ہے اس لئے وہ خاور کو اپنا بیٹا سمجھتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ الطاف
حسن خان کے آبا اجداد کا تعلق بھی آزاد قبائلی علاقے سے تھا اور ا
بھی ان کے رابطے ہیں اس لئے جب خاور نے گوانا جانے کی بات
تو میں سمجھ گیا کہ سردار خان نے اپنے تعلقات کی بناء پر الطاف
خان سے درخواست کی ہو گی اور الطاف حسن خان نے لامحالہ خاؤ
کہا ہو گا۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اب تو واقعی ساری کڑیاں مل گئی ہیں۔“ بلیک
نے اشیات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ر

سی۔ ذی ایس سی (آکسن) آپ کا وہ بھتیجا بول رہا ہوں جس کا نام سن ہے آپ نے اپنی وصیت میں باقاعدہ لکھ رکھا ہے۔ عمران کی زبان روائی، ہو گئی۔

”وعلیکم السلام۔ لیکن کہیں تمہیں کوئی فوری ضرورت تو نہیں پڑ گئی۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا تو عمران ان کے اہتمائی خوبصورت اور گھرے جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نے وصیت کے بارے میں جو بات کی ہے اس کا جواب الاطاف حسن خان نے خوبصورت انداز میں دیا ہے۔

”انکل زندہ کا خون تو پھر بھی انکل آتا ہے ورنہ بعد میں کیا ملتا ہے۔ عمران نے جواب دیا تو اس بار دوسری طرف سے الاطاف حسن خان بے اختیار ہنس پڑے۔

”اوہ۔ یہ بات ہے تو بولو کتنا خون چاہئے۔ الاطاف حسن خان نے ہستے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی آتش جوان ہے یا اپنے آپ کو بہر حال جوان سمجھ تو رہا ہے۔ عمران بھلا کہاں پہنچے رہنے والا تھا اور الاطاف حسن خان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

”تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے بہر حال بتاؤ کیسے فون کیا ہے۔ الاطاف حسن خان نے ہستے ہوئے کہا۔

”خاور نے چیف کو بتایا ہے کہ آپ نے گوانا میں زمرد کی چوری کے سلسلے میں کام کرنے کے لئے اسے کہا ہے۔ اس نے چیف سے

ایک بڑے سے کمرے میں ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا دھیڈ عمر آدمی بڑی بے چینی کے، لم میں شہل رہا تھا۔ اس کی موسمیں خاصی بڑی اور لو ہے کی سلاخور کی طرح اکڑی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر چھوٹی لیکن اہتمائی ماہرا نہ انداز میں تراشی ہوئی داڑھی تھی۔ اس نے قبائلی علاقے کا مخصوص باس پہنا ہوا تھا۔ سر پر خاص قسم کی پگڑی تھی جسے قبائلی علاقے بی کلاہ کہا جاتا تھا۔ یہ گوانا میں بننے والے سلیمانی قبیلے کا چیف سردار شیر خان تھا۔ سردار شیر خان کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں نہیں۔ وہ مسلسل کمرے میں شہل رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور اب قبائلی نوجوان اندر داخل ہوا۔

”ہاں۔ کیا پورٹ۔ ہے آزاد خان۔ سردار خان نے چونک کر پوچھا۔

”سردار کان سے تمام زمرد نکال لیا گیا ہے۔ اب وہاں زمرد کا

ایک نکرا بھی نہیں رہا۔..... آنے والے نے کہا تو سردار خان بے اختیار اچھل پڑا۔

”یہ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کان کے دہانے اور اس کے گرد ہمارے آدمی مسلسل پھرہ دیتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔..... سردار خان نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وہ اب بھی پھرہ دے رہے ہیں کوئی غیر متعلقہ آدمی بھی اندر نہیں گیا۔ آپ کے حکم پر کان بھی بند کر دی گئی تھی لیکن اب جب اسے کھولا گیا تو کان خالی ہے۔ اس کے اندر کہیں بھی کوئی زمرد موجود نہیں ہے۔..... آزاد خان نے موڈبانہ لجھے میں جواب دیا۔

”چھو میں خود دیکھتا ہوں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔..... سردار خان نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آزاد خان اس کے پیچے تھا لیکن ابھی وہ کمرے سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک طازہ تیزی سے چلتی، ہوتی ان کے قریب آئی۔

”سردار صاحب بیگم صاحبہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتی ہیں۔ اگر آپ تھوڑی در کے لئے زنان خانے میں تشریف لے آئیں تو۔..... طازہ نے اہتمائی موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”میں اہتمائی ضروری کام سے جا رہا ہوں۔..... سردار خان نے اہتمائی عصیلے لجھے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی جیپ اہتمائی تیز رفتاری سے ان پہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں زمرد کی کانیں تھیں۔ چونکہ مہان ہر طرف بختہ سرزوں

کاجال سانچھا ہوا تھا اس نے اس علاقے تک جہاں سے زمرد کی کانیں شروع ہوتی تھیں پہنچا اور کھلی سڑک موجود تھی۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر آزاد خان موجود تھا؛ بلکہ سردار خان سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گھری پریشانی کے تاثرات تھے لیکن وہ ہونٹ بھینچنے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ ان پہاڑیوں پر پہنچ گیا۔ ہاں پچھے پچھے پر مسلح قبائلی پھیلے ہوئے تھے اس نے سردار خان کی جپ دیکھ کر وہ سب چوکنا ہو گئے۔ آزاد خان نے جسے ہی جیپ روکی سردار خان پیچے اترा اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگئے بڑھ گیا۔

”کہاں ہے نو روز خان بلاڈ اسے۔..... سردار خان نے پچھنئے ہوئے لجھے میں کہا تو ایک طرف سے ایک ادھیر عمر قبائلی دوڑتا ہوا آیا اور اس نے اہتمائی موڈبانہ انداز میں سردار خان کو سلام کیا۔ نو روز خان کانوں سے زمرد نکلنے والی ٹیم کا انچارچ تھا اور اس نے اس سلسلے میں باقاعدہ پہنچنے والے ملک سے ٹریننگ حاصل کی ہوئی تھی۔ وہ گذشتہ دس سالوں سے اس کام پر مامور تھا اور سب جانتے تھے کہ وہ اہتمائی ایماندار آدمی۔ ہے اس نے سب اس کی دل سے قدر کرتے تھے۔

”نو روز خان آزاد خان نے مجھے بتایا ہے کہ کان سے سارا زمرد غائب ہو چکا ہے۔ ٹکالے بغیر یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نے خود جیک کیا ہے۔..... سردار خان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں جا بے۔ یہ اقتضی اہتمائی حیرت انگیز واقعہ ہے۔ کان گذشتہ

ایک ہفتے سے بند تھی۔ آج اسے کھولا گیا ہے اور واقعی کان خالی ہے۔
اب نئی کان تلاش کرنی پڑے گا۔ اس میں کچھ نہیں ہے۔ میں نے
ساری چینگ کر لی ہے۔ نوروز خان نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”لیکن جب یہ کان دریافت ہوئی تھی تو تم نے رپورٹ دی تھی
کہ اس میں سب سے زیادہ اور سب سے قیمتی زمرد موجود ہے۔“
سردار خان نے کہا۔

”تھی ہاں جتاب واقعی اس کان میں استاد زمرد موجود تھا کہ شاید چار
کانوں کو ملا کر بھی استاد زمرد نہ تکل سکتا ہو اور یہ زمرد اہمیٰ اعلیٰ
ترین تھا۔ اس قدر اعلیٰ زمرد بھلے ان کانوں سے نہیں تکلا تھا اور ابھی
اس کی بہت معمولی مقدار تکالی گئی تھی لیکن اب پوری کان خالی
ہے۔ البتہ کان کی حالت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ ہاں سے باقاعدہ
زمرد سائنسی مشیزی سے نکلا گیا ہے۔ نوروز خان نے تفصیل
 بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ سردار خان
نے کہا۔

”نہیں سردار۔ ایسا واقعی ممکن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ
ممکن ہو چکا ہے۔ میں تو خود پاگل سا ہو رہا ہوں۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آ
رہی کہ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ نوروز خان نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”یہ سب آخر ہے کیا رہا ہے۔ بھلے سورز سے زمرد چوری ہوتا رہا
اب کان سے چوری کر لیا گیا ہے اور چوروں کا نہ بھلے تپ لگ سکا اور
نہ اب۔ آخر یہ سب چکر کیا ہے۔ کون یہ سب کچھ کر رہا ہے اور
کیوں۔ سردار مان نے اہمیٰ پریشان لمحے میں کہا۔

”سردار ہاں دی غیر تو سرے سے آہی نہیں سکتا اور ہاں جو
لوگ موجود ہیں وہ سب آزمائے ہوئے ہیں اور پرانے لوگ ہیں۔ آج
تمک زمرد کا ایک نہ تک چوری نہیں ہوا لیکن اب یہ سب کچھ ہو چکا
ہے۔ میری تو خود تھے میں نہیں آیا۔ نوروز خان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ سوائے صبر کے۔ بہر حال
تم یہ کان بند کر دو اور نئی کان کی تلاش شروع کر دو۔ سردار
خان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا
پھرہ بجھ سا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد جیپ واپس دوڑی چلی جا رہی تھی۔
”آپ نے بتایا تھا سردار کہ حکومت پاکیشیا خاص لوگوں کو ہاں
بھجو رہی ہے۔ ان چوریوں کے بارے میں تفہیض کرنے۔ آزاد
خان نے کہا۔

”ہاں الاطاف حسن خان نے بھی دو آدمی بھجوائے ہیں اور
سرسلطان نے بھو جتا یا تھا کہ وہ بھی ایک آدمی بھیج رہے ہیں لیکن
ابھی تک کوئی بھی نہیں ہبھا اور اب ان کے آنے کا فائدہ بھی کوئی
نہیں جو کچھ ہونا مادہ تو بہر حال ہو گیا۔ اب مجھے قبیلے کا جرگہ بلا کر
سارا واقعہ ان۔ سامنے رکھنا پڑے گا۔ سردار خان نے کہا اور

آزادخان نے کوئی جواب نہ دیا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ۔..... لپنے عالیہشان مکان کے پورچ میں جیپ سے اترتے ہوئے سردارخان نے آزادخان سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم انھاتا زنان خانے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا بات ہے سردارخان۔ آپ بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں۔ ہمیں بھی میں نے بلایا تھا لیکن آپ آئے ہی نہیں۔..... ان کی بیگم نے ان کے ساتھ لپنے خاص کرے میں بخشتے ہی کہا۔

”بیگم بہت غلام ہو گیا ہے۔ زمرد کی پوری کان ہی چوری کر لی گئی ہے۔ اب تو قبیلے کے لوگ میری بومیاں نوع ڈالیں گے۔ سردارخان نے کرسی پر بخشتے ہوئے احتیائی مایوسانہ لمحے میں کہا۔ کان چوری کر لی گئی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ یہ کہنے ممکن ہے۔..... بیگم نے احتیائی حیرت ببرے لمحے میں کہا۔

”ہاں بظاہر تو یہ ناممکن ہے لیکن اب یہ ممکن ہو چکا ہے۔ سردارخان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ساری بات بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت براہوا یہ تو قبیلے کا بہت بڑا نقصان ہے۔ اب کیا ہو گا۔..... بیگم بھی یہ تفصیل سن کر بے حد پریشان ہو گئی۔

”اب یہ سارا معاملہ بڑے جی گے کے سامنے رکنا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جو وہ فیصلہ کریں، ہمیں تسلیم کرتا ہو گا ورنہ جسیے ہی لوگوں کو معلوم ہو گا وہ ہماری بومیاں نوع ڈالیں گے۔..... سردارخان نے

کہا۔

”لیکن اگر بڑے ہو رے گے والوں نے سارا الزام ہم پر رکھ دیا تو پھر کیا ہو گا۔..... بیگم۔ احتیائی پریشان سے لمحے میں کہا۔

”نو روزخان اور ہاں موجود سب لوگ گواہی دیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ حد کی بات ہے۔ بہر حال تم بتاؤ تم نے کیوں بلا یا تھا۔..... سردارخان نے کہا۔

”میں نے یہ پوچھنے تھا کہ الطاف حسن خان کے آدمیوں نے ابھی تک رابطہ نہیں کیا۔ کر آپ اجازت دیں تو میں جا کر پھر الطاف حسن خان سے مل آؤں۔..... بیگم نے کہا۔

”اب وہ آکر کیا کر بیں گے۔ اب تو سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ ویسے اگر تم جانا چاہتی ہو تو یہی طرف سے اجازت ہے۔..... سردارخان نے کہا اور انھوں کھڑا ہوا۔

”میں ضرور جاؤں گی اور ان سے شکایت کروں گی۔..... بیگم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

”فون کر کے شکایت کر دو۔ کیا ہاں جانا ضروری ہے۔ سردارخان نے کہا۔

”فون پر تفصیل۔ بات نہیں ہوتی۔ ویسے مجھے الطاف حسن خان نے یقین دلایا تھا کہ اس کے آدمی یقیناً چوروں کو پکڑنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اب بھی اگر وہ آجائیں تو کم از کم اصل بات تو سامنے آجائے گی اس طرح ہم پر الزام ختم ہو جائے گا۔..... بیگم

نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ تھیک ہے تم جاؤ میں تھاری واپسی کے بعد بڑے
جرجے کو بلاوں گا۔..... سردار خان نے کہا۔

"ابھی مت بلاو۔ چہلے چوروں کا تپ لگ جائے پھر۔..... بیگم نے
جواب دیا اور سردار خان سرہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔

عمران داش منزل سے انٹھ کر راتا ہاؤس آگیا تھا اور اس نے فون
کر کے خاور اور چوہان کو بھی ہمیں پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا
کہ وہ جوزف اور جواز کو بھی ساتھ لے جائے گا لیکن ابھی نہ ہی خاور
پہنچا تھا اور نہ چوہان لہ نائیگر کا فون آگیا اور اس نے جب بتایا کہ
غازی آباد کے کسی دشل کا غیر ملکی پنجرب خاور اور چوہان کے بارے
میں معلومات حاصل کر رہا ہے تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ خاور اور
چوہان الطاف حسن نام سے ملتے تھے اور وہیں ان کی ملاقات سردار
خان کی بیگم سے ہی ہوتی تھی اس لئے اس کا خیال تھا کہ ان
معلومات کا تعلق کسی کسی طرح بہر حال گوانا سے ضرور ہے اس
لئے اس نے نائیگر رانا ہاؤس پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ
وہ چہلے اس ہو مرے۔ معلومات حاصل کرے پھر گوانا جائے کیونکہ یہ
ہو مرغazی آباد میں رہتا تھا جبکہ سرسلطان نے بتایا تھا کہ سردار خان
کی دوسری بیگم بھو۔ غازی آباد کی رہنے والی ہے اس لئے اسے اس

سارے معاملے میں خاصی گوربڑ محسوس ہو رہی تھی۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور خاور اور چوہان اندر داخل ہوئے۔

”تو تم نے بھی بہر حال انکل ڈھونڈ لیا ہے میری طرح۔“ سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”آپ کی طرح کیا مطلب؟“ خاور نے حیرت برے لمحے میں کہا۔

”سرسلطان کی بات کر رہا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار بنس پڑے۔

”آپ کے انکل تو اس وقت بھی با اختیار ہیں جبکہ میرے انکل حدت ہوئی ریٹائر ہو چکے ہیں اور آپ جلتے ہیں کہ ریٹائر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا۔“..... خاور نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”کمال ہے تم کہہ رہے ہو کہ ریٹائر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا جبکہ اس کے پاس بڑی بڑی بیکمانت حاضری دیتی رہتی ہیں۔ ایک لہنے سرسلطان ہیں جب بھی ان کی کوئی جاؤ تو آئشی ایسے ملتی ہیں جسکے میں کوئی جن ہوں جو سرسلطان کو اٹھا کر ہوا میں اڑ جاؤں گا۔“..... عمران نے کہا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار بنس پڑے۔

”سرسلطان جونکہ بے حد مسروف رہتے ہیں اس لئے آپ کے جانے سے وہی سمجھتی ہوں گی کہ آپ انہیں مزید مسروف کرنے آئے۔“

کئے ہیں۔..... چوہان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اس عمر میں بیخ کر ٹوپر بے چارے لپٹتے آپ کو خواہ خواہ مصروف کر لیتے ہیں کیونکہ یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر اکھر تو لفٹ کا بورڈ ہی المراٹا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار بنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوڑ ف اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مشروب کی تین بوتلیں وجود تھیں۔ اس نے ایک ایک بوتل جنون کے سامنے رکھی اور نہر واپس ملنے لگا۔

”ٹائیگر آرہا ہو گا اسے“ میں بھجوادنا۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بس۔“ جوڑ نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”تم دونوں کو باقاعدہ نیک کیا جا رہا ہے۔“..... عمران نے بوتل اٹھاتے ہوئے خاور اور چوہان سے کہا تو وہ دونوں جونک پڑے۔
”چیک کیا جا رہا ہے،“ میں۔ کیا مطلب کون کر رہا ہے۔“ دونوں نے ہی حیرت برے لمحے میں کہا۔

”ٹائیگر کے ذمے پر ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر مزید حیرت کے تاثرات اجرا آئے۔

”ٹائیگر کی ڈیوٹی۔ پر چیک کرا رہے ہیں۔ کیوں۔ کیا مطلب؟“ خاور نے حیرت برے لمحے میں کہا۔

”میں نے کس نئے چیک کرانا ہے تمہیں اور پھر اتنے سے کام لئے میں دو لاکھ روپے تو دینے سے رہا جبکہ نائیگر کو دو لاکھ روپے ہیں۔ اس نے مجھے کال کر کے بات کی تو میں نے اسے کہا کہ دو لاکھ روپے لے کر چہاں آجائے خاور اور چہاں میں آ رہے ہیں آدمی رقم مجھے دے دے تو میں اسے چینگنگ کا موقع دلا سکتا ہوں عمران نے سُکرتے ہوئے کہا۔

”آپ کھل کر بات کریں عمران صاحب۔ کیا چکر ہے کیا وہ ایسا ہوا رہا ہے یا آپ کا یہ کوئی نیا مذاق ہے۔..... خاور نے اتھے مجھے ہوئے مجھے میں کہا لیکن اس سے ہمیلے کہ عمران کوئی جواب، کمرے کا دروازہ کھلا اور نائیگر اندر واصل ہوا۔ اس نے بڑے مودہ انداز میں عمران، خاور اور چہاں کو سلام کیا اور پھر وہ ان کے سامنے کری پر بیٹھ گیا۔

”اب کر لو چیک انہیں۔ دونوں تمہارے سامنے بیٹھے ہو۔..... عمران نے نائیگر سے کہا تو نائیگر بے اختیار ہش پڑا۔

”یہ کیا چکر ہے نائیگر۔ عمران صاحب بتا رہے ہیں کہ تم نے دونوں کو چیک کرنے کے لئے دو لاکھ روپے وصول کئے ہیں۔۔۔ خاور نے حریت بھرے مجھے میں کہا تو نائیگر نے عمران کی طرف سوا نظر وہ سے دیکھا۔

”اب تک یہ کافی لمحہ ہے ہیں اس لئے بہتر ہی ہے کہ تفصیل دو۔..... عمران نے سُکرتے ہوئے کہا تو نائیگر نے ٹوپی سے۔

”لے کر عمران کو کال کرنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔
”غازی آباد کے ہوٹل کا نمبر ہو مرد وہ کیوں ہمارے بارے میں میلات معلوم کر رہا ہے۔..... خاور نے اور زیادہ الجھے ہوئے مجھے کہا۔

”نائیگر کو چونکہ کسی بات کا علم نہیں ہے اس لئے یہ کیا بتا سکے گا میں بتائیا ہوں تمہیں۔ طاف حسن خان کی کوئی پر تمہاری باتیں بیگم سردار خان سے دیتی ہے اور بیگم سردار خان کا تعلق آباد سے ہے۔ وہ وہاں کے ایک مشہور تاجر کی بیٹی ہے اور حسن خان چونکہ ملڑی اشیلی جنس کے چیف رہے ہیں اور اس وجودگی میں تم وہاں بیٹھنے اور تمہارے مخصوص قد کا بھٹکی وجہ سے تک پڑا ہو گا کہ تمہارا تعلق یقیناً اشیلی جنس یا کسی سرکاری کی سے ہو سکتا ہے یا دوسری بات یہ کہ ہومر کا تعلق گوانا میں کی چوری سے ہو اور اسے یہ اطلاع مل گئی ہو کہ تمہیں الطاف خان وہاں بھگوارہا ہے تو اس کے لئے ضروری تھا کہ تمہارے سے میں درست کوائف معلوم کرے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن غازی آباد کے ایک ہوٹل کے چیخنگ کا گوانا میں زمرد کی بیتی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ علاقہ ایسا ہے کہ وہاں کوئی اول توجہی نہیں سکتا اور پہنچ بھی جائے تب بھی وہ وہاں کھلے سس قسم کی کارروائی ہی نہیں کر سکتا۔..... خاور نے کہا۔
”دولت دے کر وہاں کے نیا نیلوں کو بھی خریدا جا سکتا ہے اور دو۔..... عمران نے سُکرتے ہوئے کہا تو نائیگر نے ٹوپی سے۔

میک اپ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے جواب دید
”اوہ۔ پھر تو سب کچھ اس ہومر سے معلوم ہو سکتا ہے۔.....“
نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں اور نائیگر کو ہاں کال کیا۔
میں چاہتا ہوں کہ ہم گوانا جانے سے پہلے اس ہومر سے کچھ بنیا
معلومات حاصل کر لیں۔ اگر اس کا تعلق ان چوریوں سے ہے تو
ہمیں لائن آف ایکشن مل جائے گی۔.....“..... عمران نے کہا۔
”اوہ۔ شخصیک ہے لیکن غازی آباد تو ہمہاں سے کافی فاٹا
ہے۔..... خاور نے کہا۔

”چارڑڈ سروس ہاں جاتی ہے اس لئے فوری طور پر ہاں۔
کے لئے ایک چھوٹا طیارہ چارڑڈ کرایا جاسکتا ہے۔.....“..... عمران
جواب دیا تو سب نے اشبات میں سر ٹلا دیا۔
”تو پھر چلیں۔ ہمیں وقت فائع نہیں کرنا چاہئے۔“ - خاور
کہا۔

”تم دونوں میک اپ کر لو کیونکہ تمہارے جلئے ان کے
موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایرپورٹ سے ہی انہیں اطلاع مل
اور ہومر ہی غائب ہو جائے۔.....“..... عمران نے کہا تو خاور اور چ
دونوں نے اشبات میں سر ٹلا دیئے۔

”جو زف۔.....“..... عمران نے اوپھی آواز میں کہا تو دسرے
دروازہ کھلا اور جو زف کسی جن کی طرح حاضر ہو گیا۔

”خاور اور چوہاں صاحب کو میک اپ روم میں چہنچا دو۔“ - عمران
نے کہا۔

”آئیے جتاب۔.....“..... جوزف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
”باس آپ کسی چوری کی بات کر رہے تھے۔.....“..... نائیگر نے کہا تو
عمران نے اسے گوانا میں ذردوں کی کافی اور پھر ہاں چوری کے سلسلے
کی تفصیل بتا دی۔

”لیکن باس خاور اور چوہاں صاحب کا ہاں جانے کا سلسلہ کیا
ہے۔ کیا سیکٹ سرور اس سلسلے پر کام کرے گی۔.....“..... نائیگر
نے کہا۔

”نہیں یہ سیکٹ سرور، کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ خاور سیکٹ
سروس میں آنے سے جھٹے مذہبی اتیشیلی جنس سے اینج رہا تھا۔ اس وقت
خوشی اتیشیلی جنس کے چیف لطف حسن خان تھے۔ گودا بڑی مثاڑ ہو
چکے ہیں لیکن خاور کے ان سے قربی تعلقات ہیں۔ گوانا کے چیف
ہردار خان کے تعلقات الٹا۔ حسن خان سے ہیں۔ اس نے اپنی بیگم
کو لطف حسن خان کے پاں بھیجا اور لطف حسن خان نے خاور کو
بلوایا۔ خاور کے ساتھ چوہاں بھی چلا گیا۔ ادھر چونکہ چوری سے
پیا کیشیا بھی مستاثر ہو رہا تھا اس لئے حکومت کو بھی لطف حسن خان
نے روپورٹ کی اور حکومت نے ہمہاں کی پولیس کے اعلیٰ افسران
پیاں پھیجی لیکن وہ کچھ معلوم نہ کر سکے اس لئے سر سلطان نے مجھ سے
لائق طور پر درخواست کی کہ میں اس سلسلے میں کام کروں اور میں

نے حمی بھر لی۔ ادھر خاور اور چوہان نے بھی چھٹی لینے کی وجہ سے چیف سے بات کی۔ ادھر میں نے بھی چیف کو رپورٹ دی تھی اور چیف نے مجھے وہاں کام کرنے کا کہہ دیا تھا اس لئے چیف نے فیصلہ کیا کہ میں خاور اور چوہان کو ساتھ لے جاؤں۔ میں وہاں اس لئے آیا تھا کہ وہاں خاور اور چوہان کو بلا کر ان سے پروگرام طے کروں گا کہ تمہاری کال آگئی۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”باس میری درخواست ہے کہ آپ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔“

ناسیگر نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ تم نے بھی ساتھ چلانا ہے کیونکہ گوانا ب کافی بڑا شہر ہے چاہے اور وہاں کی زر زمین دنیا میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تم اس سلسلے میں وہاں سے کوئی خاص مپ حاصل کر لینا۔..... عمران نے کہا۔“

”باس۔ مپ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں کا سب سے بڑا گینگر بادل خان ہے۔ اس کا وہاں مشیات کی سلگنگ کا بہت بڑا سیٹ اے ہے۔ وہ مجھے اچھی طرح جاتا ہے۔..... ناسیگر نے کہا اور عمران۔ اشیات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی در بعد خاور اور چوہان سمیک اپ کرے و اپس آگئے۔ انہوں نے عام سامیک اپ ہی کیا تھا۔“

”میرا خیال ہے کہ ہمیں جہلے غازی آباد سے معلوم کر لینا چلتا ہے وہ ہو مر وہاں موجود بھی ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا تو سے نے اشیات میں سرہلا دیئے۔ عمران نے فون کار سیور انھایا اور تین

ایک بڑے سے کرے میں ایک لمبے قدر اور بھاری جسم کا ادھیو عمر خودی بڑی بے چینی کے عالم میں شہل رہا تھا۔ اس کی موچھیں خاصی بڑی اور لوہے کی سلاخوں، طرح اکٹی ہوئی تھیں۔ اس کے ہمراہ پر چھوٹی لیکن اہتمائی ماہراں نداز میں تراشی ہوئی داڑھی تھی۔ اس نے قبائلی علاقے کا مخصوص برس پہننا ہوا تھا۔ سرور خاص قسم کی پلگڑی تھی جسے قبائلی علاقے میں کلاہ کہا جاتا تھا۔ یہ گوانا میں بسنے والے سلیمانی قبیلے کا چیف سردار شیر خان تھا۔ سردار شیر خان کے ہمراہ فصے کے تاثرات نایاں تھے۔ وہ مسلسل کرے میں شہل رہا تھا کہ کرے کا دروازہ کھلا اور ایک قبائلی نوجوان اندر داخل ہوا۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے ازاد خان۔..... سردار خان نے چونک کرو چھا۔“

”سردار کان سے تمام زمرد نکال لیا گیا ہے۔ اب وہاں زمرد کا

ایک نکڑا بھی نہیں رہا۔..... آنے والے نے کہا تو سردار خان -
اختیار اچھل پڑا۔

"یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کان کے دہانے اور اس کے گرد ہمار۔
آدمی مسلسل پہرہ دیتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔..... سردار خار
نے اہتمائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"وہ اب بھی پہرہ دے رہے ہیں کوئی غیر متعلقہ آدمی بھی ان
نہیں گیا۔ آپ کے حکم پر کان بھی بند کر دی گئی تھی لیکن اب جد
اسے کھولا گیا تو کان خالی ہے۔ اس کے اندر کہیں بھی کوئی زم
موجود نہیں ہے۔..... آزاد خان نے موبدانہ لجے میں جواب دیا۔

"چلو میں خود دیکھتا ہوں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔..... سردا
ران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آزاد خان ار
کے بھیجے تھا لیکن ابھی وہ کمرے سے باہر نکلے ہی تھے کہ ایک ملازم
تیزی سے چلتی ہوئی ان کے قریب آئی۔

"سردار صاحب بیگم صاحبہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہئے
ہیں۔ اگر آپ تمہوڑی در کے لئے زنان خانے میں تشریف لے آئیں
تو۔..... ملازمہ نے اہتمائی موبدانہ لجے میں کہا۔

"میں اہتمائی ضروری کام سے جا رہا ہوں۔..... سردار خان -
اہتمائی عصیلے لجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ار
کی جیپ اہتمائی تیز رفتاری سے ان بہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی
تھی جس میں زمرد کی کانیں تھیں۔ سچونکہ ہمان ہر طرف پختہ سڑکوں

کا جال سانپھا ہوا تھا اس نے اس علاقے تک جہاں سے زمرد کی کانیں
شروع ہوتی تھیں پختہ اور کھلی سڑک موجود تھی۔ ذرا یونگ سیٹ پر
آزاد خان موجود تھا جبکہ سردار خان سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس
کے پھرے پر گھری پرانی کے تاثرات تھے لیکن وہ ہونٹ بھینٹے
خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تریپاً ایک گھنٹے کے طویل سفر کے بعد وہ ان
بہاڑیوں پر بہنچ گیا۔ وہاں چھپے چھپے پر مسلح قبائلی بھیلے ہوئے تھے اس
نے سردار خان کی جیپ دیکھ کر وہ سب چوکنا ہو گئے۔ آزاد خان نے
جسے ہی جیپ روکی سردار خان نیچے اترا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے
بڑھ گیا۔

"کہاں ہے نوروز خان بلااؤ اسے۔..... سردار خان نے چھٹے
ہوئے لجے میں کہا تو اب طرف سے ایک او ہیز عمر قبائلی دوڑتا ہوا
آیا اور اس نے اہتمائی موبدانہ انداز میں سردار خان کو سلام کیا۔ نوروز
خان کانوں سے زم نکلنے والی ٹیم کا انچارج تھا اور اس نے اس
سلسلے میں باقاعدہ بیرون ملک سے ٹریننگ حاصل کی ہوئی تھی۔ وہ
گذشتہ دس سالوں سے اس کام پر مأمور تھا اور سب جانتے تھے کہ وہ
اہتمائی ایماندار آدمی ہے اس لئے سب اس کی دل سے قادر کرتے تھے۔

"نوروز خان آزاد خان نے مجھے بتایا ہے کہ کان سے سارا زمرد
غائب ہو چکا ہے۔ نکا۔ بغیر یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نے خود چیک
کیا ہے۔..... سردار خار نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
ہمان جتاب۔ یہ وانہی اہتمائی حیرت انگیز واقعہ ہے۔ کان گذشتہ

ایک ہفتے سے بند تھی۔ آج اسے کھو لا گیا ہے اور واقعی کان خالی ہے۔
اب نئی کان مکاش کرنی پڑے گا۔ اس میں کچھ نہیں ہے۔ میں نے
ساری چینگ کر لی ہے۔ نوروز خان نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”لیکن جب یہ کان دریافت ہوئی تھی تو تم نے رپورٹ دی تھی
کہ اس میں سب سے زیادہ اور سب سے قائم زمرد موجود ہے۔
سردار خان نے کہا۔

”جی ہاں جتاب واقعی اس کان میں استعارہ زمرد موجود تھا کہ شاید چار
کانوں کو طاکر بھی استھان زمرد نہ تکل سکتا ہو اور یہ زمرد استھان اعلیٰ
ترین تھا۔ اس قدر اعلیٰ زمرد ہے ان کانوں سے نہیں نکلا تھا اور ابھی
اس کی بہت سی محولی مقدار تکالی گئی تھی لیکن اب پوری کان خالی
ہے۔ البتہ کان کی حالت دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہاں سے باقاعدہ
زمرد سائنسی مشینزی سے نکلا گیا ہے۔ نوروز خان نے تفصیل
ہتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا ایسا ممکن ہے۔ سردار خان
نے کہا۔

”نہیں سردار۔ ایسا واقعی ممکن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ
ممکن ہو چکا ہے۔ میں تو خود پاگل سا ہو رہا ہوں۔ مجھے کچھ ہی نہیں آ
رہی کہ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ نوروز خان نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”یہ سب آخر ہو کر رہا ہے۔ پہلے سورز سے زمرد چوری ہوتا رہا
اب کان سے چوری کر جائیا ہے اور چوروں کا نہ پہلے پتہ لگ سکا اور
ذاب۔ آخر یہ سب اپر کیا ہے۔ کون یہ سب کچھ کر رہا ہے اور
کیوں۔ سردار خان نے استھان پر بیٹھاں لجئے میں کہا۔

”سردار یہاں کوئی غیر تو سرے سے آہی نہیں سکتا اور یہاں جو
لوگ موجود ہیں وہ سب آزمائے ہوئے ہیں اور پرانے لوگ ہیں۔ آج
یہکہ زمرد کا ایک ذرا بہت چوری نہیں ہوا لیکن اب یہ سب کچھ ہو چکا
ہے۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آیا۔ نوروز خان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ارب کیا کیا جاسکتا ہے۔ سوانی صبر کے۔ بہر حال
تم یہ کان بند کر دو اور نئی کان کی مکاش شروع کر دو۔ سردار
خان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ اس کا
بہرہ بجھ سا گیا تھا جو دلمحوں بعد جیپ واپس دوڑی چلی چاہی تھی۔
”آپ نے بتایا تم سردار کے حکومت پا کیشنا خاص لوگوں کو یہاں
بھجو ارہی ہے۔ ان ذریبوں کے بارے میں تفصیل کرنے۔ آزاد
خان نے کہا۔

”پاں الطاف حسن خان نے بھی دو آدمی بھجوائے ہیں اور
سرسلطان نے بھی بتایا تھا کہ وہ بھی ایک آدمی بھج رہے ہیں لیکن
ابھی تک کوئی بھو نہیں ہبھا اور اب ان کے آنے کا فائدہ بھی کوئی
نہیں جو کچھ ہونا تھا وہ تو بہر حال ہو گیا۔ اب مجھے قبیلے کا جرگہ بلا کر
سوارا واقعہ ان کے سامنے رکھنا پڑے گا۔ سردار خان نے کہا اور

—
—

لیکن اگر بڑے جھنگے والوں نے سارا الزام ہم پر رکھ دیا تو پھر
کہا ہو گا۔ بیگنے نے استائنر شان سے لمحے من کھا۔

”نوروز خان اور وہ مس موجود سب لوگ گواہی دیں گے۔ اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات ہے۔ بہر حال تم بتاؤ تم نے کیوں پلائیا تھا۔..... سردار خارج نے کہا۔

"میں نے یہ پوچھنا تھا کہ الطاف حسن خان کے آدمیوں نے ابھی
تک رابطہ نہیں کیا۔ اُر آپ اجازت دیں تو میں جا کر پھر الطاف
حسن خان سے مل آؤں..... بیگم نے کہا۔

"اب وہ آکر کیا کرے گے۔ اب تو سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ دلیے
اگر تم جانا چاہتی ہو تو بڑی طرف سے اجازت ہے۔"..... سردار خان
نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ضرور جاؤں گا اور ان سے شکایت کروں گی"..... بیگم نے
بھی انھیتے ہوئے کہا۔

”فون کر کے شکایت کر دو۔ کیا وہاں جانا ضروری ہے۔“ سردار
خان نے کہا۔

آزادخان نے کولی جواب نہ دیا۔

کیا بات ہے سردار خان۔ آپ بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں۔
بھلے بھی میں نے بلوایا تھا لیکن آپ آئے ہی نہیں۔ ان کی بیگم
نے ان کے ساتھ لپٹنے خاص کرے میں پہنچتے ہی کہا۔

”بیکم بہت ظلم ہو گیا ہے۔ زمرد کی پوری کان ہی چوری کر لی گئی ہے۔ اب تو قبیلے کے لوگ میری بوٹیاں نوج ڈالیں گے۔“ صردار خان نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے احتیاط مایوسانہ لجے میں کہا۔

"کان چوری کر لی کئی ہے۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا۔ یہ کیسے
مکن ہے؟"..... بیگم نے احتیاطی حرمت بھرے لمحے میں کہا۔

"ہاں بظاہر تو یہ ناممکن ہے لیکن اب یہ ممکن ہو چکا ہے۔" سردار ان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ساری پات بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بہت برا، ہو اسی ہے تو قبیلے کا بہت بڑا نقصان ہے۔
ب کیا ہو گا۔..... بیکم بھی یہ تفصیل سن کر بے حد پریشان ہو گئی

"اب یہ سارا معاملہ بڑے جیے گے کے سامنے رکھنا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جو وہ فیصلہ کریں ہمیں تسلیم کرتا ہو گا اور نہ جسے ہی لوگوں کو معلوم ہو گا وہ ہماری بولیاں نوع ڈالیں گے۔..... سردار خان نے

نے کہا۔

"ہاں واقعی۔ نھیک ہے تم جاؤ میں تمہاری والپی کے بعد بڑے
بڑے گو بلاوں گا۔..... سردار خان نے کہا۔

"ابھی مت بلاو۔ چہلے چوروں کا تپہ لگ جائے پھر۔..... بیگم نے
جواب دیا اور سردار خان سر بلاتا ہوا پیر دنی دروازے کی طرف بڑھتا
چلا گیا۔

غمراں دانش منزل سے انٹ کر رانا ہاؤس آگیا تھا اور اس نے فون
کر کے خاور اور چوہاں لو بھی سہیں ہمچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا
کہ وہ جوزف اور جوانا لو بھی ساتھ لے جائے گا لیکن ابھی شہی خاور
ہمچا تھا اور نہ چوہاں۔ نائیگر کا فون آگیا اور اس نے جب بتایا کہ
غازی آباد کے کسی ہٹل کا غیر ملکی مخبر خاور اور چوہاں کے بارے
میں معلومات حاصل کر رہا ہے تو وہ چونک پڑا۔ کیونکہ خاور اور
چوہاں الٹاف حسن خن سے ملتے تھے اور وہیں ان کی ملکت سردار
خان کی بیگم سے بھی، ہوئی تھی اس لئے اس کا خیال تھا کہ ان
معلومات کا تعلق کسی نہ کسی طرح بہر حال گوانا سے ضرور ہے اس
لئے اس نے نائیگر کو رانا ہاؤس ہمچنے کا کہہ دیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ
وہ چہلے اس ہومر سے معلومات حاصل کرے پھر گوانا جائے کیونکہ یہ
ہومر غازی آباد میں رہا تھا جبکہ سرسلطان نے بتایا تھا کہ سردار خان
کی دوسری بیگم بھی مازی آباد کی رہنے والی ہے اس لئے اسے اس

سارے محاٹے میں خاصی گوریز محسوس ہو رہی تھی۔ ابھی وہ بینچ سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور خاور اور چوہان اندر داخل ہوئے۔

”تو تم نے بھی بہر حال انکل ڈھونڈ لیا ہے میری طرح۔“
سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کی طرح۔ کیا مطلب؟“..... خاور نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”سرسلطان کی بات کر رہا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”آپ کے انکل تو اس وقت بھی با اختیار ہیں جبکہ میرے انکل مدت ہوتی رہتا رہو چکے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ رہتا رہتی کسی کام کا نہیں ہوتا۔“..... خاور نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”کمال ہے تم کہہ رہے ہو کہ رہتا رہتی آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا جبکہ اس کے پاس بڑی بڑی بیگمات حاضری دیتی رہتی ہیں۔ ایک لپنے سرسلطان ہیں جب بھی ان کی کوئی محی جاؤ تو آئی ایسے ملتی ہیں جسے میں کوئی جن ہوں جو سرسلطان کو اٹھا کر ہوا میں اڑ جاؤں گا۔“..... عمران نے کہلا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”سرسلطان چونکہ بے حد معروف رہتے ہیں اس لئے آپ کے جانے سے وہ بھی بھگتی ہوں گی کہ آپ انہیں مزید معروف کرنے آ

لگئے ہیں۔“..... چوہان نے نستہ ہوئے کہا۔

”اس عمر میں بینچ کر شوہر بے چارے لپنے آپ کو خواہ مخواہ ہوئے۔“
معروف کر لیتے ہیں کیون۔ یہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر

طرف نو لفت کا بورڈ ہی نظر آتا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو خاور اور چوہان دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مشروب کی تین بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک بوتل جنون کے سامنے رکھی اور پھر واپس مزنے لگا۔

”نائیگر آرہا ہو گا اسے ہمیں بھجوائیں گا۔“..... عمران نے کہا۔
”یہ بس۔“ جوزف نے جواب دیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”تم دونوں کو باقاعد چیک کیا جا رہا ہے۔“..... عمران نے بوتل اٹھاتے ہوئے خاور اور چوہان سے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔
”چیک کیا جا رہا ہے میں۔ کیا مطلب کون کر رہا ہے۔“ دونوں نے ہی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”نائیگر کے ذمے ہے ڈیوٹی لگائی گئی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر زیاد حیرت کے تاثرات ابرا آئے۔

”نائیگر کی ڈیوٹی۔ آپ چیک کرا رہے ہیں۔ کیوں۔ کیا مطلب۔“..... خاور نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"میں نے کس لئے چیک کرنا تھا ہے جہیں اور پھر لتنے سے کام
لئے میں دو لاکھ روپے تو دینے سے رہا جبکہ نائیگر کو دو لاکھ روپے
ہیں۔ اس نے مجھے کال کر کے بات کی تو میں نے اسے کہا کہ 'و'
لاکھ روپے لے کر ہبھاں آجائے خاور اور چوہان جہیں آ رہے ہیں
آدمی رقم مجھے دے دے تو میں اسے چینگ کا موقع دلا سکتا ہوں
 عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کھل کر بات کریں عمران صاحب۔ کیا چکر ہے کیا واڑ
الیسا ہو رہا ہے یا آپ کا یہ کوئی یادداق ہے۔ خاور نے اہتمام
مجھے ہوئے مجھے میں کہا لیکن اس سے چہلے کہ عمران کوئی جواب د
کرے کا دروازہ کھلا اور نائیگر اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے موڑ
انداز میں عمران، خاور اور چوہان کو سلام کیا اور پھر وہ ان کے سامنے
ہی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب کر لو چیک انہیں۔ دونوں تمہارے سامنے بیٹھے ہو۔
..... عمران نے نائیگر سے کہا تو نائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کیا چکر ہے نائیگر۔ عمران صاحب ہمارے ہیں کہ تم نے
دونوں کو چیک کرنے کے لئے دو لاکھ روپے وصول کئے ہیں۔ خاور
نے حیرت بھرے مجھے میں کہا تو نائیگر نے عمران کی طرف سوار
نظر وہیں سے دیکھا۔

"اب تک یہ کافی لٹھ جائے ہیں اس لئے بہتر ہی ہے کہ تفصیل ہے
وہ عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو نائیگر نے ٹوپی سے طے

شلے کر عمران کو کال کرنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔
غازی آباد کے ہوشیار ہومر وہ کیوں ہمارے بارے میں
میلات معلوم کر رہا ہے خاور نے اور زیادہ الجھے ہوئے مجھے
کہا۔

"نائیگر کو چونکہ کسی بات کا علم نہیں ہے اس لئے یہ کیا بتا سکے گا
جیسے میں بتاتا ہوں جہیں۔ الطاف حسن خان کی کوئی پر تمہاری
میلت بیگم سردار خان ہے۔ ہوتی ہے اور بیگم سردار خان کا تعلق
عین آباد سے ہے۔ وہ وہاں کے ایک مشہور تاجر کی بیٹی ہے اور
طاف حسن خان چونکہ ملڑی اشیلی جنس کے چیف رہے ہیں اور اس
موجودی میں تم وہاں بیٹھنے اور تمہارے مخصوص قد کاٹھ کی وجہ سے
میں تک پڑا ہو گا کہ تمہارا تعلق یقیناً اشیلی جنس یا کسی سرکاری
نشی سے ہو سکتا ہے یا دسری بات یہ کہ ہومر کا تعلق گوانا میں
زندگی چوری سے ہو اور اسے یہ اطلاع مل گئی ہو کہ جہیں الطاف
حسن خان وہاں بھجو رہا ہے تو اس کے لئے ضروری تھا کہ تمہارے
لئے میں درست کو اونٹ معلوم کرے عمران نے کہا۔

"لیکن غازی آباد کے ایک ہوشیار چینگ کا گولڈنیں زمرد کی
روی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے جبکہ وہ علاقہ الیسا ہے کہ وہاں کوئی
چینگی اول تو جاہی نہیں ہے تا اگر چینگ بھی جائے تو بھی وہ وہاں کھلے
گی اس قسم کی کارروائی ہی نہیں کر سکتا۔ خاور نے کہا۔

"دولت دے کر وہاں کے قبائلیوں کو بھی خریدا جا سکتا ہے اور

میک اپ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
”اوہ۔ پھر تو سب کچھ اس ہومر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خا
نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں اور نائیگر کو ہمارا کال کیا ہے
میں چاہتا ہوں کہ ہم گوانا جانے سے چہلے اس ہومر سے کچھ بنیاد
محلوبات حاصل کر لیں۔ اگر اس کا تعلق ان چوریوں سے ہے تو
ہمیں لائن آف ایکشن مل جائے گی۔ عمران نے کہا۔
”اوہ۔ صحیک ہے لیکن غازی آباد تو ہمارا سے کافی فاصلے
ہے۔ خاور نے کہا۔

”چارڑا سروس وہاں جاتی ہے اس لئے فوری طور پر وہاں پہنچ
کے لئے ایک چھوٹا طیارہ چارڑا کرایا جا سکتا ہے۔ عمران۔
جواب دیا تو سب نے اشتباہ میں سر بلادیا۔

”تو پھر چلیں۔ ہمیں وقت فائع نہیں کرنا چاہئے۔ ”۔ خاور۔
کہا۔

”تم دونوں میک اپ کر لو کیونکہ تمہارے ہی ان کے پار
 موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ایرپورٹ سے ہی انہیں اطلاع مل جا۔
اور ہومر ہی غائب ہو جائے۔ عمران نے کہا تو خاور اور چوہار
دونوں نے اشتباہ میں سر بلادیئے۔

”جو زف۔ عمران نے اوپنی آواز میں کہا تو دوسرے بے
دروازہ کھلا اور جو زف کسی جن کی طرح حاضر ہو گیا۔

”خاور اور چوہان صاحب کو میک اپ روم میں ہبھاؤ۔ ”۔ عمران
نے کہا۔

”آئیے جتاب۔ جو زف نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
”باس آپ کسی چوری کی بات کر رہے تھے۔ نائیگر نے کہا تو
مران نے اسے گوانا میں مرد کی کانوں اور پھر وہاں چوری کے سلسلے
میں تفصیل بتا دی۔

”لیکن باس خاور اور چوہان صاحب کا وہاں جانے کا سلسلہ کیسے
بنتا ہے۔ کیا سیکرٹ سروس اس سلسلے پر کام کرے گی۔ نائیگر
نے کہا۔

”نہیں یہ سیکرٹ سروس کے دائرة کار میں نہیں آتا۔ خاور سیکرٹ
سروس میں آنے سے ہمیلے ملزی اشیلی جنس سے ایجج رہا تھا۔ اس وقت
ملزی اشیلی جنس کے چیف الطاف حسن خان تھے۔ گوہا اپ ریٹائر ہو
چکے ہیں لیکن خاور کے ان سے قربی تعلقات ہیں۔ گوانا کے چیف
سردار خان کے تعلقات ا طاف حسن خان سے ہیں۔ اس نے اپنی بھیگم
کو ا طاف حسن خان کے پاس بھیجا اور ا طاف حسن خان نے خاور کو
بلوایا۔ خاور کے ساتھ وہاں بھی چلا گیا۔ ادھر چونکہ چوری سے
پاکیشیا بھی متاثر ہو رہا تھا اس نے حکومت کو بھی ا طاف حسن خان
نے روپورٹ کی اور حکومت نے ہمارا کی پولیس کے اعلیٰ افسران
وہاں بھیجیے لیکن وہ کچھ مدد نہ کر سکے اس نے سرسلطان نے مجھ سے
ذاتی طور پر درخواست کی کہ میں اس سلسلے میں کام کروں اور میں

نے حامی بھرلی۔ اور خاور اور چوہان نے بھی چھٹی لینے کی وجہ سے چھیف سے بات کی۔ اور میں نے بھی چھیف کو پورٹ دی تھی اور چھیف نے مجھے وہاں کام کرنے کا کہہ دیا تھا اس لئے چھیف نے فیصلہ کیا کہ میں خاور اور چوہان کو ساتھ لے جاؤں۔ میں بھاں اس لئے آیا تھا کہ بھاں خاور اور چوہان کو بلاکر ان سے پروگرام طے کر دوں گا کہ تمہاری کال آگئی۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”باس میری درخواست ہے کہ آپ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔“

”ٹائیگر نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ تم نے بھی ساتھ چلنا ہے کیونکہ گوانا اب کافی بڑا شہر بن چکا ہے اور وہاں کی زیر زمین دنیا میں اس بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تم اس سلسلے میں بھاں سے کوئی خاص مشپ حاصل کر لینا۔..... عمران نے کہا۔

”باس۔ مشپ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں کا سب سے بڑا گینگھرے باول خان ہے۔ اس کا وہاں منشیات کی سمجھنگ کا بہت بڑا سیٹ اپ ہے۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے۔..... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اشبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اور چوہان میک اپ کر کے واپس آگئے۔ انہوں نے عام سامیک اپ ہی کیا تھا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ہمیلے غازی آباد سے معلوم کر لینا چاہئے کہ وہ ہومروہاں موجود بھی ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سرہلا دیئے۔ عمران نے قون کا رسیور انٹھایا اور تیزی

سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو ائری پلیز۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے انکو ائری آپریٹر کی موڈبانہ واز سنائی دی۔

”غازی آباد کا رابطہ بربتا دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو ائری پلیز۔..... اس بار غازی آباد انکو ائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”ہو مل الفانو کا نمبر دے دیں۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائی کرنے شروع کر دیئے۔

”ہو مل الفانو۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوافی آواز سنائی دی۔

”میں دارالحکومت۔، ہو مل گرینڈ سے یمنجرا مسعود خان بول رہا ہوں۔ یمنجرا ہومر سے بات کرائیں۔..... عمران نے لہجہ بدلت کر کہا۔

”لیں سر۔ ہو لڈ آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہمیلو سر بات کریں۔..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہی نوافی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”ہو مل گرینڈ سے مسعود خان یمنجرا یڈ من بول رہا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

"ہومر بول رہا ہوں تین گھنیاں من ہوٹل الغانو سے۔ فرمائیے کہے فون کیا ہے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہمیں آپ کے ہوٹل کی ٹینجنٹ کے بارے میں بڑی خوش کر اطلاعات ملتی رہتی ہیں۔ ہمارا ہوٹل نیا ہے، ہم چلہتے ہیں کہ آپ تجربیات سے ہم بھی فائدہ اٹھائیں۔"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ آپ کی مہربانی ہے جتاب کہ آپ لتنے بڑے ہوٹل کے تین گھنیاں من ہو کر ایسی بات کر رہے ہیں۔ بہر حال اگر آپ تشریف لے آئیں تو آپ کو دلی طور پر خوش آمدید کہا جائے گا۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بے حد شکر یہ۔ بہر حال جب بھی پروگرام بننا آپ کو ہبھے اطلاع دے دی جائے گی ویسے آپ جب بھی دارالحکومت تشریف لائیں تو ہوٹل گرینڈ آپ کو خوش دلی سے خوش آمدید کہے گا۔"..... عمران نے کہا۔

"بے حد شکر یہ۔ ضرور ملاقات ہوگی۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اس کا شکر یہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔ "آداب چلیں۔"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بھی کہہ دینا تھا کہ ہم ہوٹل گرینڈ سے ہی آرہے ہیں۔ خاور نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ مشکوک ہو جاتا۔"..... عمران نے جواب دیا اور خاور نے اشبات میں سر بلادیا۔

ہومر ہوٹل الغانو میں لپنے آفس میں موجود تھا کہ ڈائریکٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہومر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"یہ ہومر بول رہا ہوں۔"..... ہومر نے کہا۔

"ٹوپی بول رہا ہوں دارالحکومت سے۔"..... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو ہومر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ٹوپی تم۔ کیا ہے۔ کیا کام ہو گیا ہے۔"..... ہومر نے کہا۔

"ہاں۔ ان دونوں ادمیوں کے بارے میں حتیٰ کو اونٹ مل گئے ہیں۔ ان دونوں کا تعلق پسپیشل پولیس سے بھی ہے اور ایک سرکاری ٹینجنٹ فور شرذ کے بھی یہ دونوں سمبر ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ فور شارز ایٹھائی فعال تنظیم ہے اور خاص طور پر جراہم پیش افراد اور گروہوں کے طاف کام کرتی رہتی ہے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

کہا گیا تو ہومر بے اختیار و نک پڑا۔ اس کے پھرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

“کیا مطلب بس۔ یا کان سے اتنی جلدی سارا زمرد نکال لیا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔”..... ہومر نے کہا۔

“جدید آلات کے ذریعے سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ بہر حال واقعی الیہا ہو چکا ہے۔ اب کار میں ایک ذرہ بھی زمرد کا باقی نہیں رہا۔ ہاں جب وہ دوسری کار تلاش کریں گے تو پھر اس سے ملنے والے زمرد کا تجزیہ کیا جائے گا۔ اگر وہ ہمارے کام کا ہو گا تو یہ سیٹ اپ دوبارہ قائم کر دیا جائے گا۔ فی الحال ہمارا کام مکمل ہو گیا ہے۔” رابرٹ نے جواب دیتے دئے کہا۔

“اوکے بس یہ تو باقی خوش خبری ہے بس۔”..... ہومر نے خوشادانہ لمحے میں کہا۔

“ہاں اور تمہیں تمہر انعام مل جائے گا۔ فکر مت کرو۔” دوسری طرف سے کہا گیا اور اسی کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہومر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا انعام کیا ہے اور یہ انعام الیہا تھا کہ وہ اس کے تصور سے ہی خوش ہو رہا تھا۔ ابھی وہ پیشواں اس انعام کے بارے میں ہی سوتھ رہا تھا کہ ان ڈاٹریکٹ فون کی تھنڈی نج اٹھی۔ ہومر نے جونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور انھا لیا۔

“یہ۔”..... ہومر نے کہا۔

“کیا یہ معلومات جتنی ہیں۔”..... ہومر نے پوچھا۔
“ہاں۔ نومنی کبھی غلط معلومات مہیا نہیں کیا کرتا۔”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

“اوکے نھیک ہے شکریہ۔”..... ہومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے پیشواں سوچتا رہا پھر اس نے ڈاٹریکٹ فون کا رسیور انھا یا اور تیزی سے نمبر ریس کرنے شروع کر دیتے۔

“یہ۔”..... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی اور ہومر آواز سے ہی ہچان گیا کہ بولنے والا اس کا بس رابرٹ ہے۔

“ہومر بول رہا ہوں بس۔”..... ہومر نے موذبانہ لمحے میں کہا۔

“یہ۔ کیا بات ہے۔”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

“باس۔ اطاف حسن خان نے جن دو آدمیوں کو گاؤانا جانے کے لئے کہا ہے ان کے بارے میں جتنی روپورٹ مل چکی ہے۔ ان دونوں کا تعلق پیشیل پولیس اور ایک سرکاری ہجنسی فور شارز سے ہے۔”..... ہومر نے جواب دیا۔

“نھیک ہے اب اس بارے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ چیف ریڑ کی طرف سے ابھی ابھی کال آگئی ہے۔ گوانا میں ہمارا مشن مکمل ہو چکا ہے اور اب صرف مال کی ڈیلویری رہتی ہے۔ گوانا سے ہم نے پورا سیٹ اپ سمیٹ لیا ہے۔ مال بھی دار الحکومت پیغام چکا ہے اور آج رات کو وہ ایکریمیا روانہ ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ہی ہم سب بھی واپس چلے جائیں گے۔”..... دوسری طرف سے

"باس دار الحکومت سے بیگم سردار خان کی کال ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں"..... دوسری طرف سے اس کی پرنسنل سینکڑی کی مودباداہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"..... ہومرنے کہا۔

"ہیلو"..... چند لمحوں بعد بیگم سردار خان کی آواز سنائی دی۔

"ہومر بول رہا ہوں بیگم سردار خان فرمائیے"..... ہومرنے کہا۔

"یہ آپ لوگوں نے کیا کیا ہے۔ وہ پوری کان ہی خالی کر دی ہے۔ یہ بے ایمانی ہے اور اس کا نتیجہ آپ کو بھگتا ہو گا"..... دوسری طرف سے اہتمائی عصیلی آواز سنائی دی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بیگم سردار خان۔ نکیسی کان"..... ہومر نے جان بوجھ کر لجھے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ جو کچھ وہاں سے نکلا گیا ہے اس میں سے مجھے میرا حصہ فوری ادا کر دو درد میں حکومت کو تمہارے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی"..... بیگم سردار خان نے اہتمائی غصے بھرے لجھے میں پچھنچے ہوئے کہا۔

"اوہ بیگم سردار خان آپ تو خواہ ناد ارض ہو رہی ہیں۔ جھٹے بھی میں نے آپ کو کبھی انکار کیا ہے۔ آپ کی وجہ سے ہی تو ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔ آپ کہاں سے فون کر رہی ہیں۔ آپ کا حصہ ابھی آپ کو ہمچایا جاسکتا ہے"..... ہومرنے کہا۔

"سنو۔ میں پورا حصہ لوں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ اس کان میں

کھانا زمرہ تھا اور اس کی ماکیٹ میں کیا قیمت ہے۔ ایک پیسہ بھی کم نہیں لوں گی"..... بیگم سردار خان نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ یہم سردار خان۔ ہم آپ کو آپ کے حصے سے زیادہ دینے کے لئے تیار ہیں کیونکہ آئندہ بھی ہم نے آپ سے کام لینا ہے"..... ہومرنے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہوشیل گرین فال کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل پر موجود ہوں۔ کب تک ہنخ جائے گا گارینڈ چیک اور کھانا۔" بیگم سردار خان نے اس بارے نمرت بھرے لجھے میں کہا۔

"ایک گھنٹے کے اندر اندر ہنخ جائے گا اور آپ بے فکر رہیں آپ کے تصور سے بہر حال زیادہ ہی ہو گا۔ آپ اسی کرے سے فون کر رہی ہیں کیا"..... ہومر نے بات کرتے کرتے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"میں احمق نہیں ہوں کہ ایسی اہم اور خفیہ بات ہوشیل کے فون سے کروں۔ میں مار کرٹ کے پبلک فون بوٹھ سے بات کر رہی ہوں"..... بیگم سردار خان نے کہا۔

"ویری گذ۔ آپ اتنی بے حد فہیں اور سمجھ دار ہیں۔ آپ قطعی بے فکر رہیں۔ آپ کرے میں میرے آدمی کا استغفار کریں"..... ہومر نے کہا۔

"اوے کے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ہومر نے رسیور رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے

ڈائریکٹ فون کا رسپور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں۔ نونی بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی نونی کی آواز سنائی دی۔ یہ دی یہ نونی تھا جس نے اسے خادر اور چوہان کے بارے میں اطلاع دی تھی۔

"ہومر بول رہا ہوں نونی غازی آباد سے۔ تمہارے لئے ایک کام ہے۔ فوری کرنے کا محاوہ سہ تمہاری مرضی کے مطابق ہو گا۔" ہومر نے کہا۔

"اوہ۔ بتاؤ کیا کام ہے"..... دوسری طرف سے صرت بھرے لجھے میں پوچھا گیا۔

"دارالحکومت کے ہوٹل گرین فال کے کمرہ نمبر آٹھ دوسری منزل میں ایک عورت موجود ہے جسے بیگم سردار خان کہا جاتا ہے۔ اسے فوری طور پر فتش کرنا ہے۔ ایک گھنٹے کے اندر اندر"..... ہومر نے کہا۔

"کون ہے یہ عورت"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کیا یہ معلوم کرنا تمہارے لئے ضروری ہے"..... ہومر نے منہ بنتا ہوئے کہا۔

"ہاں تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ اس کا کتنا محاوہ سہ تم سے لینا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب میں نے کہہ دیا ہے کہ محاوہ منہ ماٹگا ہو گا یہ کام ہے"

دغ انداز میں ہونا چاہئے۔ بہر حال میں تمہیں بتا دیا ہوں وہ گوانا کے چیف سردار شیر خان بیگم ہے۔ اس کمرے میں اکیلی موجود ہے۔ ہومر نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو خاصی بڑی شخصیت ہو گی۔ بہر حال پانچ لاکھ ڈالر محاوہ سہ ہو گا۔ کام بے داغ انداز میں ہو جائے گا۔" نونی نے حوب دیا۔

"ٹھیک ہے مل جائے گا۔ کام ہو جانے پر مجھے بتا دینا"..... ہومر نے کہا۔

"اوکے۔" نونی۔ کہا اور ہومر نے کریڈل دیا اور نون نے پر ایک بار پھر نمبر ڈیل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

"ہومر بول رہا ہوں باس"..... ہومر نے موبدانہ لجھے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ اتنی بدی کیوں دوبارہ کال کی ہے۔" دوسری طرف سے اس بار قدرے غت لجھے میں کہا گیا تو ہومر نے بیگم سردار خان کی کال آنے سے لے کر نونی کو اس کو فتش کرنے کے بارے میں آخر تک تفصیل بتا دی۔

"تم نے اچھا کیا۔" یہ اس سے ایک مسئلہ پیدا ہو جائے رابرٹ نے کہا۔

"کون سا مسئلہ باس"..... ہومر نے چونک کر پوچھا۔

”سردار خان نے لامحالہ اپنی بیگم کے قتل پر ہنگامہ کھرا کرنے ہے اور حکومت کی بھیساں اس پر کام کر کے نوئی تک اور پھر نوٹ کے ذریعے تم تک اور تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ جائیں گی۔ اس طرح سارا معاملہ خراب ہو جائے گا اس لئے تم ایسا کرو کہ جب نوٹ جھینیں کام ہو جانے کی اطلاع دے تو تم نے مجھے پیشل ٹرانسیسیز کال کر کے اطلاع دیں ہے تاکہ میں فوری طور پر دارالحکومت میں موجود ایک خصوصی گروہ کے ذریعے اس نوئی کا خاتمه کر دوں اس طرح ہم مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے۔“ رابرت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں بس۔—ٹھیک ہے بس لیکن پیشل ٹرانسیسیز پر کال کرنے کی کوئی خاص وجہ ہے۔“ ہومر نے کہا۔
”ہاں کیونکہ اب میں فون پر نہ مل سکوں گا۔“ رابرت نے جواب دیا۔

”اوے کے بس۔ میں اطلاع کر دوں گا۔“ ہومر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔
”باس واقعی بڑی دور کی بات سوچتا ہے۔“ ہومر نے بڑی اڑائے کہا اور پھر نصف گھنٹہ ہی گزر اتحاکہ ان ڈائریکٹ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور ہومر نے چونک کر رسیور اٹھایا۔
”میں سے ہومر بول رہا ہوں۔“ ہومر نے کہا۔
”ٹوئی بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ٹوئی کی آواز سنائی۔
”میں۔“ ہومر نے کہا۔

”سردار الحکومت کے ہوٹل گرینڈ کے ایڈمن ٹینجر مسعود خاں۔“

”اپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔“ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکریٹری کی آواز سنائی دی۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے بات کراؤ۔“ ہومر نے کہا۔

”ہوٹل گرینڈ سے صود خان ٹینجر ایڈمن بول رہا ہوں۔“ چند دن بعد ایک آواز سنائی دی۔

”ہومر بول رہا ہوں۔“ ہر ہوٹل الفانو سے۔ فرمائیے کیسے فون کیا ہے۔“ ہومر نے احتیاطی اخلاق بھرے اور قدرے بے تکفانہ بچھیں کیا۔

”ہمیں آپ کے ہوٹل کی ٹھنڈت کے بارے میں بھی خوش کن

ٹھانفات ملتی رہتی ہیں۔ ہر راہ ہوٹل نیا ہے، ہم چلہتے ہیں کہ آپ کے

تریات سے بھر نور فائدہ اٹھائیں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور

بھر سمجھ گیا کہ یہ بڑی کال ہے جس کو عام طور پر بننے ہوٹل والے

بچھے سے کام کرنے والے ہیں۔ ٹلوں کے ٹینجرز سے کرتے رہتے ہیں اس

کے اس نے بھی رسی جو اس دیئے اور پھر جب بات چیت ختم ہو گئی

تو ہومر نے رسیور رکھ دی۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ

ڈائریکٹ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور ہومر نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

”میں سے ہومر بول رہا ہوں۔“ ہومر نے کہا۔

”ٹوئی بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے ٹوئی کی آواز سنائی۔

”اوہ۔ کیا یورٹ ہے۔“ ہومر نے چونک کر یو جھا۔

”کام ہو گیا ہے معاوضہ بھجوادو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔
اوہ۔ کوئی گورڈ تو نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ ہومر نے چونک کر پوچھا۔۔۔۔۔
”نہیں۔ گورڈ کیا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ میرا آدمی وہاں گیا۔ سائینسراڈ
مشین پیش اس کے پاس تھا اس نے اس عورت کو ہلاک کیا اور پھر
خاموشی سے واپس آگیا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پات لجھ میں
جواب دیا گیا۔۔۔۔۔

”اوکے معاوضہ جہارے اکاؤنٹ میں آج ہی مستقل ہو جائے
گا۔۔۔۔۔ ہومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔۔۔۔۔
”جب تم نے زندہ ہی نہیں رہنا تو پھر معاوضہ کیا بھجوانا ہے۔۔۔۔۔
ہومر نے بڑھاتے ہوئے کہا اور کری سے اٹھ کر وہ عقبی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف اس کا خصوصی کرہ تھا۔ اس نے کرے
کی دیوار میں موجود ایک الماری کھولی اور اس کے ایک غفیہ خانے
میں موجود مستطیل شکل کا ٹرانسیزٹر اٹھا کر اس نے اسے میز پر رکھا
اور پھر کری پر بیٹھ کر اس نے تیزی سے اس پر رابرٹ کی خصوصی
فریکننسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔۔۔۔۔

”ہسلے ہسلے ہومر کانگ۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ فریکننسی ایڈجسٹ کر کے
اس نے اس کا بہن آن کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

”یہ۔ رابرٹ ایشنڈنگ یو۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسیزٹ
سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”باس ٹوئی کی ابھی کال آئی ہے۔۔۔۔۔ اس نے بیگم سردار خان کو ختم

”مردیا ہے۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ ہومر نے موذبانہ لجھ میں کہا۔۔۔۔۔
”کیا یہ رپورٹ تھی۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔
”میں بس۔۔۔۔۔ ٹوئی غلط بات نہیں کیا کرتا۔۔۔۔۔ اوور۔۔۔۔۔ ہومر نے
لوب دیا۔۔۔۔۔

”اوکے تھیک ہے میں ابھی اس کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اوور
”لندآل۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ہومر نے مسکراتے ہوئے
ٹرانسیزٹ کا بہن آف کیا ہے۔۔۔۔۔ تھا کہ پہلت ٹرانسیزٹ ایک خوفناک
دھماکے سے پھٹ گیا اور اس میں سے سرخ رنگ کی شعاعوں کا
سوار اسائل کر سامنے پڑے، ہوئے ہومر پرڈا اور ہومر کے حق سے
کئے والی جنگ سے کرہ گونج تھا۔۔۔۔۔ اسے ایک لمحے کے لئے یوں ہوس
ہوا تھا جسے کسی نے اسے بھر کتے ہوئے الاؤ میں ڈال دیا ہو یہیکن
ہومر نے لمحے اس کا ذہن تماں یک ہو گیا۔۔۔۔۔



غش کے بیچھے والے کمر۔ میں مردہ پائے گئے ہیں۔ پولیس تفتیش
کرو رہی ہے جتاب اس لئے ہوٹل بند کر دیا گیا ہے۔ سپر واٹر
نے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ پولیس انچارج کون ہے۔ عمران نے منہ
ٹھاتے ہوئے کہا۔

”تجی وہ اوپر آفس میں ہے۔ سپر واٹر نے جواب دیا۔

”ہمارا تحقیق دار الحکومت نی کی پیشیل پولیس سے ہے۔ ہم ہمارا
نیک انکوائری کے سلسلے میں یمنیر صاحب سے ملنے آئے تھے بہر حال
کب ہمیں چونکہ اعلیٰ افسران کو روپورٹ دینی ہے اس لئے انچارج سے
لٹھا پڑے گا۔ عمران نے کہا اور اسی لمحے نفث نیچے آکر رکی اور
اس میں سے دو پولیس آفیسر بہر آئے تو عمران ان میں سے ایک کو
دیکھ کر چونک پڑا۔ اس لئے کاندھے پر لگے ہوئے شارذ کے مطابق
ہس کارینک ذی ایس پی کا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صائب آپ اور ہمارا۔ اچانک اس ذی
لکھ پی کی نظریں عمران پر ڈیں تو وہ چونک کر اس کی طرف بڑھا۔

”حیرت ہے۔ یہ غازی آباد ہے، یا ترقی آباد کہ تم ذی ایس پی بن
گئے ہو۔ ابھی ایک ماہ چہلے تو تم انپکڑتے ہے یا پھر اپنے نام کے مطابق
باکراست ہو گئے ہو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ذی
ایس پی جس کا نام کرامت حسین تھا بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس ترقی کے لئے، راجحومت چھوڑ کر غازی آباد آنا پڑا ہے۔

”یکسی ہوٹل القانو کے میں گیٹ کے سامنے جا کر رکی تو عمران
لہنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔ نائیگر نے یکسی ڈرائیور کو کردی
ادا کیا اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے بیچھے چلتے ہوئے میں گیٹ
سے ہوٹل میں داخل ہوئے لیکن ہوٹل کا ہال خالی تھا اور وہر
پولیس کے افراد موجود تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی ہال کو خلا
دیکھ کر اور وہاں پولیس کو دیکھ کر چونک پڑے۔ اسی لمحے ایک
نو جوان تیزی سے ان کے قریب آیا۔ اس کے جسم پر ہوٹل کو
یونیفارم تھی اور سینے پر سپر واٹر کا لیچ لگا ہوا تھا۔

”جب تا جاتا ہوئے عارضی طور پر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ ہوٹل کے
یمنیر صاحب ہلاک ہو گئے ہیں۔ سپر واٹر نے کہا۔

”یمنیر ہلاک ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کون یمنیر۔ عمران نے
چونک کر پوچھا۔

”تجی ہمارا کے ایک ہی یمنیر صاحب تھے جتاب ہومر اور وہ لہنے

عمران صاحب ذی ایس پی نے مصافی کرتے ہوئے ہنس کر
کہا۔

”اس طرح ترقی ملتی ہے تو میں کسی صحرایا جنگل میں جانے ہے
بھی تیار ہوں تاکہ ملک کا صدر بن جاؤں“ عمران نے کہا تو ذی
ایس پی کرامت بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ اگر صدر بن گئے تو آپ کی ترقی کی بجائے تنزل ہی تمحی
جائے گی“ ذی ایس پی کرامت نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اے وہ کیسے۔ میں تو اس وقت چڑا سی بھی نہیں ہوں“
عمران نے کہا۔

مچھے معلوم ہے عمران صاحب کہ آپ فری لانسر ہیں اور سیکٹ
سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ صدر بن کر تو آپ کو پریزیڈنٹ
ہاؤس میں تقریبات تک مددود ہو جاتا پڑے گا اور یہ آپ کی تنزل بی
ہو گی ذی ایس پی کرامت نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس
پڑا۔ ذی ایس پی کرامت اشیلی جنس میں تھا لیکن سپرنڈنٹ فیانس
سے اس کی نہ بنتی تھی اس لئے اس نے کوشش کر کے اپنا جنادر
پولیس میں کراچیا تھا۔ عمران سے البتہ اس کی خاصی دوستی تھی۔
آپ نے بتایا نہیں کہ آپ مہماں کیسے آئے ہیں ذی ایس
پی کرامت نے کہا۔

”وہی فری لانسر والا کام تھا۔ میخچہ ہومر سے ملنا تھا نینین مہماں“
تپڑلپا ہے کہے بے چارہ ہلاک ہو گیا ہے عمران نے کہا تو ذی

ایس پی بے اختیار چونکہ پڑا۔
”اوہ۔ تو یہ بات ہے اسی لئے اسے اس عجیب سے انداز میں ہلاک
کیا گیا ہے“ ذی ایس پی کرامت نے اس انداز میں سرہلاتے
ہوئے کہا جسیے اب اسے صل بات سمجھے میں آئی ہو۔
”عجیب سے انداز“ کیا مطلب عمران نے چونکہ کر
پوچھا۔

”آئیے میرے ساتھ میں آپ کو دکھاتا ہوں“ ذی ایس پی
کرامت نے واپس لفت کی طرف مرتے ہوئے کہا۔
”تم ہمار کو میں آرہا ہوں“ عمران نے اپنے ساتھیوں سے
کہا اور ان کے اشیات میں سرہلانے پر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا لفت کی
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی نر بعد وہ ایک شاندار آفس کو کراس کر کے
اس کے عقب میں ہے۔ ہوئے کمرے میں پہنچا تو وہاں فرش پر ایک
جلی ہوئی لاش پڑی تھی۔ سینے پر بڑا ساسیاہ داغ تھا جبکہ باقی جسم
ٹھیک تھا۔ لاش فرش برائیک کری سمیت گری ہوئی تھی اور ارد گرد
مشینی پر زمے نکھرے دئے تھے۔

”یہ ٹرانسیسٹر کے رزے ہیں عمران صاحب اور شاید اسے کسی
شعاعی ہتھیار سے ہلاک کیا گیا ہے۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ غازی آباد
جسیے علاقے میں اسے اس پراسرار انداز میں کیوں ہلاک کیا گیا ہے
لیکن آپ نے یہ کہا کہ ہومر سے آپ سیکٹ سروس کے سلسے میں
پوچھ گچھ کرنے آئے ہیں تو سارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ کی آمد کے

بارے میں ان کے بڑوں کو اطلاع مل گئی ہو گی اس لئے انہوں نے
اس کا خاتمہ کر دیا..... وہ ایس پی کرامت نے کہا۔
”یکن کس طرح“..... عمران نے جان بوجہ کر کہا ورنہ فرش پر
بکھرے ہوئے ٹرانسیسٹر کے پرزے اور لاش کی پوزیشن اور صورت
حال دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ٹرانسیسٹر کاں کر رہا تھا کہ ٹرانسیسٹر
پھٹ گیا اور اس میں سے رسنکل کر اس پر پڑیں جس سے وہ ہلاک
ہو گیا۔

”عمران صاحب یہ تو سامنے کی بات ہے۔ یہ، ہمارے ٹرانسیسٹر کسی
سے بات کر رہا تھا۔ یہ ٹرانسیسٹر پھٹ گیا یا پھاڑ دیا گیا اور اس میں
سے نکلنے والی شعاعوں نے اسے ہلاک کر دیا۔..... ذی ایس پی
کرامت نے کہا۔

”گذ۔ تم خواہ مخواہ پولیس میں آگئے۔ تمہیں واقعی انتیلی جس
میں ہونا چاہئے تھا۔..... عمران نے تحسین امیز لمحے میں کہا۔
”ہاں مجھ سے زیادہ عقلمند سپر تنڈٹ فیاض ساحب موجود
ہیں۔ ذی ایس پی کرامت نے من بناتے ہوئے جواب دیا اور
عمران بے اختیار پڑا کیونکہ فیاض کی اس سے لگتی ہی اس نے
تحمی کے انسپکٹر کرامت واقعی عقلمند اور باریک بین ذہن کا مالک تھا
اور سوپر فیاض کو ہر وقت یہ خدا شہ لگا رہتا تھا کہ کہیں سر عبد الرحمن
اس سے خوش ہو کر اسے سپر تنڈٹ نہ بنادیں۔
”تم نے اپنی تفتشیش مکمل کر لی ہے یا نہیں۔..... عمران نے

کہا۔
”ہماری تو رسمی تفتشیش ہوتی ہے۔ ہوتی رہے گی آپ نے اگر
حق کام کرنا ہے تو آپ۔۔۔ شک کر لیں میری طرف سے اجازت
چے بلکہ آپ حکم کریں تو ان آپ سے مکمل تعاون کرنے کے لئے
بھر ہوں۔..... ذی ایس پی کرامت نے کہا۔

”یہ معلوم کرو کہ کیا۔ باں آنے والی یا سہاں سے کی جانے والی
کالوں کا ریکارڈر کھا جا ہے یا نہیں۔..... عمران نے کہا۔
”اوہ واقعی۔ یہ بات تو سیرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ آئیے
میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ ذی ایس پی کرامت نے چونک کر کہا۔
”تم معلوم کرو میں س دوران اس کے افس کی تلاشی لے
جوں۔..... عمران نے مرتے ہوئے کہا اور ذی ایس پی کرامت
تجھات میں سر ہلاتا ہوا افس سے باہر نکل گیا۔ عمران نے افس نہیں
لکی درازوں کی تلاشی لیتی شروع کر دی ییکن اس میں کوئی چیز موجود
تھی ییکن سب سے نجیلی، از کھوئتے ہی وہ چونک پڑا۔ اس میں پڑ
نہیں موجود تھیں۔ اس نے فالیں اٹھا کر میں پر رکھی ہی تھیں کہ“
ایک بار پھر چونک پڑا۔ فالوں کے نیچے دارکا خانہ ذہبی تھا جو فالوں
کے ہٹانے سے سامنے آیا تھا۔ عمران ایسے مخصوص خفیہ خانوں کو
کھولنے کا طریقہ جانتا تھا۔ اس نے خانہ کھولا۔ خانے کے اندر
ایک سرخ رنگ کی فالی موجود تھی۔ اس نے وہ فالی اٹھائی اور
اسے ہٹانے سے موجود فالوں کے ساتھ رکھ دیا اور وہ بارہ اس خفیہ

خانے کی تلاشی لینے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی انگلیوں میں ایک کارڈ موجود تھا۔ وہ یہ کارڈ دیکھ کر چونک پڑا۔ سفید رنگ کے کارڈ پر سرخ رنگ کا ایک کراس تھا جس کے نیچے بی ایلوں لکھا ہوا تھا۔ عمران نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس خفیہ خانے سے نکلنے والی فائل انٹھا کر اس کھولا۔ اس میں صرف دو صفحات تھے۔ عمران کی تیز نظریں ان صفحات پر موجود نتائپ شدہ تحریر پر دوڑتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل نسанс نکل گیا۔ اس نے فائل بند کر کے اسے موڑا اور پھر کوٹ کی اندر ولی جیب میں ڈال لیا۔ پھر دوسری فائلیں دیکھنی شروع کر دیں لیکن یہ عام کاروباری فائلیں تھیں۔ عمران نے انہیں انٹھا کر واپس دراز میں بکھر دیا اور پھر دراز بند کر دی۔ اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ذی ایس پی کرامت اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب میں نے اچھی طرح تسلی کر لی ہے یہاں کالوں کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔“..... ذی ایس پی کرامت نے کہا۔
”اوکے پھر کیا کیا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہاں سے کچھ ملا ہے۔“..... ذی ایس پی کرامت نے کہا۔
”نہیں۔ عام سی کاروباری فائلیں پڑی ہوئی ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”یہ ہمارے کس سلسلے میں سیکرت سروس کو مطلوب تھا۔“..... ذی

”مکنی کرامت پوری انگوڑی پر تکا ہوا تھا۔

”کوئی خاص بات نہیں تھی۔ یہ کارمن خداود تھا اور سیکرت سروس کو اطلاع ملی تھی کہ ان دونوں کارمن کا ایک سیکرت سیکرت نے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اس خفیہ خانے سے نکلنے والی فائل انٹھا کر اس کھولا۔ اس میں صرف دو صفحات تھے۔ عمران کی تیز نظریں ان صفحات پر موجود نتائپ شدہ تحریر پر دوڑتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ایک طویل نسанс نکل گیا۔ اس نے فائل بند کر کے اسے موڑا اور پھر کوٹ کی اندر ولی جیب میں ڈال لیا۔ پھر دوسری فائلیں دیکھنی شروع کر دیں لیکن یہ عام کاروباری فائلیں تھیں۔ عمران نے انہیں انٹھا کر واپس دراز میں بکھر دیا اور پھر دراز بند کر دی۔ اسی لمحے آفس کا دروازہ کھلا اور ذی ایس پی کرامت اندر داخل ہوا۔

”تو پھر یہ کیس آپ ڈیل کریں گے یا۔“..... ذی ایس پی کرامت نے کہا۔

”ارے نہیں۔ یہ تمہار کیس ہے میں نے تو بس اس سے ملنا تھا میر بس۔“..... عمران نے دفتر سے باہر آتے ہوئے کہا اور ذی ایس پی کرامت نے انبیاء میں سر لاؤ دیا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔“..... لفت کی طرف بڑھتے ہوئے ذی ایس پی کرامت نے کہا۔

”بس واپس جائیں گے ورنکیا کریں گے۔“..... عمران نے کہا۔
”یہاں سے فلاست تو نام کو جاتی ہے آپ تب تک مجھے شرف میزبانی بخش دیں۔“..... ذی ایس پی کرامت نے منت بھرے لمحے میں کہا۔

”نہیں۔ ہمارا فوری انا ضروری ہے۔ ہمچلے بھی ہم چار ٹرڈ پرواز

سے آئے تھے اور اب بھی چارڑپرواز سے ہی جائیں گے۔ جم
بہر حال شکریہ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی
بعد وہ سب ایک ٹیکسی میں بیٹھے واپس ایرپورٹ جا رہے تو
ایرپورٹ پر عمران نے چارڑپرواز بک کرائی لیکن اسے تیار ہو۔
میں چونکہ کچھ وقت لگنا تھا اس لئے وہ سب ایرپورٹ کے ریستورا
میں اکر بیٹھ گئے۔

”کیا ہوا ہے کچھ ملا ہے تو بتائیں“ خاور نے کہا۔

”ہومر کو باقاعدہ ہلک کیا گیا ہے“ عمران نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

”کیا انہیں ہمارے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہو گی“ چوبار
نے کہا۔

”نہیں یہ اور جکر ہے۔ بہر حال ایک اہم فائل اس کی میز کی خفیہ
دراز سے ملی ہے اور ایک کارڈ بھی ملا ہے اور سرسری طور پر میں نے
جو کچھ دیکھا ہے اس سے اب یہ کیس باقاعدہ سیکرٹ سروس کا بن چکا
ہے“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ کہاں ہے فائل اور کارڈ“ خاور نے چونک کر کہا۔

”نہیں یہ اوپن جگہ ہے سہماں ہو سکتا ہے کہ مجرموں کے آدمی
موجود ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری بھی نگرانی ہو رہی
ہو“ عمران نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ٹلا دیئے۔

شاندار انداز میں۔ بچ ہوئے آفس میں موجود بڑی سی آفس نیبل
کے پیچے ایک خاص حصہ مند آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر
سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے اور میز پر شراب کی ایک بوتل
اور ایک گلاس موجود تھا اور یہ صحت مند اور سخت چہرے کا مالک
آدمی شراب پینے میں مددوف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی^ن
نج اٹھی تو اس نے ہاتھ زدھا کر رسیور اٹھایا۔
”میں“ اس مت مند آدمی نے رسیور اٹھا کر انتہائی سخت
لنجے میں کہا۔

”باس رابرٹ آپ سے ملاقات چاہتے ہیں“ دوسری طرف
سے ایک موڈ بانہ آواز آئی دی۔
”بھیج دو اسے“ اس آدمی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی
دری بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور خاصے صحت مند جسم کا مالک

آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ رابرٹ تھا۔
”آورابرٹ بیٹھو۔۔۔ سخت پھرے والے نے قدرے نرم لجھے
میں کہا۔

”باس مال بحفاظت لیبارٹری ہبھنچا دیا گیا ہے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے
کری پر بیٹھنے ہوئے کہا۔
”گذشتہ۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن تم نے بتایا
تھا کہ تم نے بی ایون ہومر کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی کیا وجہ
تھی۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔
”اس کی ہلاکت ضروری ہو گئی تھی باس کیونکہ اس کی وجہ سے
ہم نظرؤں میں آسکتے تھے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا۔

”کیسے۔۔۔ ہی بات تو میں پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ باس نے کہا۔
”سر گوانا سے زمرد کی چوری کرنے اور زمرد کی کان میں آلات
نصب کرنے کے لئے ہمیں کسی ایسی آدمی کی ضرورت تھی جس کے
ذریعے ہمارے خاص آدمی وہاں تک پہنچ سکیں۔ اس کے لئے غازی
آباد کے لمحنت ہومر نے ہمیں سردار خان کی بیگم کے بارے میں
بنتایا۔ وہ اہتمائی لالجی عورت ہے سچونکہ ہومر کے تعلقات اس عورت
کے باپ سے کافی زیادہ ہیں اس لئے وہ اسے بھی جانتا تھا۔ پھر ہومر
کے ذریعے اس سے رابطہ ہوا۔ وہ غازی آباد ہبھنچی تو میں بھی وہاں پہنچ
گیا۔ پھر بھاری دولت کے عوام اس سے ساری بات طے ہو گئی۔
ہمارے آدمی میک اپ میں اس کے ساتھ خفیہ طور پر وہاں پہنچ گئے

وہاں ان سورز تک ہبھنچے کے لئے ایک خصوصی راستہ تکاش کیا گیا
اور پھر ہمارے آدمیوں نے سورز میں موجود تمام زمرد چرا یا اور اس
عورت کی ذاتی کار میں اس کے ساتھ گوانا کے ایرپورٹ تک اسے
ہبھنچا یا گیا۔ وہاں ہمارے دشمنے آدمیوں نے اسے وصول کیا اور پھر
وہ اسے دار الحکومت ہبھنچا۔۔۔ ادھر اس بیگم کی وجہ سے کان میں کام
کرنے والے دو آدمیوں کو اغوا کر کے ہلاک کیا گیا اور ان کے میک
اپ میں ہمارے دو آدمی کان میں ہبھنچ گئے اور پھر وہاں ایسے آلات
نصب کر دیئے گئے جن مدد سے وہاں سے آسانی سے تمام زمرد
علیحدہ کیا جاسکے۔ اس سے ساتھ ہی ہمارے آدمیوں نے وہاں کان
میں ایک ایسا خصوصی راستہ بھی تیار کیا جس سے یہ زمرد باہر نکلا جا
سکے اور کسی کو وہاں معذم نہ ہو سکے۔ پھر ایسا ہی کیا گیا اور تمام
زمرد اس خفیہ راستے سے باہر نکلا گیا اور دار الحکومت ہبھنچا یا گیا۔ ادھر
اس بیگم کو جب اطلاع ہی کہ کان سے تمام زمرد نکال دیا گیا ہے تو
اس نے ہومر سے رابطہ کیا اور اسے مزید ادائیگی کرنے کے لئے کہا اور
اس نے دھمکی دی کہ وہ ناری بات حکومت کے نوٹس میں لے آئے
گی۔ وہ عورت دار الحکومت میں موجود تھی۔ ہومر نے دار الحکومت
کے ایک بد معاشر ٹوٹی کے ذریعے اس عورت بیگم سردار خان کو
ہلاک کر دیا۔ اب صورت حال یہ بن گئی تھی کہ بیگم سردار خان کی
اس طرح ہلاکت سے لا گالہ حکومت کی اعلیٰ بھجنیاں حرکت میں آ
جائیں۔ وہ لامحالہ ٹوٹی تک ہبھنچ جاتیں اور ٹوٹی کے ذریعے وہ

ہومر تک ہنچیں اور ہومر کے ذریعے ہم تک پہنچ سکتی تھیں اس نے جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ ہومر نے ٹوٹی کے ذریعے اس عورت کے ہلاک کر دیا ہے میں نے خصوصی ٹرانسیسٹر زیر و آن کر دیا اور طرح ٹرانسیسٹر پھٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی ریڈر زنے ہومر کو بھجو ہلاک کر دیا اس طرح اب اگر ہجنسیاں ٹوٹی تک ہنچیں گی تو انہیں آگے کوئی راستہ نہ ملتے گا۔ رایبرٹ نے شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”گذشو۔ تم نے واقعی اہتمائی ذہانت سے کام کیا ہے لیکن کیا اس سارے معاملے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس تو حرکت میں نہیں آئی۔“..... باس نے کہا۔

”نو باس۔ اول تو یہ عام سا معاملہ سیکرٹ سروس کے دائرة کا وہ میں نہیں آتا۔ لبته وہاں کی ایک ہجنسی فورس اسارز اور پیشل پولیس سے تعلق رکھنے والے دو آدمی کام کر رہے تھے لیکن اب وہ بھی زیادہ سے زیادہ بیکم سردار خان اور ہومر تک ہی ہنچیں گے۔ ہم مکمل طور پر محفوظ ہو چکے ہیں۔“..... رایبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذشو۔ لیکن وہاں صرف ایک ہی کان تو نہ ہو گی اور ہمیں بہر حال اس کو الٹی کام زید زمرد چلہتے۔ یہ زمرد جو تم لے آئے ہو یہ تو ابتدائی تحقیقات میں ہی ختم ہو جائے گا اور اس جیسا زمرد پوری دنیا میں اور کہیں نہیں مل رہا اس لئے حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم وہاں کی تمام کافیں کو چیک کریں اور پھر وہاں اس قسم کا جتنا زمرد

لے وہ سب حاصل کر لیا جائے اس کے لئے تم بتاؤ کیا پلاتنگ کی جائے۔..... باس نے کہا۔

”آپ ایشیا ڈیمک کے انچارج ہیں باس۔ آپ زیادہ بہتر پلاتنگ کر سکتے ہیں۔..... رایبرٹ نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے لہ اگر ہم اس سردار خان کی جگہ اپنا آدمی وہاں ہنچا دیں اور پھر سرکاری طور پر زمرد کی تلاش کا ہمانہ بنا کر ہمارے ماہرین وہاں پہنچ جائیں تو کام ہو جائے گا کیونکہ یہ آزاد قبائلی علاقہ ہے۔ حکومت پاکیشیا کے زیر انتظام علاقہ نہیں ہے۔“..... باس نے کہا۔

”پلاتنگ تو درست ہے لیکن عملی طور پر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کیونکہ ہمارا کوئی آدمی س قبیلے کو مستقل طور پر سنبھال نہ سکے گا۔ دوسری بات یہ کہ وہ کسی غیر ملکی کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کیا جاتا اس لئے کسی غیر ملکی کو وہاں بلانے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور دوسری بات یہ کہ یہ کام کافی عرصہ لے گا اس لئے اس پلاتنگ پر عمر نہیں کیا جاسکتا۔“..... رایبرٹ نے جواب دیا۔

”پھر تم بتاؤ کیا کیا مانے۔ بہر حال ہم نے یہ زمرد حاصل کرنا ہے کیونکہ اس قسم کا زمرد دنیا میں اور کہیں بھی دستیاب نہیں ہوا اور پی ایکس میزاں۔ لئے اس کی بہر حال ضرورت ہے۔ پی ایکس میزاں کی تیاری ایکریکہ با کو وہاں تک ہنچا دے گی جہاں تک پہنچنے کی

پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
”ہیو گو کلب“..... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”رچڑ بول رہا ہو، ہیو گو سے بات کراؤ“..... باس نے سنجیدہ
لچے میں کہا۔

”میں سر ہو لڈ آن کر دیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”ہیلو، ہیو گو بول ہا ہوں رچڑ۔ خیریت ہے کیسے فون کیا
ہے“..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
”ایک اہم مشن۔ سلسے میں تم سے مشورہ لینا ہے ہیو گو۔ کیا
تمہارے پاس کچھ وقت ہے“..... رچڑ نے کہا۔
”تمہارے لئے وقند، نہ بھی ہو تو نکلا جا سکتا ہے۔ آخر تم ایکریما
کی ایک طاقتور بخشی کے ایشیا ڈائیک کے انچارج ہو“..... دوسری
طرف سے کہا گیا۔

”تمہارے لئے تو میں صرف رچڑ ہوں، ہیو گو“..... رچڑ نے
سکراتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہاری اعلیٰ شرفی ہے۔ بہر حال آ جاؤ میں آفس میں ہی
ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے میں پہنچ رہا ہوں“..... رچڑ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
انٹھا اور تیز تیز قدم انٹھاتا پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی در
بعد اس کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے ہیو گو کلب کی طرف بڑھی چلی جا
رہی تھی۔ کار کی ڈرائیور میٹ پر وہ خود موجود تھا اور کار میں اس

کوئی دوسری سپر پاور صدیوں تک بھی نہیں سوچ سکتی۔ اس طرح
ایکریما طویل عرصے تک سپر پاور بنارہے گا اور کوئی اسے کسی
صورت بھی چیلنج نہ کر سکے گا۔..... باس نے کہا۔

”اگر مجھے بھلے اس پلاتنگ کا علم ہوتا تو میں اس بیگم سردار خان
کو ہلاک نہ ہونے دیتا بلکہ اسے دولت دے کر اپنی مرضی کا بیٹ
اپ کرایا جا سکتا تھا لیکن اب وہ تو ہلاک ہو چکی ہے۔ اس لئے اب
آخری صورت ہی ہے کہ ہم اس سردار خان کی جگہ اپنا آدمی ڈالیں اور
پھر ذمہ دکی کافنوں پر کام کرنے والے وہاں کے مقامی افراد کو بھی
ہلاک کر کے ان کی جگہ اپنے لوگ لے آئیں اور پھر اعلیٰ ترین مشیزی
سے اس سارے علاقے کا سروے کریں اور جہاں جہاں ہمارے
مطلوب کا ذمہ موجود ہو ان کافنوں کو کھو دکر وہاں سے اسے نکال کر
وہاں بھجوائیں“..... رابرٹ نے کہا۔

”لیکن اس میں توبے حد طویل عرصہ لگ جائے گا جبکہ ہمارے
پاس استادقت نہیں ہے۔ نھیک ہے میں خود اس بارے میں کوئی
اور پلاتنگ سوچتا ہوں۔ تم جا سکتے ہو لیکن تم اور تمہارا بیکشن
بہر حال وہاں کام کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ میں کسی بھی وقت
تمہیں آرڈر دے سکتا ہوں“..... باس نے کہا۔

”میں باس“..... رابرٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی
سے انٹھا اور سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا تو باس نے ہاتھ بڑھا
کر ایک ڈائریکٹ فون کار سیور انٹھا کر اس نے تیزی سے اس کے نمبر

کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ یہ اس کی ذاتی کار تھی اس لئے اس پر ہجنسی کا کسی قسم کا کوئی نشان وغیرہ موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک چھوٹے سے کلب کے کپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے سائیڈ پر لے جا کر اس نے ایک طرف روکا اور نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سائیڈ پر جاتی ہوئی سیرھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ہیو گو کلب و لنگشن میں خاصا معروف کلب تھا کیونکہ یہاں صرف اعلیٰ طبقے کے افراد ہی آتے تھے اس لئے یہاں کسی قسم کی کوئی بد مرگی نہ ہوتی تھی۔ ہیو گو کلب کا مالک ہیو گو جہلے ایکریمین سیکرت سروس میں کام کرتا تھا پھر ایک حادثے میں اس کی نانگ کٹ گئی تو اس نے مصنوعی نانگ لگوالی لیکن ظاہر ہے اس کے بعد اس کا سیکرت سروس میں رہنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا تھا اس لئے اسے ریٹائر کر دیا گیا اور ہیو گو نے یہ کلب بنایا۔ ہیو گو ادھیرہ عمر آدمی تھا لیکن اس کی ذہانت ایکریمیا کی تمام ہجنسیوں میں ضرب المثل تھی۔ ویسے بھی ہیو گو کلب کا مالک بننے کے بعد اس کے تعلقات نہ صرف تمام سیکرت ہجنسیوں کے چیفس اور ہجنسوں سے تھے بلکہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک بھی اس کی رسائی تھی حتیٰ کہ یہاں تک مشہور تھا کہ جب صدر ایکریمیا کسی ایسے مسئلے میں پھنس جاتے جو کسی صورت حل ہو تا نظر نہ آتا تو وہ بھی اس سلسلے میں ہیو گو سے ہی مشورہ کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جب رابرٹ سے ڈسکس کرنے کے بعد وہ زمرہ حاصل کرنے کی کوئی قابل عمل پلانگ نہ بناسکا تو اس نے سوچا کہ ہیو گو سے مشورہ کیا

لئے وہ یقیناً اس کا کوئی قابل عمل حل نکال دے گا۔ سیرھیاں ہجنسے کے بعد وہ ایک بزمی سے گزر کر ہیو گو کے آفس کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اس نے دروازے پر دستک دی تو دروازہ ٹھٹا چلا گیا اور رپڑا اندر را خل ہوا تو میز کے بیچے پہنچا ہوا اور عمر پھن لبے قد اور ورزشی جسم، ہیو گو اٹھ کر کھدا ہوا گیا۔

میں تمہارے انتظا میں پہنچا ہوا تھا اور میں نے تمام صریوفیات منو خ کر دی ہیں..... ہیو گو نے مصافحہ کرتے ہوئے لے۔

شکریہ ہیو گو۔ تم ، بات کرنے کے بعد آدمی ذہنی طور پر ملمن ہو جاتا ہے..... چڑھنے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی سری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔

اس تعریفی فقرے پر ب محظے تمہارا شکریہ ادا کرنا پڑے گا اس نے تھینک یو..... ہیو گو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پیسی بیک وقت ہنر پڑے۔ پھر ہیو گو نے میز کی دروازے سے ہجاتی قیمتی شراب کی ایک بوتل نکالی اور دو گلاس بھی نکال کر میز پر لگھ دیئے۔ پھر اس نے بوتن کھولی اور دونوں گلاس آدھے آدھے بھر لے بوتل کا ڈھنک بند کر دیا۔

ہاں۔ اب پتا ڈکیا مسٹر ہے..... ہیو گو نے ایک گلاس انھا کر پھڑ کے سلمنے رکھتے ہو۔ کہا تو رپڑا نے شروع سے لے کر اب بک کی تمام تفصیل بتا دی۔ ہیو گو خاموش پہنچا یہ سب کچھ سنتا اور

ساختہ ساختہ شراب بھی پستا رہا۔

”تو تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں کوئی ایسی پلاتنگ بتائی جائے جس سے تم جلد از جلد گوانا کی تمام پہاڑی کانوں سے اپنے مطلب زمرد حاصل کر سکو۔..... ہیو گونے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔..... رچڑہ نے جواب دیا۔

”تمہیں اس زمرد کا علم کیسے ہوا تھا جسے تم نے ادا کیا ہے ہیو گونے کہا۔

”یہ زمرد حکومت پاکیشیا سے باقاعدہ حکومت ایکریمیا کے ایک جیولر کے ذریعے خریدا گیا یعنی جب اس کا یہاں پہاڑی تجزیہ کیا گیا تو زمرد کی ایسی قسم تھی جسے پی ایکس میراں کی تیاری میں استعمال کی ایکس کو انتہائی تیز رفتار بنایا جا سکتا تھا۔ اس زمرد کا ساتھ نام کا سماں شار ہے۔..... رچڑہ نے جواب دیا۔

”تو پھر حکومت آگے بڑھ کر وہاں سے زمرد کا سودا کر لیتی حکومتوں کے لئے رقم کوئی منسلک نہیں ہوا کرتی۔ پھر اسے انداز میں کیوں چرا یا گیا۔..... ہیو گونے کہا۔

”حکومت پاکیشیا کی وزارت معدنیات نے اچانک اس کو فروخت بند کر دی۔ ان کا بظاہر ہکنا تھا کہ وہ اس کی بڑی مقدار اکٹھ فروخت کریں گے یعنی ہماری حکومت کو اطلاع ملی کہ وہ اس کا ۲ کارمن کے ایک جیولر سے کر رہے ہیں۔ وہ انہیں بہت بھاری رے نے سارا زمرد حاصل کیا ہے۔..... رچڑہ نے جواب دیا۔

کے رہا ہے۔ اس پر ہماری حکومت کے اعلیٰ حکام نے وزارت معدنیات کے سیکرٹری سے رابطہ کیا اور اسے کارمن سے بھی زیادہ تم افر کر دی یعنی اس نے ہماکہ وہ باصول آدمی ہے چونکہ سودا ہو گئے اس لئے اب وہ اسے بدل نہیں سکتا اور سودا بھی ایک سال کے لئے ہوا ہے یعنی ایک۔ ال تک جو زمرد بھی کانوں سے نکلے گا وہ کارمن کا وہی جیولر ہی خریدے گا۔ اس پر حکومت نے یہ مشن میری بخشی کے ذمے لگا دیا۔ چو لمہ میں ایشیا ڈسیک کا انچارج ہوں اس کے یہ مشن میری ذمہ داری بن گیا اور میں نے پلاتنگ بناؤ کر رابرٹ وہاں بھیج دیا اور رابرٹ نے انتہائی کامیابی سے مشن مکمل کر رچڑہ نے تفصیل ہاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ ثحیک ہے۔ یعنی ہمیلی بات تو یہ ہے کہ حکومت ایکریمیا کے مخصوص خلائی سیارے جو زیر زمین معدنیات کے بارے میں مطلاعات دیتے رہتے ہیں ان کے ذریعے یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کیا وہاں اس کا سماں شار کی او کا نیں بھی موجود ہیں یا نہیں اور اگر ہیں تو کہاں کہاں ہیں اور ان بے کتنی مقدار میں زمرد موجود ہے۔ اس کے بعد ہمی کوئی پلاتنگ بز سکتی ہے۔..... ہیو گونے کہا۔

”یہ پورٹ میرے پا پہنچ چکی ہے۔ ویسے تو وہاں زمرد کی زیر زمین سائٹ ستر کا نیں ہیں بن چار کا نیں ایسی ہیں جن میں کا سماں شار موجود ہے اور یہ چاروں کا نیں اس کاں سے طختہ ہیں جس سے نہ سارا زمرد حاصل کیا ہے۔..... رچڑہ نے جواب دیا۔

"ہونہے۔ اس کا مطلب ہے خاصی مقدار میں زمرد وہاں موجود گا۔..... ہیو گونے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو حکومت چاہتی ہے کہ وہاں موجود تمام زم حاصل کر لیا جائے۔..... رچڑنے کہا۔

"لیکن اس کے لئے خاصابڑا سیٹ اپ قائم کرنا پڑے گا اور خاص وقت بھی لگ جائے گا۔..... ہیو گونے کہا۔

"ظاہر ہے یہکن اگر کوئی قابل عمل پلاننگ بن جائے تو پھر کوڈ مسئلہ نہیں ہے جتنا بھی عرصہ لگ جائے اس سے کیا فرق پڑے۔
گا۔..... رچڑنے کہا تو ہیو گوبے اختیار ہنس پڑا۔

"فرق پڑے گا اسی لئے تو میں پریشان ہو رہا ہوں ورنہ پلاتنگ بنانا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔..... ہیو گونے ہستے ہوئے کہا تو رج بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسا فرق۔..... رچڑنے چونک کر پوچھا۔
"پاکیشی سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا مہجنت علی عمران اور ہو سکتا ہے کہ جو کچھ تم لے آئے ہو وہ بھو دا پس چلا جائے۔..... ہیو گونے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ میں بھی پاکیشی سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کی کار کردگی سے واقف ہوں لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ کام سیکرٹ سروس کے دائرة کار میں نہیں آتا اس لئے وہ لوگ اس پر کام نہیں کریں گے البتہ وہاں کی کوئی اور ہجنسی

ہے فور سارے اس کے ادمی ہمپلے سے اس پر کام کر رہے ہیں لیکن ان کی کار کردگی ابھی تک نہ سامنے نہیں آئی۔..... رچڑنے کہا۔

"ویکھو رچڑ تم س عمران کو استا نہیں جلتے جتنا میں جانتا ہوں۔ یہ انسان کم اور عفریت زیادہ ہے۔ اس کی لاکھوں نہیں تو ہزاروں آنکھیں ضرور میں۔ کان سے تمام زمرد کے اچانک غائب ہو جانے کی روپرٹ لاحوالہ حکومت پاکیشیاںکھ ہنخنے گی اور یہ ان کے لئے بہت بڑا نقصان؛ وہ گا اس لئے وہ یقیناً اس کی تلاش کے لئے کسی اعلیٰ ترین ہجنسی کو درکت میں لاٹیں گے اور پاکیشیاں میں اعلیٰ ترین ہجنسی سیکرٹ سروس، ہی ہے اس لئے لاحوالہ یہ خبر عمران سکھ ہنخنے گی اور اگر عمران اس کے یچھے چل پڑا تو پھر بیگم سردار خان کی موت اور ہومر کی موت بھی اسے نہ روک سکے گی اور وہ ہماراں ہنخنے جائے گا۔ پھر تمہاری ہجنسی بھی ثارگٹ میں آجائے گی اور وہ تمام زمرد بھی۔ اس لئے مرا خیال ہے کہ اگر تم حکومت سے اجازت لے لو تو میں خود عمران سے بات کر لیتا ہوں۔ جو زمرد تم لے آئے ہو اس کی قیمت بھی حکومت پاکیشیا کو ادا کر دی جائے اور آئندہ کے لئے بھی ان سے قانون، طور پر سودا کر لیا جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا اور ایکریہا ارب استا بھی قلاش نہیں ہے کہ اس کا معاوضہ ادا نہ کر سکے ورنہ نہ صرف۔ تمہاری ہجنسی کو نقصان اٹھانا پڑے گا بلکہ ہو سکتا ہے کہ عمران واب میں پی ایکس میرائل کی یہیارٹی بھی جباہ کر دے۔..... ہیو گونے کہا۔

لیکن اس طرح اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ زمرہ ہم نے پی ایکس میراٹل کے لئے حاصل کیا ہے اور حکومت نہیں چاہتی کہ پی ایکس میراٹل کے بارے میں کسی بھی طرح کسی قسم کی کوئی خبر لیک آؤٹ ہو اس لئے تمہاری یہ تجویز منظور نہیں کی جائے گی۔ رچرڈ نے کہا۔

ہم اسے بتاسکتے ہیں کہ یہ زمرہ کسی اور اختیار میں استعمال ہونا ہے۔ ضروری نہیں کہ اسے اصل بات بتائی جائے۔ ہیو گو نے کہا۔

اس کے لئے مجھے ہیڈ کوارٹر سے منظوری لینی ہو گی۔ تم فرض کرو کہ اس کی منظوری نہیں مل سکتی تو پھر کیا پلاٹنگ ہو سکتی ہے۔ رچرڈ نے کہا تو ہیو گو بے اختیار ہنس پڑا۔

تمہارا چیف عمران کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ یہ تجویز فوراً منظور کر لے گا۔ اگر تم چاہو تو میں خود تمہارے چیف سے بات کروں۔ ہیو گو نے کہا۔

مجھے معلوم ہے کہ چیف سے تمہارے بڑے گھرے دوستہ تعلقات ہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم خود ہی بات کرو۔ رچرڈ نے کہا تو ہیو گو نے مسکراتے ہوئے پاس پڑے، ہوئے سرخ رنگ کے فون کار سیور انھایا اور اس کے لاڈر کا بیٹن آن کر کے اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

یہ۔ جیکسن بول رہا ہوں۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک

بخاری سی آواز سنائی ہی تو رچرڈ کے گھرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ جب ہیڈ کوارٹر کاں کرتا تھا تو اسے کوڈ دوہرانے پڑتے تھے اس کے بعد ہی چیف سے بات ہو سکتی تھی جبکہ ہیو گو نے براہ راست نمبر طالئے اور چیف نے کال اشند کر لی۔ اس کا مطلب تھا کہ ہیو گو کے پاس چیف کے براہ راست نمبر موجود تھے جو رچرڈ کے پاس بھی تھے۔

”ہیو گو بول رہا دن جیکسن۔ تمہاری ہجنسی کے ایشیا ڈیمک کا چیف رچرڈ میرے پاس موجود ہے۔ ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ چیف جیکسن نے اہمیتی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ زمرہ والے کیس کے سلسلے میں وہ بھے سے مشورہ کرنے آیا تھا اور میں نے اسے جو مشورہ دیا ہے اس کے لئے تمہاری منظوری ضروری ہے اور وہ خدا تم سے اس سلسلے میں بات کرنے سے کترارہا تھا اس لئے میں۔ ، سوچا کہ میں خود تم سے براہ راست بات کر لوں۔ ہیو گو۔ کہا۔

”اوہ۔ کیا مشورہ دیا ہے تم نے۔ جیکسن نے کہا۔

”تم رچرڈ کی نسبت پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران کے بارے میں زیادہ بہرہ جلتے ہو۔ ہیو گو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس زمرہ والے مشن میں علی عمران یا سیکرٹ

سود کا ذکر کیے آگیا۔ ان کا اس سے کیا تعلق..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

” عمران تعلق پیدا کر دیا کرتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ تعلق پیدا ہو جی گیا ہو۔..... ہیو گونے کہا۔

” اوہ۔ تو کیا اس سلسلے میں کوئی اطلاع ملی ہے تمہیں۔۔۔ جیکن نے تشویش بھرے لجھے میں کہا۔

” ابھی تو نہیں ملی لیکن اگر میں چاہوں تو مل بھی سکتی ہے۔ تم میرا مشورہ سن لو پھر باقی باتیں ہوں گی۔..... ہیو گونے کہا۔

” اچھا بتاؤ کیا مشورہ ہے۔..... جیکن نے کہا تو ہیو گونے اے پوری تفصیل بتا دی۔

” لیکن اس طرح تو پی ایکس میرا انل لیک آؤٹ ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ عمران اس کافار مولا حاصل کرنے کی کوشش کرے۔۔۔ جیکن نے کہا۔

” ہم اس زمرہ کے بارے میں کوئی اور بات بھی کر سکتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے کہ اے پی ایکس میرا انل کے بارے میں بتایا جائے ورنہ اگر وہ اس کے یتھے ہہاں تک پہنچ گیا تو پھر واقعی پی ایکس میرا انل کاراز لیک آؤٹ ہو جائے گا۔..... ہیو گونے کہا۔

” کیا تم یہ معلوم کر سکتے ہو کہ عمران یا سیکٹ سودس اس کے یتھے کام کر رہی ہے یا نہیں۔..... جیکن نے کہا۔

” میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں۔۔۔ تم چلہتے ہو کہ اگر وہ کام کر

رہے ہوں تو میرے مشعرے پر مغل کرو گے ورنہ نہیں۔۔۔ ہیو گو نے سکراتے ہوئے کہا۔

” ہا۔۔۔ اگر حکومت یکریمیا کی بھاری دولت بچانی جا سکتی ہے تو کیا حرج ہے۔..... جیکن نے کہا۔

” اوکے۔ میں ابھی مظلوم کر دیتا ہوں۔۔۔ ہیو گونے کہا۔ کس طرح معلوم کرو گے۔ کیا اسے فون کرو گے پھر تو وہ نہ بھی جانتا ہو گا تب بھی اس کے علم میں آجائے گا۔۔۔ جیکن نے کہا۔ نہیں۔ اب میں ۱۱ جمع بھی نہیں ہوں۔۔۔ ہیو گونے کہا تو دوسری طرف سے جیکن بھی ہنس پڑا۔

” اوکے۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ تم واقعی اس سے معلوم بھی کر لو گے اور اسے علم بھی نہ ہو سکے گا۔ تمہاری بجائے کوئی اور بات کرتا تو میں اس کی بات پر یقین نہ کرتا۔۔۔ ویسے اگر واقعی عمران اس کیس کے یتھے چل پڑا ہے تو پھر ڈمار امشورہ درست ہے۔۔۔ ایسی صورت میں ہم ہر قیمت دینے کے لئے نیار ہیں۔۔۔ تم خود ہی عمران سے معاملات لے کر لینا۔۔۔ جیکن نے کہا۔

” اوکے۔ اس اعتماد کا شکریہ۔ میں تمہیں پھر کال کروں گا۔۔۔ ہیو گونے کہا اور رسپورٹ کھو دیا اور پھر اس نے میزو کی دراز کھول کر اس میں سے ایک ضخیم ڈائری نکالی اور اس کے صفحے پلنٹے شروع کر دیئے۔۔۔ ایک صفحے پر اس کی نظریں جنمی گئیں۔۔۔ اس نے ڈائری کھول کر سلمنے میزو پر رکھ دی اور رسپورٹ کا اس نے انکو اتری کے نمبر میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں۔۔۔ تم چلہتے ہو کہ اگر وہ کام کر

پر لیں کر دیئے۔

"میں۔ انکو اتری پلیز"..... دوسری طرف سے جواب ملا۔
پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت کا رابطہ نہ
چلہئے۔..... ہیو گونے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دونوں نہ
بتاب دیئے گے۔ چونکہ لاڈر کا بٹن ہٹلے سے آن تھا اس لئے دوسری
طرف سے آنے والی آواز رہڑ بخوبی سن رہا تھا۔ ہیو گونے کریڈل وہ
کر رابطہ ختم کیا اور پھر نون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے
شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز
سنائی دی۔

"میں ایکریمیا سے ہیو گو بول رہا ہوں عمران کا دوست۔ اس سے
بات کرنا چاہتا ہوں"..... ہیو گونے کہا۔

"وہ موجود نہیں ہیں اور شہی مجھے معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں۔"
دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو ہیو گونے کریڈل دبایا اور پھر نون آنے پر اس نے ایک بار پھر نہ
پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری اور سخت آواز
سنائی دی۔

"ایکریمیا سے ہیو گو بول رہا ہوں۔ کیا تم جوزف بول رہے
ہو"..... ہیو گونے کہا۔

"اوہ۔ مسٹر ہیو گو پ۔ ہاں میں جوزف بول رہا ہوں۔ کہے
فون کیا ہے۔..... دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔
"عمران سے اہتمامی ضروری بات کرنی تھی میں نے ہٹلے اس کے
فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن، وہاں وہ موجود نہیں ہے۔..... ہیو گونے
کہا۔

"باس ہہاں بھی مواد نہیں ہیں۔ اوہ اوہ ایک منٹ شاید باس آ
گئے ہیں۔ تم ایسا کرو۔ پانچ منٹ بعد دوبارہ کال کرنا"۔ دوسری
طرف سے جوزف نے کہا۔

"اوکے"..... ہیو گونے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"یہ جوزف عمران، وہی نیگر و ساتھی ہے ناں"..... رہڑ نے
کہا۔

"ہاں۔ عمران اور رہڑ سے چونکہ کئی بار میری ملاقات ہو چکی
ہے اس لئے جوزف مجھے، اچھی طرح جانتا ہے۔ ویسے تو ایکریمیا کا
مشہور پیشہ در قاتل جواں، بھی اب عمران کا ساتھی ہے لیکن شاید وہ
مجھے نہ جانتا ہو اس لئے بن نے جوزف سے بات کی تھی۔..... ہیو گو
نے کہا تو رہڑ نے اہبارت میں سر ہلا دیا۔ پھر پانچ منٹ بعد اس نے
رسیور انٹھایا اور ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"رانا ہاؤس"..... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
"ہیو گو بول رہا ہوں جوزف"..... ہیو گونے کہا۔
"ہو لڈ آن کرو"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو اور ہیو گو دونوں ملتے جلتے لفظ ہیں اس لئے کہیں تم ہیلو کو ہیو گو نہ سمجھ لینا اور یہ ہیلو بھی محیب لفظ ہے مجھے تو اس لفظ کا مطلب ہی آج تک سمجھ میں نہیں آیا۔ اگر تم بتا دو تو تمہاری مہربانی ہو گی۔..... دوسری طرف سے عمران کی مخصوص شکفت آواز سنائی دی۔

"تم اتنی ڈگریاں رکھ کر بھی اس کا مطلب نہیں جانتے تو میں کسے جان سکتا ہوں۔"..... ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ میری ڈگریوں کے رعب میں نہ آ جانا۔ ہبھاں پاکیشیا میں ڈگریاں رکھنے والے کی بڑی عزت کی جاتی ہے۔ ٹریفک پولیس چالان نہیں کرتی۔ دفتر کے ٹھرک رشتہ نہیں لگاتے اور افسران فوراً ہی احساس کرتی میں پہلا ہو کر عزت کرنا شروع کر دیتے ہیں اور آج تک کسی نے مجھے ان ڈگریوں کی سند نہیں مانگی۔..... عمران کی زبان روائی اور ہیو گو بے اختیار کملکھا کر پہنس پڑا۔

"بہر حال ہیلو کا مطلب مجھے بھی نہیں آتا اس لئے مجبوری ہے اور میں ایکریمیا سے کال کر رہا ہوں پاکیشیا سے نہیں اس بات کا خیال رکھنا۔"..... ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے واہ۔ یہ تو خوشخبری ہے میرے لئے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تم پاکیشیا سے کال کر رہے ہو اور اب مجھے تمہاری میزبانی کرنے کے لئے کسی نہ کسی سے ادھار مانگنا پڑے گا۔"..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور ہیو گو بے اختیار پہنس پڑا۔

"میں نے ایک خاص کام کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ کیا تمہیں طلب ہے کہ تمہارے ملک کی وزارت معدنیات پاکیشیا سے نکلنے والے جواہرات کا سودا غیر ملکی جیوالز سے کرتی رہتی ہے۔ ہیو گو نے۔

"ظاہر ہے کرتی رہتی ہو۔"..... عمران نے جواب دیا یعنیں کے لمحے سے ہی عیاں دی گیا تھا کہ وہ جواہرات کا لفظ سن کر نک پڑا ہے۔

"میں چاہتا ہوں کہ پاکستانی حکومت سے ایک خاص جواہر کا سودا ہوں۔ کیا تم اس سلسلے میں کوئی مدد کر سکتے ہو۔"..... ہیو گو نے۔

"ہیو گو میں تمہیں اچھی صراحی جانتا ہوں اس لئے بہتر ہی ہے کہ تم کھل کر بات کرو۔ کیا تم ایکریمیا کی سرکاری ثابت ہجنسی کی بات درہے ہو یا کسی اور کے باعے میں کہہ رہے ہو۔"..... عمران نے ہاتھ تو ہیو گو نے رہڑ کی طرف دیکھا اور رہڑنے ہوئے بھیخ لئے۔

"ثابت ہجنسی کا نام تم نے کیوں لیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔"..... ہیو گو نے کہا۔

"ہاں۔ ایکریمیا کی ثابت ہجنسی کے پہلی میجنت رابرٹ نے ہبھاں پاکیشیا میں واردات کر رہے ہوں پاکیشیا کے ایک شہر غازی آباد کے ہوٹل القانو کے مینجر کارن ن خدا دہور کے ذریعے اس نے پاکیشیا کے قبائلی علاقے گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم سے مل کر اس

ت میری مجھے میں نہیں آری۔"..... عمران نے کہا۔
" حکومت ایکریمیا کو کسی سیاستی تجربے کے لئے خاص قسم کا
مطلوب چھپے اور یہ وہی خاص قسم کا زمرد ہے اس کے علاوہ پوری
میں اس قسم کا زمرد اتنی افر مقدار میں کہیں نہیں پایا جاتا۔"
لرنے جواب دیا۔

" کیا وہ مارکیٹ رینٹ دینے کے لئے تیار ہیں۔"..... عمران نے کہا۔
" ہاں بالکل۔ یہ میرا وعدہ را۔"..... ہیو گونے جواب دیا۔
" مگیا تم حلف دے سکتے ہو کہ جتنی مقدار میں وہ زمرد چوری کر
لے گئے ہیں تم اس درست مقدار کی رقم ادا کرو گے۔"..... عمران
کہا۔

" ہاں۔ میں گارنٹی دیتا ہو ر کہ اس سلسلے میں میں کوئی بد دیانتی
کی جائے گی۔"..... ہیو گونے صرفت بھرے مجھے میں کہا۔
" او کے میں اعلیٰ حکام سے بت کر کے پھر تم سے بات کروں گا۔
ماخبر میرے پاس موجود ہے۔"..... عمران نے کہا۔

" او کے بے حد شکر یہ۔"..... ہیو گونے کہا اور اس کے ساتھ ہی
نے کریڈل دبایا اور پھر ٹوٹ آنے پر اس نے چھیپ جیکن کے
پریس کرنے شروع کر دیئے اکہ اسے عمران سے ہونے والی بات
ت کے بارے میں آگاہ کر سکے۔

نے وہاں سے لٹکنے والا زمرد بھلے چوری کرایا اور پھر پوری کان
چوری کر لی۔ اس کے بعد بیگم سردار خان کو بھی ہلاک کر دیا گی
اس ہومر کو بھی ٹرانسیسٹر سے ریڈ زیروریز کے ذریعے ہلاک کر دی
اس لئے اگر تو تم اس ناپ ۷ جنسی کی وجہ سے مجھے فون کر رہے ہو
بھی ہتا ذہن اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور بات ہے تو وہ بھی
دو۔"..... عمران نے اس بار اہتمامی سنجیدہ مجھے میں کہا۔

" ہاں۔ تمہاری بلت درست ہے۔ میں اسی ناپ ۷ جنسی
بارے میں ہی بات کر رہا تھا۔ اس کا چھیپ میرا درست ہے۔
اچانک اس بات کا علم ہوا تو میں نے اسے سمجھایا کہ جو کام قانونی
طور پر ہو سکتا ہے اسے غیر قانونی طور پر کیوں کیا گیا تو اس نے
ہتھیا کہ ایکریمیا بھلے اس خاص کوالٹی کے زمرد کو فریڈ رہا تھا لیکن
پاکیشیا کی وزارت مخدنیات کے کسی افسر نے زیادہ کمیشن کے
میں کار من سے سوڑا کر لیا اور ایکریمیا کو انکار کر دیا اس لئے؟
انہیں یہ کام کرنا پڑا لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ غلط ہے اس
نے تمہیں فون کیا ہے کہ جو زمرد حاصل کیا گیا ہے اس کی
بھی ایکریمیا دینے کے لئے تیار ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آئندہ
 تمام پیداوار خریدنے کے لئے تیار ہے۔ اس طرح یہ غیر قانونی
قانونی ہو جائے گا۔ کیا تم اس کا بندوبست کر سکتے ہو۔"..... ہی
نے کہا۔

" لیکن ناپ ۷ جنسی کو پاکیشیا کی زمرد کی کیا ضرورت پڑ گئی۔"

گے لیکن وہ کیا کہتے ہیں۔ مصرعہ جو قبرستان میں پھون کی قبروں پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ اے۔ ہاں حضرت ان غنچوں پر جو بن کھلے مر جھا گئے۔ عمران کی زبان روایت ہو گئی اور بلیک زیر دا ایک بار پھر پڑا۔

”پھون کے لئے تو یہ صرعد کہا جاسکتا ہے لیکن آپ تو اب بچے نہیں رہے۔ بلیک زبردنے مسکراتے ہوئے کہا۔

حیرت کہ تم نے اتنا بڑا الزام بلکہ بہتان مجھ پر لگا دیا ہے۔ حیرت ہے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ اگر کبھی قسمت سے کہیں بروکھاوے کے لئے جانے کا موقع مل گیا تو تم سے کریکٹ سر نیکیت بنا کر ساتھ لے جاؤں گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف مجھ باکردار سمجھتا ہے لیکن تم نے تو سرے سے لٹیا ہی ذوب دی۔ عمران نے بڑے حضرت بھرے لجھے میں کہا تو بلیک زیر دبے اختیار پونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں نے کب آپ پر الزام یا بہتان لگایا ہے۔ بلیک زیر دنے احتیائی حیثت بھرے لجھے میں کہا۔ وہ واقعی عمران نے بات نہ سمجھ سکا تھا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ بچہ کے کہتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

”بچہ چھوٹی عمر دالے دیکھتے ہیں۔ بلیک زیر دنے اسی طرح حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن کیوں کہتے ہیں۔ عمران نے کہا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک احترام آٹھ کر کھوا ہو گیا۔

”اے کتنی بار کہا ہے کہ میرے لئے کھڑے ہونے کی شکر نے کی بجائے چیک پر سائن کرنے کی تکلیف کر دیا کرو۔ تھمارے اٹھنے یا بیٹھنے سے میں آغا سلیمان پاشا کو تو مطمئن کر سے رہا۔ سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”آغا سلیمان پاشا تو شاید قیامت تک مطمئن نہ ہو سکے اس اس کے اطمینان کے لئے اب میں آپ کا احترام بھی نہ کرو بلیک زیر دنے بنتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ مطلب ہے کہ آغا سلیمان پاشا کا ادھار قیامت تک رہے گا۔ مارے گئے۔ میں تو پرمیڈ تھا کہ چلو کسی روز تمہیں رحم آؤ، حانے گا اور تم کوئی بڑا سچک کاٹ کر یہ مسئلہ حل

کروے نظر آتے تھے لیکن اب کیا زمانہ آگیا ہے کہ اٹاپی اے رکھ لیا
گیا ہے عمران کی زان روں ہو گئی۔

”عمران صاحب آپ۔ میرا مطلب تم سیکر ٹری وزارت خارجہ۔“
پی اے نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”یعنی پوری کی پوری وزارت ہی خارج ہو گئی ہے۔ اودہ خدا یا۔
یعنی باجماعت اخراج۔“ عمران بھلاکب باز آنے والا تھا۔

”سرسلطان سے بات کریں جتاب۔“ پی اے نے فوراً ہی
کہا۔ ظاہر ہے وہ اب باتوں میں عمران کا مقابلہ تو نہ کر سکتا تھا اس
لئے اس نے فوراً جان چھو دانے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

”سلطان بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز
سنائی دی۔

”بچہ علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے سکراتے ہوئے
کہا۔

”بچہ علی عمران۔ کب مطلب۔“ عمران نے کب شادی کر لی اور
اس کا بچہ نہ صرف پیدا ہو گیا بلکہ فون کرنے کے بھی قابل ہو
گیا۔ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی اور بلیک
زیر و کے ساتھ ساتھ عمران بھی بے اختیار اونچی آواز میں کھلکھلا کر
ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ آج ہمیں بار علم ہوا ہے کہ آپ کی ذہانت بجائے
بوڑھی ہونے کے بھروسے جوان ہو رہی ہے۔ بہت خوب۔“ عمران نے

”کیوں کہتے ہیں۔“ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ بہر حال یہ بفظ
ہے۔ نام ہے بلیک زیر و نے الجھے ہونے لجھے میں کہا۔

”اس نے بچہ کہتے ہیں کہ وہ دنیا کی آلودگیوں اور گناہوں سے بچا
ہوا ہوتا ہے اس نے اسے بچہ کہتے ہیں اور تم نے کہا ہے کہ میں بچے
نہیں ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا کردار آلودہ ہے اور میں گناہ کاگر
ہوں۔ اب بتاؤ کیا یہ الزام یا بہتان نہیں ہے۔“ عمران نے
آنکھیں نکلتے ہوئے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اس لحاظ سے تو مجھے تسلیم ہے کہ آپ واقعی بچے ہیں اور عمران
صاحب بچوں کو تو چھوٹا سا سکھی دیا جا سکتا ہے۔ اس نے تو نافیاں
ہی خریدنی ہوتی ہیں نا۔“ بلیک زیر و نے شرارت بھرے لجھے
میں کہا تو اس بار عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار
کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ اب میں نے فیصلہ کر لیا کہ کوئی
کار و بار کروں کیونکہ خالی سیکرٹ مجھنٹ بننے سے اب پیٹ نہیں بجا
جا سکتا۔“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھیا
اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے نو سیکر ٹری خارجہ۔“ دوسری طرف سے سرسلطان
کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”یعنی ایسا سیکر ٹری جسے کانج سے خارج کر دیا گیا ہو۔ حیرت بے
ایسے سیکر ٹری بھلے پر نسل کے آفس اور گھر میں کان پکڑ کر مرغابنے

واقعی سرسلطان کے اس خوبصورت جواب کا لطف لیتے ہوئے کہا۔
” تو تمہارا اس سے کوئی مطلب تھا۔..... سرسلطان نے
مسکراتے ہوئے لجھے میں کہا تو عمران نے اپنی اور طاہر کے درمیان
ہونے والی بات چیت دوہرا دی تو سرسلطان بے اختیار بنس پڑے۔
” اچھا تو تم نے اس پیرائے میں بچھے کہا تھا۔ بہر حال بتاؤ کیوں
فون کیا ہے۔..... سرسلطان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

” آپ کی سیکرٹ سروس کے چیف صاحب تو جتنی مالیت کا چیک
دیتے ہیں اس سے تو میں سو سال تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار نہیں
اتا ر سکتا بلکہ یہ ادھار دینے کے بھی کھاتے کی طرح بڑھتا ہی چلا جا رہا
ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کوئی ایسا کاروبار کیا جائے
جس سے چلو ادھار پورا نہ اتر سکے لیکن مزید چڑھنے کی بجائے اتنا تو
شروع ہو۔..... عمران نے کہا۔

” تو پھر کیا کاروبار سوچا ہے تم نے ”..... سرسلطان نے
مسکراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

” مسئلہ یہ ہے کہ کوئی بھی کاروبار بغیر سرمائے کے ہو ہی نہیں
سکتا اور اصل مسئلہ تو سرمائے کا ہی ہے۔ اگر میرے پاس سرمایہ ہوتا
تو پھر میں کاروبار ہی کیوں کرتا البتہ بغیر سرمائے کے تو ایک ہی کام
ہو سکتا ہے۔ دیسے یہ خاص منافع بخش کاروبار ہے۔..... عمران نے
کہا۔

” کون سا کاروبار۔..... سرسلطان نے بڑے اشتیاق آمیز لجھے میں

سوچا۔

” ظاہر ہے ایک ہی بغیر سرمائے کے منافع بخش بزنس ہو سکتا ہے
کور وہ ہے کفن چوری کا۔..... عمران نے جواب دیا۔
” لا حول ولا قوۃ۔ کیا کواس کر رہے ہو۔ ناسننس۔ سرسلطان
نے احتساب غصیلے لجھے میں ہا۔
” تو پھر آپ سفارش کر دیجئے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

” کیا مطلب۔ کیسو سفارش۔ تم کھل کر بات کیوں نہیں
کرتے خواہ خواہ میرا وقت فسائع کرتے رہتے ہو۔..... سرسلطان نے
واقعی غصیلے لجھے میں کہا۔ انہیں شاید عمران کی بات پر حقیقتاً خسہ آ
گیا تھا۔

” وزارت معدنیات گوانا سے زمرہ خریدتی ہے اور پھر اسے
فروخت کرتی ہے۔ اگر آپ وزارت معدنیات کے بیکری ٹری لو
سفارش کر دیں کہ وہ مری پارٹی کو زمرہ فروخت کریں تو مجھے خاصا
بڑا کمیشن مل جائے گا۔..... عمران نے کہا تو اس بار میز کی دوسری
طرف پسخاہوا بلکہ زر و بھی چونک پڑا۔

” کیا مطلب۔ کیا۔ رہے ہو اور تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ تم
وہاں جا کر اس زمرد کی وری کے سلسلے میں کچھ کرو گے لیکن تم وہاں
گئے ہی نہیں اور مجھے ائمی اطلاع ملی ہے کہ سردار خان کی بیکم کو بھی
بہاں دار الحکومت میں لوی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اور اب تم

نی بات کہہ رہے ہو۔۔۔ سرسلطان نے تیز تیز لمحے میں کہا۔
”بیگم سردار خان کو گولی مار دی گئی ہے۔ کپ۔۔۔ عمران نے
چونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اب سے شاید تین گھنٹے کی بات ہے۔ وہ بہاں کے کسی
ہوش کے کمرے میں رہائش پذیر تھی کہ کسی نے کرے میں داخل ہو
کر اسے گولی مار دی۔ لمحے بے حد افسوس ہوا ہے۔۔۔ سرسلطان
نے کہا۔

”اسے راز چھپانے کے لئے گولی ماری گئی ہے جتاب کیونکہ وہ
بھی اس چوری میں شامل تھی۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ زمرد کی چوری میں شامل تھی۔ کیا کہہ
رہے ہو۔۔۔ دوسری طرف سے اہمیت حیرت بھرے لمحے میں کہا
گیا۔

”میں آپ کو غفتر طور پر بتا رہتا ہوں۔ غازی آباد میں ایک
ہوش القانو ہے جس کے کار من چڑا ٹیکر کا نام ہو مر ہے۔ لمحے اطلاع
ملی تھی کہ اس ہو مر نے خاور اور چوہاں کے کو اونص معلوم کرنے کے
لئے دارالحکومت کی زر زمین دنیا کے ایک آدمی نوی کی خدمات
حاصل کیں کیونکہ خاور اور چوہاں اطفاف حسن خان سے جا کر طے
تھے اور وہاں بیگم سردار خان بھی موجود تھی اور اطفاف حسن خان نے
خاور کو اپنے طور پر سردار خان کی مدد کے لئے گوانا جانے کے لئے کہا
تھا۔ آپ جلتے تو ہیں اطفاف حسن خان صاحب کو۔۔۔ عمران نے

کہا۔

”ہاں۔ وہ ملزی اٹھی۔ جس کے چیف کے طور پر ریٹائر ہے۔
ہیں۔ میرے ان سے نمائندگی تعلقات ہیں۔۔۔ سرسلطان نے
سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے، ہوتے کہا۔

”ہاں وہی چونکہ خاور پاکیشیا سکرٹ سروس میں آنے سے پہلے
ملزی اٹھی۔ جس میں تھا اور اس وقت اطفاف حسن خان چیف تھے
اور خاور کے ان سے تعلقات اب تک قائم ہیں اس لئے انہوں نے
خاور سے درخواست کی تھی اور جب مجھے اطلاع ملی کہ غازی آباد
ہوش کا ٹیکر غیر ملکی ہو رخاور اور چوہاں کے کو اونص معلوم کرا رہا
ہے تو میں چونک پڑا۔۔۔ وہکہ آپ نے ہی بتایا تھا کہ بیگم سردار خان
بھی غازی آباد کی رہنے والی ہے۔۔۔ چنانچہ میں نے گوانا جانے سے پہلے
ہو مر سے پوچھ چکھ کر۔۔۔ کافی صد کیا سچانچہ میں چار فڑھیا رے کے
ذریعے غازی آباد ہنچا یا۔۔۔ جب میں ہوش القانو ہنچا تو اطلاع ملی کہ
ہو مر کو کچھ دیر چھٹے ہلا۔۔۔ کر دیا گیا ہے۔۔۔ بہر حال اس کے آفس کی
تماشی لیتے پر ایک فائل مل گئی جس میں اس نے تمام حالات لکھ
رکھتے تھے۔۔۔ اس فائل سے مطابق ایک یہیا کی ایک سرکاری ناپ۔۔۔ بھنسی
کے ایک لمبنت رابرٹ سے اس کی دوستی تھی۔۔۔ رابرٹ نے اس سے
رابطہ کیا کہ اگر وہ اس کا کام کرادے تو وہ اسے ناپ۔۔۔ بھنسی کا بہاں
پاکیشیا میں لمبنت بنو دے گا اور رابرٹ گوانا سے زمرد حاصل کرنا
چاہتا تھا۔۔۔ ہو مر کی بیگم سردار خان سے واقفیت تھی۔۔۔ چنانچہ اس نے

بیگم سردار خان سے بات کی اور پھر بھاری معاونتے کے عوض جو سردار خان نے حاجی بھرلی اور رابرت کے آدمیوں کو وہ خفیہ طور پہنچانے لے گئی۔ مزید تفصیل کا تو علم نہیں ہو سکا لیکن بہر طریقے ساتھ آگئی تھی۔ میں غازی آباد سے واپس رانا ہاؤس جو ہی تھا کہ ایکریمیا سے میرے ایک دوست ہیو گو کافون آگیا۔ ہیو گو ہبھلے ایکریمیا کی ایک اہتمائی طاقتور ہجنسی سے متعلق تھا۔ رب ریٹائر ہو کر اس نے ایک کلب کھول لیا ہے لیکن اب بھی اس سے ایکریمیا کی تمام ہجنسیوں کے چیفس وغیرہ سے گھرے تعلق ہے۔ میں اور ولیے بھی وہ اہتمائی ذینں ادمی تھا جاتا ہے اور اس سے مشریع محاکمات پر مشورے کئے جاتے ہیں۔ اس ہیو گو نے ہبھلے عام سے انداز میں بھجے سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ میں گواتاما بر زمرد کی چوری سے واقف ہوں یا نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں اور یہ چوری سیکرٹ سروس کے دائرة کاہر میں نہیں آتی لیکن اس کے بات کرتے ہی میں بھج گیا کہ اس نے کیوں بھجے اس طرح فون کیا ہے سچانچے میں نے اس سے کھل کر بات کی تو اس نے اعتراف کر لیا کہ یہ ساری کارروائی ایکریمیا کی ایک سرکاری ٹاپ ہجنسی کی ہے لیکن اس نے کہا کہ حکومت پاکیشیا نے تو بہر حال زمرد فروخت کرنا ہے اس نے وہ درمیان میں ڈالا ہے کہ اب تک چوری ہونے والے تمام زمرد کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق قیمت دلوانے اور آئندہ کے لئے بھی

مستقل سودا کرنے۔ لے لئے ہیمار ہے کیونکہ حکومت ایکریمیا کو کسی ساتھی تجربے کے نے اس خاص قسم کے ذمہ کی فروت ہے۔ میرے پوچھنے پر کہ حکومت ایکریمیا نے باقاعدہ قانونی سودا کرنے کی بجائے اسے چوری کیوں کیا تو اس نے بتایا کہ ہبھلے حکومت ایکریمیا ایک جیولر کے ذریعے یہ پاکیشیا سے خرید کرتی رہی لیکن پھر وزارت معدنیات کے کسی افسر نے زیادہ کمیشن کے لائٹ میں مستقل سودا منسوخ کر کے کارمن کے کسی جیولر سے سودا کر لیا اس نے مجبوراً انہیں یہ کام کرنا پڑا۔ اس پر میں نے اسے بتایا کہ میں اس سلسلے میں حکومت پاکیشیا کے اہلی حکام سے بات چیت کر کے اسے جواب دوں گا اور اس نے میں۔ اپ کو فون کیا ہے کہ آپ وزارت معدنیات کے سیکرٹری سے اس بارے میں تفصیلات معلوم کریں تاکہ اس کے مطابق اس معا۔ لے میں کوئی فیصلہ کیا جاسکے۔ عمران نے پوری تفصیل بتاتے دے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ مسئلہ ہے۔ تھیک ہے۔ میں اس سلسلے میں کارروائی کرتا ہوں۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کھا اور پھر اس سے ہبھلے کہ بلیک زیر دبوتا عمران نے ٹرانسپرٹری طرف کھکایا اور اس پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

”ہیلو ہیلو۔ علی عمران کانگ۔ اور۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کر کے بار ارکال دیتے ہوئے کہا۔

"سک بائس۔ نائیگر انڈنگ یو۔ اوور"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے نائیگر کی آواز سنائی دی۔

"گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم کو ہبھاں کے کسی ہوٹل کے کمرے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ معلوم کرو کہ یہ کس کا کام ہے۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"سک سر۔ اوور"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"مجھے ٹرانسپریٹر اطلاء رہتا۔ اور ایندھ آں"..... عمران نے کہا اور ٹرانسپریٹر کر کے اس نے اس پر اپنی ذاتی فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اسے اٹھا کر دیں اس کی جگہ پر رکھ دیا۔

"مجھے حریت ہو رہی ہے عمران صاحب کہ اگر ایکریمیا کو زمرد خریدنے میں کوئی مسئلہ تھا تو وہ پاکیشیا کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے یہ مسئلہ حل کر اسکتا تھا اس کے لئے اس انداز میں کام کرنے کی کیا ضرورت تھی"..... بلیک زیر دنے کہا۔

"حکومت براہ راست زمرد نہیں خرید رہی تھی بلکہ کسی جیولر کے ذریعے اسے خریدا جا رہا تھا۔ شاید اس لئے رابطہ نہ کیا گیا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"لیکن پھر اسے حاصل کرنے کے لئے اسے اپنی سرکاری بھجنی استعمال کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ کسی بھی مجرم تنظیم کو استعمال کر سکتے تھے"..... بلیک زیر دنے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس کا مطلب ہے کہ یہ زمردان کے لئے اس در اہمیت رکھتا تھا کہ وہ کسی پرائیوریٹ تنظیم کو درمیان میں نہ ڈالنا پڑتے تھے اور یقیناً یہ جیور بھی اسی ناپ بھجنی کا ہی آدمی ہو۔ عمران نے کہا۔

"یہ ناپ بھجنی کون یہ ہے۔ اس کا تو نام ہی میں نے ہبھلی بار سنا ہے"..... بلیک زیر دنے کہا۔

"ایکریمیا جسے ملک میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں سرکاری بھجنیاں ہوں گی۔ بہر حال ناپ بھجنی ایسی بھجنی ہے جو ایکریمیا کی دفاعی لیبارٹریز کو مطلوب دھاتیں وغیرہ مہیا کرنے کی پاہند ہے۔ چاہے یہ دھاتیں خریدی جو سکیں یا چوری کی جا سکیں۔ یہ کام ناپ بھجنی کا ہی ہے کہ وہ انہیں سپلانی کرے"..... عمران نے کہا تو بلیک زیر دنے اثبات میں سرہلا دیا لیکن عمران کی پیشہ والی پر لکیرس ابھر آتی تھیں۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"اور بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی سردار کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہے۔ سردار"..... عمران نے اہمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"سوری رانگ نمبر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیر دنے بے اختیار چونک پڑا۔ اس

کے چہرے پر احتیاطی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران اختیار مسکرا دیا۔
کیا مطلب۔ سرداور نے ایسا کیوں کیا ہے۔۔۔ بلیک
نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”میں جب سمجھیدہ ہو کر بات کرتا ہوں تو ان کا ہمیں رد عمل
ہے۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ کریٹل
کرنوں آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے میں مصروف تھا۔
”داؤر بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی
سنائی دی۔۔۔

”رانگ نمبر بول رہا ہوں جتاب اس لئے آپ رانگ نمبر کہہ
رسیور نہیں رکھ سکتے۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف۔۔۔
سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔۔۔

”تم اس قدر سمجھیدہ ہو کر مجھے فون نہ کیا کرو مجھے واقعی یقے
نہیں آتا کہ واقعی دوسری طرف سے تم بول رہے ہو یا تمہاری آواز
نقل کی جا رہی ہے۔۔۔ سرداور نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”اب کیا کروں۔ اگر سرسلطان سے مذاق کروں تو وہ ناراضی
جائتے ہیں۔ آپ سے سمجھیدہ ہو کر بات کی جائے تو آپ ناراضی ہے
جائتے ہیں۔ اب آپ بتائیں کہ کیا کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ ایہ
ہو سکتا ہے کہ میں فون تو سرسلطان کو کروں اور مذاق آپ سے
کروں اور آپ کو فون کروں تو سمجھیدہ انداز میں باتیں سرسلطان سے

کیا کروں۔۔۔ عمران کا زبان روایت ہو گئی۔۔۔

”وہ بے حد مصروف ہستے ہیں اس لئے ان کے پاس تمہاری راگ
مالا سننے کا یقیناً وقت نہیں ہوتا ہو گا اس لئے وہ ناراضی ہوتے ہوں
گے۔۔۔ سرداور نے کہا۔

”چلو آپ یہ تو تسلیم کر رہے ہیں کہ آپ فارغ رہتے ہیں اور آپ
کے پاس راگ مالا بلکہ تمام کلاسیکل راگ سننے کا وقت ہوتا
ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو سرداور ایک بار پھر بے اختیار ہنس
پڑے۔۔۔

”بہر حال استاد بھی فارغ نہیں ہوں کہ کلاسیکل راگ ستار ہوں۔
تم بتاؤ کہ کیسے فون کیا ہے۔۔۔ سرداور نے کہا۔
آپ کو معلوم ہے کہ راگ مالا کے کہتے ہیں۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں کیوں۔ راگ مالا لمبے قصے یا طویل داستان کو کہتے ہیں۔۔۔
سرداور نے کہا۔

”یہ تو اس کے لغوی معنی ہیں۔ حقیقی معنی یہ ہیں کہ جتنے مالا
میں منکر ہوتے ہیں اسے راگ۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سرداور
بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔۔۔

”اوہ واقعی۔ یہ سخت بھی ہو سکتے ہیں۔ بہر حال اب اگر تم نے
اصل بات نہ کی تو پھر یہ راگ مالا تم بند فون پر ہی گاتے رہنا۔
سرداور نے ہنسنے ہوئے ہما اور اس بار عمران بھی ان کی بات پر بے

”میرا مطلب عام تجربات سے نہیں تھا کسی خاص تجزیے کی بات
رہا ہوں۔ ایسا تجربہ جس کے لئے حکومت ایک دبیا اس قدر جبور ہو
تھے کہ وہ اپنی سرکاری اجنسی کی مدد سے پر زمر دچوری کرانا شروع
کرے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ پھر یہ خاص قسم کا زمرد کا سک
ہو گا جو دنیا بھر میں نایاب ہے کیونکہ کامکٹ سفارت کی مدد سے ایسا
جن تیار کیا جاسکتا ہے جو کسی بھی میزائل کو پلک چھکنے میں
کسی کو نہ پر فائز کر سکتا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ایک دبیا
ٹوپ پر ایک ایسا میزائل تیار کر رہا ہے انہوں نے پی ایکس
کا نام دے رکھا ہے یعنی ابھی یہ میزائل ابتدائی تجربات میں
زمرداور نے جواب دیا۔

”پی ایس میزائل۔ یہ ایک دبیا میں کس لیپداری میں تیار ہو رہا
ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم بلکہ دنیا میں کسی کو بھی معلوم نہیں۔ مجھے
اس نے معلوم ہے کہ چار پانچ سال قبل ایک سائنس کاتھرنس
اس پر مقالہ پڑھا گیا تھا اور مقالہ پڑھنے والے میرے استاد
میر رانس تھے۔ میں نے ان سے ڈسکشن کی تھی۔ انہوں نے مجھے
کہا کہ یہ آئندہ صدی کی لاد ہو گی۔ اگر کامکٹ سفارت زمرد کہیں
وافر مقدار میں مل جائے تو۔..... زمرداور نے کہا۔

”تو کیا یہ پی ایکس میزائل جہاں پاکیشیا میں نہیں بنایا جا

اختیار ہنس پڑا۔

”اصل بات راگ زمرد ملا ہے اور یہ راگ زمرد ملا گوانا جمع
گائی جا رہی ہے اس لئے اب بہر حال آپ کو سننا تو پڑے گا۔ زمرد
نے کہا۔

”راگ زمرد ملا اور گوانا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ کہیں تم کو
سے نکلنے والے زمرد کی بات تو نہیں کر رہے۔ دوسری طرف
سے زمرداور نے کہا تو عمران اور اس کے ساتھ ساتھ بلیک زمرد جو
بونک پڑا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ لیبارٹری میں بند ہونے کے باعث
دنیا کی خبر رکھتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ گوانا سے اجڑ
قیمتی زمرد نکلتا ہے جسے حکومت پاکیشیا فرید لیتی ہے اور پرائے
فروخت کرتی ہے۔ ایک بار ایک بھی مخل میں اس بارے میں بدھ
ہوئی تھی۔ وہی بات میرے ذہن میں موجود تھی۔ زمرداور نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ صرف یہ بتا دیں کہ کیا زمرد کسی سائنسی تجربہ میں کام
سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔ بے شمار سائنسی تجربات میں زمرد کا استعمال
ہوتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ تم جیسا آدمی یہ بات کر رہا ہے جبکہ
تمہیں تو خود معلوم ہو گا۔..... زمرداور نے کہا۔

ان ہوا کے دباؤ اور تغیرت محفوظ رہ سکے ورنہ تو وہ ایک لمحے میں کر راکھ ہو جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ بہر حال وہ اس پر کام کر رہے تھے تو انہوں نے اس پہلو پر بھی نام کیا ہو گا۔..... سرداور نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ ان سے معلوم کریں شاید کوئی قابل عمل بات ملتے آ جائے اور ہماری ملکی دولت ہمارے ہی ملک کے کام آ تو کیا اسکے سارے زمرد ہی نکل رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”تو کیا واقعی گوانا سے کامک سارے زمرد ہی نکل رہا ہے۔..... وہ اور نے کہا۔

”مجھے تو نہیں معلوم بہر حال وہ کوئی ایسا زمرد ہے کہ ایکریمیا اس بیچھے پاگل ہو رہا ہے اس۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کامک سارے زمرد ہی بہر حال اس بارے میں درست حاصل کی جا سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں معلوم تا ہوں۔ تم کل مجھے فون کر لینا۔..... وہ اور نے کہا۔

”اوکے خدا حافظ۔..... عَمَان نے کہا اور رسپور رکھ دیا۔ ایکریمیا اگر یہ سو دا ہٹلے کر لیتا تو بہتر ش تھا۔..... بلیک زردو نے

”اس ہیو گو کی وجہ سے۔ وہ ہو رہا ہے۔ وہ انتہائی سمجھ دار آدمی ہے۔ اس نے یقیناً ایکریمیا رسمحایا ہو گا کہ اگر پاکیشیا سیکرت

سکتا۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ہمہاں ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں اور ہمہاں کیا شوگران کے پاس بھی ایسی لیبارٹریاں نہیں ہوں گی۔ دوسری بات یہ کہ اس کی تیاری میں اس قدر سرمایہ خرچ آئے گا کہ پاکیشیا اس کا متحمل ہی نہیں ہو سکتا۔..... سرداور نے جواب دیا۔

”تو کیا اس کامک سارے زمرد کو اس کے علاوہ اور کسی مفید کام میں نہیں لا یا جا سکتا۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس پہلو پر سوچا جا سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے ملک کے ایک ساتھ دان نے اس پر اجیکٹ پر کام کیا تھا۔ ان کا نام ڈاکٹر غازی تھا لیکن پھر انہوں نے اس پر اجیکٹ پر اس لئے کام چھوڑ دیا کہ کامک سارے زمرد کہیں دستیاب ہی نہ تھا۔ وہ زردو لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ ان سے بات کی جا سکتی ہے۔..... سرداور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ان کا پر اجیکٹ کیا تھا۔..... عمران نے پوچھا۔

”وہ اسے جیٹ طیاروں کے اینڈھن میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس سے ان کی رفتار اس قدر تیز ہو جاتی کہ ذراائع آمد و رفت میں واقعی انقلاب آ جاتا۔..... سرداور نے جواب دیا۔

”لیکن یہ تو بہت بڑا پر اجیکٹ ہے۔ صرف اینڈھن سے تو یہ بات مکمل نہیں ہو سکتی اس کے لئے تو اس جیٹ کا ذھانچہ اور انہم اس انداز میں تیار کرنے پڑیں گے کہ وہ اس قدر بے پناہ رفتار کے

سرودس نے اس پر کام شروع کر دیا تو پھر ذمہ بھی ہاتھ سے جائے گا اور
ٹاپ ۶ بجنسی بھی عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اگر واقعی یہ ذمہ پا کر کیشیا کے کام آ سکتا ہے تو پھر اسے فروخت
کرنے حماقت ہی ہو گی لیکن جو ذمہ چوری کر کے لے گئے ہیں اس کے
کیا ہو گا بلیک زیر و نے کہا۔

اس کی رقم دیں گے اور کیا ہو گا عمران نے کہا اور پھرہ
اچانک چونک پڑا جیسے اس کے ذہن میں کوئی خیال آ گیا ہو۔
”کیا ہوا عمران صاحب“ بلیک زیر و نے عمران کو اس طرز
چونکتے دیکھ کر کہا۔

میرے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا ہے کہ یہ تو سردار کا خیال
ہے کہ یہ ذمہ پی ایکس میواکل میں کام آ رہا ہو گا ہو سکتا ہے کہ الہ
ہے ہو اس لئے ہمیں اس بارے میں حتیٰ طور پر معلوم ہونا چاہئے۔
عمران نے کہا۔

لیکن آپ کس طرح معلوم کریں گے بلیک زیر و نے
کہا۔

”سہی بات میں سوچ رہا ہوں“ عمران نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں اور کرسی کی پشت سے سر نگایا۔
چند لمحوں بعد اچانک فون کی گھنٹی نج انجی ڈ عمران نے چونک کر
آنکھیں کھولیں اور ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”ایکسنو“ عمران نے رسیور انٹھا کر مخصوص لمحے میں کہا۔

”جو یا بول رہی ہوں سر“ دوسری طرف سے جو یا کی آواز
سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

”یہ عمران کا بچہ مزید سرد ہو گیا تھا۔
سرخادر نے مجھے ہل کی ہے اور بتایا ہے کہ آپ نے اسے اور
چوہان کو عمران کے ساتھ گوانا جانے کے لئے کہا تھا۔ پھر عمران
انہیں ساتھ لے کر غازی آباد گیا۔ واپسی پر اس نے انہیں کہا کہ وہ
ان سے دوبارہ رابطہ کرے گا لیکن عمران نے رابطہ نہیں کیا اور اب
وہ نہ ہی فلیٹ پر موجود ہے، اور نہ ہی رانا ہاؤس میں جبکہ خادر نے بتایا
ہے کہ گوانا کے چیف سردار خان کی بیگم کو بھی یہاں دار الحکومت
میں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے وہ گوانا جانے کے لئے بے چین ہے۔
آپ اگر اجازت دیں تو وہ عمران کے بغیر یہاں چلا جائے۔ دوسری
طرف سے جو یا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اب اس کے یا عمران کے گوانا جانے کی ضرورت نہیں رہی۔
عمران نے مہیں دار الحکومت میں رہ کر ہی اس اصل پارٹی کو ٹریس
کر لیا ہے جس نے یہ ذمہ چرا یا ہے۔ یہ ایکریمیا کی سرکاری ٹاپ
۶ بجنسی ہے۔ عمران نے ورپورٹ مجھے دی ہے اس کے مطابق اس
ٹاپ ۶ بجنسی کا بجنت راست یہاں پا کر کیشیا آیا اور اس نے غازی آباد
کے ہوشیاری الفانو کے بیچھے ہومر سے مل کر بیگم سردار خان کو بھاری
دولت دے کر یہ ذمہ دوسروں سے چوری کرایا اور یہ راز رکھنے کے لئے
ہومر اور بیگم سردار خان دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں نے اس

رپورٹ کی بنا پر ایکریمیا کے اعلیٰ حکام سے بات کی ہے۔ وہ اس زمرہ کی قیمت ادا کرنے پر رخصاند ہو گئے ہیں۔ وہاں سے جو قیمت موصول ہو گی اس میں گوانا کے سردار کا حصہ اسے ادا کر دیا جائے گا اور آئندہ کے لئے بھی اس طبقے میں کوئی تحریک پالیسی بنا لی جائے گی اس لئے خاور کو کہہ دو کہ وہ الطاف حسن خان کو جا کر تفصیلی رپورٹ دے دے البتہ گوانا کے سردار خان کو حکومت پا کیشیا خود ہی اطلاع دے دے گی۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

لیکن سر۔ لیکن عمران خود کہاں گیا ہے وہ کہیں بھی نہیں نہیں ہوا رہا۔ جو یا نے کہا۔

کہیں آوارہ گردی کرتا پھر رہا ہو گا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

تو آپ آوارہ گردی کرنے والش منزل آتے ہیں۔ بلیک زیر دنے ہستے ہوئے کہا۔

ظاہر ہے اور میراہماں کیا کام ہے۔ آیا، گپ شپ کی، چائے کا کپ پیا اور واپس چلا گیا۔ عمران نے جواب دیا تو بلیک زیر دنے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے ڈانسیز سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھایا اور ڈانسیز کا بثن آن کر دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ نائیگر کی کال ہو گی۔

ہمیں ہمیں نائیگر کا نگ۔ اور۔ ڈانسیز آن ہوتے ہی نائیگر

کی آواز سنائی دی۔

”میں علی عمران اشنڈنگ۔ یو۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”باس۔ بیگم سردار خان کو ٹوٹی نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے قتل کرایا ہے اور ٹوٹی کی یہ کام غازی آباد کے ہومر نے دیا تھا۔ اور۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”کہے معلوم ہوا کیا ٹوٹی نے بتایا ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔ ”نہیں پاس۔ میں۔۔۔۔۔ اس کے ایک اسٹٹھت سے معلوم کیا ہے۔ فون پر بات ہوتی تھی اور فون میپ میں نے سنی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ نائیگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اس طبقے میں فی الحال مزید کوئی اقدام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اینڈ آں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ڈانسیز اف کر دیا۔

”اس ٹوٹی کو اس قتل کی سزا ملنی چاہئے عمران صاحب۔۔۔ بلیک زیر نے کہا۔

”گوانا کا سلیمانی قبیلہ انتقام لینے میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس تک اطلاع ہنچ جائے گی اور پھر وہ خود ہی ٹوٹی اور اس کے آدمیوں سے انتقام لے لے گے۔ یہ عورت چونکہ زمرد کی چوری میں ملوث تھی اس لئے ہمیں اس کا انتقام لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے پہاڑ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور بلیک زیر نے اشتباہ میں سرطا۔۔۔۔۔

ہیو گو لپنے آفس میں موجود تھا کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی
گھنٹی نج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھایا۔
”میں ہیو گونے کہا۔

”آپ کی بھتیجی سون کی کال ہے باس دسری طرف سے
کہا گیا تو ہیو گو چونک پڑا۔

”اوہ اچھا۔ بات کراؤ ہیو گونے کہا۔

”ہیلو انگل میں سون بول رہی ہوں چند لمحوں بعد دسری
طرف سے ایک نواں آواز سنائی دی۔ بولنے والی کا ہجہ بتاہتا کہ
وہ نوجوان اور اہتاں پر جوش طبیعت کی ماں ہے۔

”کہاں سے بول رہی ہو سون۔ کیا کیر وینا سے بات کر رہی
ہو ہیو گونے کہا۔

”نہیں انگل۔ میں ڈیوڈ کے ساتھ ابھی تھوڑی درجہ پہلے ناراںک ہبھی

ہوں۔ ایئرپورٹ سے فون کر رہی ہوں میں نے سوچا جہلے معلوم کر
لوں کہ آپ موجود بھی ہیں یا نہیں دسری طرف سے کہا گیا۔
”اوے کے۔ آ جاؤ میں موجود ہوں ہیو گونے مسکراتے ہوئے
کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ سون اس کی حقیقی
بھتیجی تھی اور سون کو بچپن سے ہی سیکرت ایجنت بننے کا شوق تھا۔
سون کا والد اس کے بچپن میں ہری وفات پا گیا تھا اور اس کی ماں نے
دوسری شادی کر لی تھی جسے ہیو گونے ساری عمر شادی ہی نہ کی تھی
اس لئے سون کو اس نے ماں باپ بن کر پلا تھا اور پھر سون کی
ذہانت اور اس کا شوق دیکھتے ہوئے ہیو گونے اسے بچپن سے ہی
ٹاپ کلاس سیکرت ایجنت بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پھر تعلیم کے
ساتھ ساتھ سون کی تربیت کا آغاز کر دیا گیا تھا اور جب سون نے
یونیورسٹی سے گرجوا یشن تو وہ مارشل آرٹ سیست دوسرے تمام
فنون میں ہمارت کا درجہ اصل کر چکی تھی۔ پھر ہیو گونے اسے بطور
ایجنت ایکریمیا کی ایک ہنسی میں داخل کر دیا اور مختلف مشنز میں
اسے مشورے بھی دیتا رہا۔ سون جو نکہ خود بھی بے حد فہیں تھی اس
لئے اس کی کار کر دگی روز بروز نکرتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ وہ ایکریمیا کی
سب سے فعال ہبھنسی ریڈ ہبھنسی میں شامل ہو گئی اور وہاں اس نے
الیے الیے کارناۓ سرانجام دیئے کہ ہیو گو بھی اس کی کار کر دگی اور
ذہانت کا قائل ہو گیا۔ سون اب بھی ریڈ ہبھنسی میں ہی کام کرتی
تھی اور اس کا سیکشن علیحد تھا۔ ہیو ڈبھی ریڈ ہبھنسی کا ایجنت تھا اور

اس کی فہانت اور کارکردگی کا بھی کافی چرچا تھا۔ ڈیوڈ اور سون کی دوستی تھی اور ہیوگو بھی ڈیوڈ کو پسند کرتا تھا۔ چونکہ ہجنسیوں میں کام کرنے والے ہجنسیوں پر شادی کرنے پر پابندی تھی اس لئے وہ دونوں صرف دوستی کی حد تک ہی محدود تھے۔ سون کا سیکشن ایکریم کی ایک ریاست کیروں میں کام کرتا تھا اور سون بھی مستقل طور پر وہیں رہتی تھی۔ کبھی کبھار وہ ہیوگو سے ملنے آجائی تھی اور کبھی کبھار ہیوگو اس سے ملنے کیروں میں چلا جاتا تھا اور وہ اکثر ان کے درمیان رابطہ فون کے ذریعے ہی، ہوتا تھا۔ چنانچہ اب سون کی اچانک آمد سے ہیوگو کو کافی مسرت محسوس ہو رہی تھی۔ تھوڑی ویر بعد دروازہ کھلا اور سون مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچے ڈیوڈ تھا۔ ڈیوڈ نے ڈارک کھر کا سوت ہین رکھا تھا جبکہ سون نے تیز سرخ رنگ کے اسکرٹ پر گھرے سبز رنگ کی جیکٹ ہیمنی ہوئی تھی۔ اس کے شانوں تک پھیلیے ہوئے بالوں کا رنگ اخرونی تھا۔ وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہیوگو مسکراتا ہوا ان دونوں کے استقبال کے لئے اٹھ کھدا ہوا تو سون دوڑ کر آگے بڑھی اور پھر کسی چھوٹی سی پیچی کی طرح وہ ہیوگو سے پشت گئی۔

”النکل میں آپ کو بے حد مس کرتی ہوں“..... سون نے بڑے جذباتی لمحے میں کہا تو ہیوگو نے اس کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا۔ ”اور تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہارا النکل تمہیں مس نہیں کرتا ہو“

”بگاٹسے ہیوگو نے کہا۔
”تو آپ ہمارے پس کیروں میں مستقل آجائیں“..... سون نے علیحدہ ہوتے ہوئے کہا۔
”تم ہر بار یہی کہتی ہو جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ نہ تم مستقل ہیں آسکتی ہو اور نہ میں وہاں جا سکتا ہوں“..... ہیوگو نے ہستے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے محبت بھرے انداز میں ڈیوڈ سے مصافحہ کیا۔
”کیسی چل رہی ہے تم دونوں کی دوستی“..... ہیوگو نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”فائن انکل“..... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”یہ ڈیوڈ اب مجھے لگ کرنے لگ گیا ہے انکل۔ اسے سمجھا دیں ورنہ کسی روز میں اسے گولی بھی مار سکتی ہوں“..... سون نے بڑے لاذ بھرے لمحے میں کہا۔
”ارے ارے کیا ہے۔ اتنا غصہ“..... ہیوگو نے ہستے ہوئے کہا۔ وہ اب واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا تھا جبکہ سون اور ڈیوڈ دونوں میں کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔
”میں اسے سمجھا۔ کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ اپنی جذباتی طبیعت پر قابو پالے و نہ کسی روز اس جذباتی طبیعت کی وجہ سے نقصان بھی اٹھا سکتی۔ یہ میری بات مانتی ہی نہیں۔ آپ خود اسے سمجھائیں“..... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

..... ایسا تو چنان بڑی نہیں، اور کیا ہے سون نے اور زیادہ بڑھ لجھ میں کہا تو ہیو گو۔ بے اختیار چونک پڑا۔

..... کیا کہہ رہی ہو۔ پاکیشہ سیکرٹ سروس اور علی عمران۔ اودہ تو یہ بنت ہے۔ یہ کام یقیناً ناپا جنسی کے چیف جیکسون کی ایما پر ہوا ہو ہیو گو نے اہتمائی سنجیدہ لجھ میں کہا۔

..... کون سا کام انکل سون نے ہیو گو کی سنجیدگی دیکھ کر بھرت بھرے لجھ میں کہا۔

..... سہی کہ تمہیں ٹاپ آجسی میں بلوایا جائے اور اس لیبارٹری کی حفاظت پر مأمور کیا جائے ہیو گو نے کہا۔

..... ارے نہیں انکل۔ ٹاپ آجسی کے چیف نے تو حکومت کو روپورٹ بھجوائی تھی کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اسے سپر ٹاپ لیجنٹ چاہئیں۔ حکومت نے یہ کام ریڈ آجسی کے چیف مارٹن کے ذمے لگا دیا۔ اس مارٹن نے میرا انتخاب کیا۔ میں تو ابھی ٹاپ آجسی کے چیف سے ملی بھی نہیں۔ میں وہاں جانا چاہتی تھی لیکن یہ ڈیوڈ میرے سر ہو گیا کہ میں جہلے آپ سے ملوں۔ اس کا کہنا ہے کہ میں آپ سے ملے بغیر ٹاپ آجسی روپورٹ نہ کروں۔ میں نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے ڈیوڈ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رام کہانی شروع کر دی۔ میں نے سوچا کہ آپ سے ملے ہوئے دیے بھی کافی خطرناک ہیں۔ اب آپ بتائیں انکل کہ پہماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس اور اس کے تحرڈ کلاس ایجنت کیسے خطرناک ہو سکتے

..... یہ ڈیوڈ اب بڑول ہو گیا ہے۔ یہ اب پہماندہ علاقوں کے تحرڈ کلاس آجسٹوں سے ڈرنے لگ گیا ہے اور یہ مجھے بھی کہتا ہے کہ میں بھی ڈر جاؤں جبکہ میں کہے ڈر سکتی ہوں۔ میں تو انکل ہیو گو کی بیٹگی ہوں۔ میں تو آج تک سپر پاورز کے ٹاپ آجسٹوں سے کبھی نہیں ڈری تو اب میں پہماندہ اور تحرڈ کلاس آجسٹوں سے ڈر دیں گی۔ ہونہہ سون نے اپنی مخصوص طبیعت کی بناء پر اہتمائی پرجوش انداز میں بولتے ہوئے کہا تو ہیو گو بے اختیار چونک پڑا۔

..... یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ ڈیوڈ کو میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ بڑلی کی بات کہے کر سکتا ہے۔ تم کس پہماندہ علاقے اور تحرڈ کلاس آجسٹوں کی بات کر رہی ہو ہیو گو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ انکل۔ حکومت ایکریمیا نے میری خدمات ڈپوٹیشن پر ٹاپ آجسٹی کو دے دی ہیں کیونکہ ٹاپ آجسی میں ایسا کوئی ایجنت نہیں ہے جو اس کی ایک مخصوص لیبارٹری کی اس انداز میں حفاظت کر سکے کہ سپر پاورز کے ایجنت وہاں سے کچھ حاصل نہ کر سکیں۔ یہ لیبارٹری بھی کیرو لینا میں ہی ہے لیکن ڈیوڈ کا کہنا ہے کہ حکومت ایکریمیا کو کسی سپر پادر کے ایجنت سے کوئی خطرہ نہیں ہے انہیں پہماندہ ملک پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے ایجنت علی عمران سے خطرہ ہے اور یہ لوگ بقول ڈیوڈ کے خطرناک ہیں۔ اب آپ بتائیں انکل کہ پہماندہ ایشیائی ملک کی سیکرٹ سروس اور اس کے تحرڈ کلاس ایجنت کیسے خطرناک ہو سکتے

ایک بار پھر سلسلہ بولتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور انہیں دیڑٹوے میں شراب کے تین جام رکھے اندر داخل ہوا اور اس نے مودبائی انداز میں ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور پھر خالی ٹوے اٹھاتے وہ واپس چلا آگیا۔

”ڈیوڈ تم پاکیشیا سیکرت سروس اور علی عمران کے بارے میں جانتے ہو۔۔۔۔۔ ہیو گونے ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں انکل۔ اچھی طرح جانتا ہوں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ علی عمران کے آپ سے بڑے گہرے اور قربی تعلقات ہیں اس لئے وہ لوگوں سے اچھی طرح وقف ہو گا اس لئے اس نے تمہارا انتخاب میں سون کوہیاں لے آیا ہوں تاکہ آپ اسے سمجھا سکیں کہ وہ لوگوں کے مقابلے میں جوش کی بجائے ہوش سے کام لے۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے سمجھیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ دونوں اس قدر سمجھیدہ کیوں ہو گئے ہیں۔ انکل کیا بات ہے۔ کیا واقعی ڈیوڈ درست کہہ رہا ہے۔۔۔ سون نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں سون۔ ڈیوڈ ان لوگوں کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہے۔ تمہیں شاید یاد نہیں رہا ورنہ میرا خیال ہے کہ عمران کے بارے میں کسی بار باتیں ہوتی رہی ہیں۔۔۔۔۔ ہیو گونے کہا۔

”کون عمران۔ اودہ۔۔۔۔۔ ہمیں آپ اس مسخرے پرنس اف ڈھمپ کی بات تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔ سون نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں وہی علی عمران دنیا کا ناپ سیکرت لجنت اور وہ پاکیشیا

سیکرت سروس کے لئے کام کرتا ہے اور پاکیشیا سیکرت سروس سے حکومت ایکریمیا تو سیکیا وہ کی تمام سیکرت سروسز خائف رہتی ہیں۔۔۔۔۔ اب میں ساری بات سمجھ گیا ہوں۔۔۔۔۔ ناپ ہجنسی کے جیف جیکس نے تھینا حکومت کو روپوٹ دی ہو گی کہ کیرولینا کی لیبارٹری پر پاکیشیا سیکرت سروس۔۔۔۔۔ جملے کا امکان ہے اس لئے اس کی حفاظت کا خصوصی بندوبست کیا جائے۔۔۔۔۔ اس پر حکومت نے ریڈ ہجنسی کے چیف سے بات کی ہو گی اور ریڈ ہجنسی کا چیف مارٹن بھی تھینا ان لوگوں سے اچھی طرح وقف ہو گا اس لئے اس نے تمہارا انتخاب کیا۔۔۔۔۔ گوئی مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اس نے تمہارا انتخاب کر کے ایک لحاظ سے تمہیں اس عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس کے مقابلے کی لجنت سمجھا ہے لیکن ڈیوڈ کی بات درست ہے۔۔۔۔۔ ان لوگوں کا مقابلہ تمہیں پوری طرح ہوثر و حواس میں رہ کر کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ ہیو گونے کہا۔

”انکل وہ مسخرہ کیا واقعی اس قدر خطرناک لجنت ہے یا آپ واقعی بوڑھے ہو گئے ہیں یا پھر میرے کان بخٹنے لگ گئے ہیں۔۔۔۔۔ سون نے منہ بناتے ہوئے کہہ۔۔۔۔۔

”وہ خطرناک ضرور ہے لیکن تم بھی اس سے کم نہیں ہو۔۔۔۔۔ مجھے اپنی تربیت پر فخر ہے اور مجھے معلوم ہے کہ مارٹن نے بھی اسی لئے تمہارا انتخاب کیا ہے اور اب تمہیں اس انتخاب پر پورا اتنا پڑے گا۔۔۔۔۔ اگر تم اس عمران کو شست دے دو گی تو میرا سر ہمیشہ کے لئے فخر

سے بلند ہو جائے گا۔..... ہیو گونے اس بار بڑے جذباتی لجھے میں
کہا۔

"اوہ تمہینک یو انکل۔ آپ نے یہ الفاظ کہہ کر مجھے حوصلہ دیا ہے۔
اب آپ دیکھیں کہ میں ان لوگوں کا کیا حشر کرتی ہوں۔..... سون

نے ایک بار پھر بڑے پر جوش لجھے میں کہا۔

"کیرو لینا میں دفاعی لیبارٹری ایک ہی ہے۔ ناسوام کے علاقے
میں ہے ریڈ زرڈ کہا جاتا ہے تمہاری ڈیوٹی اس لیبارٹری کی حفاظت
پر ہی لگی ہے یا کوئی اور لیبارٹری بھی وہاں بن چکی ہے۔..... ہیو گو
نے کہا۔

"وہی انکل۔ ریڈ زرڈ لیبارٹری۔..... اس بار ڈیوڈ نے کہا۔
اوکے پہلے مجھے معلوم کر لینے دو کہ جیکسن کو کیا اطلاع ملی
ہے۔..... ہیو گونے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھایا۔
فون کے نیچے موجود سفید رنگ کا بٹن پر لیں کر کے اسے ڈائریکٹ کیا
اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکسن بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناپ ۱۷ جنسی
کے چھپ جیکسن کی آواز سنائی دی۔

"ہیو گو بول رہا ہوں جیکسن۔..... ہیو گونے کہا۔
اوہ۔ خیریت کوئی خاص بات۔..... جیکسن نے کہا۔

"سون ابھی میرے پاس ہنپنچی ہے اور اس نے بتایا ہے کہ
تمہاری روپرٹ پر حکومت نے ریڈ ۱۷ جنسی کے چھپ مارٹن کو حکم دیا

ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرے اور ریڈ زرڈ
لیبارٹری کی حفاظت کے لئے خصوصی محنت ڈپوٹیشن پر ناپ
جنپنچی بھیجے اور مارٹن نے سون کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے اس پر فخر ہے
ور مجھے یقین ہے کہ سون اور ڈیوڈ مل کر عمران اور اس کے
ٹیکھیوں کا درست طور پر مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن میں نے تمہیں
تو نہیں کیا ہے کہ جس معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ تمہیں کیا
اطلاع ملی ہے جس کی بنا پر تم نے حکومت کو اس لیبارٹری کی
خصوصی حفاظت کے لئے پرست دی ہے۔..... ہیو گونے کہا۔

"مجھے اطلاع مل چکی۔" کہ سون اور اس کے سیکشن کو اس
لیبارٹری کی حفاظت پر مامو کیا گیا ہے۔ تمہیں عمران نے جو جواب
دیا ہے اور جسے تم نے خو مجھ تک ہنچایا ہے کہ عمران نے مزید
کامک شار فروخت کرنے سے نہ صرف انکار کر دیا ہے بلکہ پہلے سے
حاصل کردہ کامک شار بھی واپس طلب کر دیا ہے اور یہ بھی کہا ہے
کہ اگر وہ صرف ہو چکا ہے وہ اس کی قیمت کی بجائے پاکیشیا کو اس
فارمولے کی کاپی دی جائے۔ جس پر یہ صرف ہوا ہے۔ ان ساری
باتوں سے میں اس نیچے پر ہنچا ہوں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس اب ہر صورت میں ہفار مولا اڑانے کی کوشش کرے گی اور
مجھے اعتراف ہے کہ ناپ ۱۷ جنسی میں ایسا کوئی محنت نہیں ہے جو
ان لوگوں کا درست طور پر مقابلہ کر سکتا ہو اس لئے میں نے
حکومت سے درخواست کی تھی کہ ریڈ ۱۷ جنسی کے کسی سیکشن کو اس

لیبارٹی کی حفاظت کے لئے مخصوص طور پر تجهیزات کیا جائے۔ میری رپورٹ پر حکومت چونکہ پڑی کیونکہ وہ پی ایکس میزائل کا فارمولہ کسی صورت بھی لیک آؤٹ نہیں کرنا چاہتی۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر اقدامات کئے کہ پی ایکس میزائل پر ہونے والے کام کو مکمل طور پر شفٹ کر کے کسی نامعلوم لیبارٹی میں چھنجا دیا۔ یہ فارمولہ اب ریڈ زیر لیبارٹی میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس سے متعلقہ کوئی سائنس دان وہاں موجود ہے۔ اب وہاں دوسرے پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے جس کا کوئی تعلق پی ایکس میزائل سے نہیں ہے اور اس کے ساتھ ہی اعلیٰ حکام نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ اس لیبارٹی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے شہپ کے طور پر استعمال کیا جائے اور ان کا ہبہ خاتمه کر دیا جائے کیونکہ حکومت کے نقطہ نظر سے اب وہ اس خطرے کا ہمیشہ کے لئے سد باب کرتا چاہتی ہے اس لئے ریڈ ہجنسی کے چیف کو احکامات دیئے گئے۔ ریڈ ہجنسی کے چیف مارٹن نے مجھ سے تفصیلی بات کی۔ ویسے وہ خود بھی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ چنانچہ سب کچھ معلوم کرنے کے بعد اس نے اس مشن کے لئے سوسن اور اس کے سیکشن کا انتخاب کیا ہے اور میرے نقطہ نظر سے بھی سوسن اس کام کے لئے احتیائی موزوں ہے۔ اس کے بے شمار کارناموں کے بارے میں مجھے معلومات حاصل ہیں پھر وہ تمہاری تربیت یافتہ ہے اور عمران جسے آدمی کے مقابلے میں ایسی ہی

جوش، نذر اور ذہن لہجت، کی ہی ضرورت تھی۔ جیکن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے ہے۔

”اوہ گذ۔ تم نے یہ بتا کر میرے کاندھوں سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا ہے کہ ریڈ زیر لیبارٹی میں وہ چیز موجود نہیں ہے جس کے حصوں کے لئے یہ لوگ آر ہے ہیں۔ اب سون زیادہ اٹھیناں سے ان کا شکار کھیل سکے گی اور اب مجھے بھی اس کھیل میں لطف آئے گا۔“
جیکنک یو۔ ہیو گو نے ہما اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر اٹھیناں کے تاثرات نایاں نہیں۔

”اوکے سون یہ مشن تمہارے لئے ثیسٹ مشن ہو گا اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ڈس طور پر اس عمران کو ختم کرنے میں کامیاب رہیں تو تھینا تمہارا نام پوری دنیا میں گونج اٹھے گا اور میری دعا ہے کہ تم اس میں کامیاب ہو جاؤ۔ البتہ تمہیں مجھے بتانا ہو گا کہ تم نے اس سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے۔ ہیو گو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں اپنے سیکشن کے ساتھ ٹاسوام شہر میں موجود ہوں گی۔“
لیبارٹی تو ہبھائزیوں کے ان را اور زیر زمین ہے اس میں تو کوئی داخلی نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی اس کی حفاظت کے لئے ان ہبھائزیوں پر سلسلہ فوج ہر وقت پہرہ دیتی رہتی ہے۔ عمران کو میں جانتی ہوں اس لئے عمران جسے ہی ٹاسوام بن داخل ہو گا میں اسے پکڑ لوں گی اور پھر وہ خود ہی لپنے ساتھیوں۔ بارے میں بتا دے گا اور پھر ان کا خاتمه

کر دیا جائے گا۔..... سون نے کہا تو ہیو گو بے اختیار ہنس پڑا۔
” عمران انسان کم اور عزیت زیادہ ہے سون۔ وہ عام مجھ
نہیں ہے کہ تم اس طرح اسے پکڑ سکو گی۔ میں نے اس لیبارٹری
بھی دیکھا ہوا ہے اور ناسوام شہر کو بھی اس لئے میں تمہیں اس ط
میں ایک خصوصی ثہب پنا دوں گا۔ تم نے اگر اپنی ذہانت سے
ثہب پنچھالیا تو پھر تم لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر
میں کامیاب رہو گی ”..... ہیو گو نے کہا۔

” ٹھیک ہے اٹکل یہ زیادہ بہتر ہے گا۔..... سون نے کہ
” تو آؤ میرے ساتھ ہم خصوصی کمرے میں بیٹھ کر باقاعدہ اس پر
کریں گے۔..... ہیو کو نے اٹھتے ہوئے کہا اور سون اور ڈیوڈ بھی ا
کر کھڑے ہو گئے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا۔ وہ ابھی ابھی
لائبریری سے آپریشن روم میں آیا تھا جبکہ بلیک زردوں کن میں چائے
ہنانے میں صرف تھا۔ عمران اپنی خصوص کری پر پیٹھا ہوا تھا اور
اس کی پیٹھانی پر گھری سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔

” کیا بات ہے عمران صاحب۔ آپ اٹھجئے ہوئے دکھائی دے رہے
ہیں۔..... بلیک زردوں، چائے کی ایک پیٹالی عمران کے سامنے رکھتے
ہوئے کہا اور دوسری پیٹالی اٹھائے وہ مڑ کر میز کی دوسری طرف اپنی
کری پر جا کر بیٹھ گیا۔

” جب آدمی بندگی میں پہنچ جائے تو پھر بخشن تو ہوتی ہی ہے۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” کیسی بندگی۔..... بلیک زردوں نے چونک کر پوچھا۔

” سرد اور سے بات وی ہے اور ان کے ذریعے اس ڈاکٹر غازی

سے بھی۔ لیکن ان کا پراجیکٹ واقعی قابل عمل نہیں ہے۔ پی ایکس میڈیل ہم تینوں نہیں کر سکتے کہ میں ایکریمیا جا کر اس کا فارمولہ لڑاکوں۔ خلائی دوڑ میں بھی ہم شامل نہیں ہیں کہ اس سلسلے میں کام ہو سکے اور میں نے ہیو گو کو بھی اس کی مزید فروخت سے انکار کر دیا ہے کیونکہ میں اس قدر نایاب زمرد کو اس انداز میں فروخت نہیں ہونے دے سکتا۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کسی نہ کسی طرح پاکیشیا کے مقام میں استعمال ہواں ہے میں نے لاہوری میں جا کر کاسک شار زمرہ کے بارے میں پڑھا ہے کہ شاید میری بھجے میں کوئی پراجیکٹ آجائے لیکن بے سود۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم واقعی بند ٹکنی میں پہنچ گئے ہیں۔ عمران نے کہا۔

”تو آپ چلہتے ہیں کہ یہ زمرد پاکیشیا کے کسی پراجیکٹ میں ہی کام آئے اور پراجیکٹ آپ کو بھجے نہیں آ رہا۔ کیا سرد اور بھی اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکے۔“ بلیک زیرو نے کہا۔
”اگر وہ مدد کر سکتے تو مجھے دماغ سوزی کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ ایک تو میرے پاس چھٹے ہی دماغ کم ہے چھروہ بھی سوزی میں ختم ہو گیا تو میرا کیا بننے گا۔“ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر آپ کی اماں بی کی خواہش پوری ہو جائے گی اور کیا ہو گا۔“ بلیک زیرو نے ہنسنے ہوئے کہا تو عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اماں بی کی خواہش تو اس وقت پوری ہو گی جب رقیب رو سیاہ کا مطلب ہے رو سفید اس خواہش کو پورا ہونے دے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔ ظاہر ہے بلیک زیرو نے عمران کی شادی کی بات کی بھی اس لئے عمران نے اس انداز میں جواب دیا۔

”ایک بار آپ کی اماں بی رضامند ہو جائیں پھر بے چارے قیب کی جرأت ہے کہ وہ دریمان میں آسکے۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا اور پھر اس سے چہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساختہ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھا پا۔

”ایکسو۔“..... عمران۔ مخصوص لمحے میں کہا۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں ہمہاں۔“..... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے سلیمان۔ میں عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز پر کہا۔

”صاحب ابھی سرد اور کاغذ آیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں، جس پر میں نے انہیں کہا کہ میں آپ کو تکاش کر کے ان کا پیغام پر تک ہہنچا دوں گا۔“..... سلیمان نے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے میں کرتا ہوں ان سے بات۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا۔

”ابھی تھوڑی ور بھلے تو میں سرداور سے مل کر آیا ہوں۔ پھر کوہ
ی اہم بات یاد آگئی ہے انہیں۔..... عمران نے کہا۔

”کوئی اہم بات ہو گی ورنہ سرداور کہاں فون کرنے والے
ہیں۔..... بلیک زردو نے کہا تو عمران نے اشیات میں سرہلایا تو
کریڈل سے ہاتھ اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر
دیئے۔

”داور بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی توا
سنائی دی۔

”آپ کا بونا مجھ جیسے غریب آدمی کے لئے بڑا مہنگا پڑتا ہے۔
مران نے سلام کے بعد کہا۔

”اُرے وہ کیوں۔..... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

”آپ نے سلیمان کو فون کر کے حکم دے دیا کہ مجھے تلاش کر
کے آپ کا حکم مجھ تک پہنچایا جائے اور سلیمان کو اللہ ایسا موقع
دے۔ اس نے یہی فون لپنے سامنے رکھا اور شروع ہو گیا سارے
دارالحکومت کے ہوٹلوں اور کلبوں میں فون کرنے اور پھر ایک ۲
چھتروں کاں اس نے اس کلب میں کی جہاں سے میں بول رہا ہوں۔
اور اب میں بھی ایک پبلک فون بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔
اب آپ خود سوچیئے کہ آپ کے بولنے کی قیمت مجھے ایک سو چھٹہ
کالوں کی قیمت میں پڑے گی۔..... عمران کی زبان روائی ہو گئی۔

”ایک سو چھتر نہیں دوسو چھتر کہو کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ

”تمہاری زبان اسی رفتار سے چلتی رہے گی اور ان دونوں لوکل کال کا
وقت محدود کر دیا گیا ہے اور لئے ہر تین منٹ بعد نئی کال کا وہی ہو
گی۔..... سرداور نے ہنسنے لئے کہا۔

”اُرے اوہ۔ آپ نے اجایا کہ مجھے یاد دلا دیا ورنہ میں تو واقعی
یہ سمجھتا رہتا کہ جس قدر جو چاہے بات کی جائے کال ایک ہی ہو گی
اس لئے پلیو جلدی سے وہ اُہ بات بتا دیں۔..... عمران نے اسے لجھے
میں کہا جیسے بڑے بوکھلائے ہوئے انداز میں بول رہا ہو۔

”اہم بات اتنی تھی نہیں ہے اس لئے تم یا تو میرے پاس آجائو یا
پھر اپنے فلیٹ پر پہنچ جاؤ تا۔۔۔ تفصیل سے بات ہو سکے۔..... سرداور
نے کہا۔

”دونوں صورتوں میں پڑوں خرچ ہو گا اور پڑوں بہر حال ان
کالوں کی قیمت سے زیادہ مہنگا ہے اس لئے آپ اہم بات کی احتیاطی
اہم لائیں بتا دیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اہم لائیں یہ ہے کہ کامک شار ایم الرذ کو پا کیشیا کے دفامی مقاموں
میں استعمال کیا جاسکتا۔۔۔ بشرطیکہ اس سائنس وادی سے وہ فارمولہ
حاصل ہو سکے جو اس نے س کے ذریعے اینڈھن بنانے کے لئے جیار
کیا ہو گا۔..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک
پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی اتنا می اہم بات ہے۔۔۔ سمجھیک ہے میں آپ کو
دوبارہ کسی مناسب جگہ سے فون کرتا ہوں۔..... عمران نے کہا اور

ہو اور عمران نے رسیور ٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہو" رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"حیر فغیر" عمران نے اپنا تعارف شروع کیا۔

"بس۔ بس۔ مجھے تیقانتی قابات زبانی یاد ہیں اور اب تمہارے ان القابوں سمیت بات لرنے کا مطلب ہے کہ تم کسی کے فون سے مفت کال کر رہے ہو" سرداور نے اس کو درمیان میں ہی نوکتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"سرکاری فون کا یہی فائدہ ہوتا ہے کہ جس قدر چاہے لمبی بات کر لو۔ جہاں چاہے بات کر لو اور جتنی چاہو کالز کر لو۔ کوئی پرواہ نہیں ہوتی" عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ کسی سرکاری آفس سے بات کر رہے ہو" سرداور نے ہستے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہی سرکاری آس ہے جہاں میرا داخلہ ممکن ہو سکتا ہے اور وہ ہے سرسلطان کا۔ سرسلطان میلنگ میں مصروف ہیں اس لئے تب تک میں بغیر سر کے سلے ان بناؤ ہوں" عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے سرد دربے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"ان کا فون انتہائی ہم ہے اس لئے اسے زیادہ ویر مصروف نہیں رکھا جا سکتا۔ چنانچہ تم بیسا کرو کہ فون نمبر نوٹ کر لو۔ یہ فون نمبر بلیک زر دنے اثبات میں سرطاں دیا جسے اسے اب بات سمجھ میں آگئی

اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
"یہ کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ مجھے تو سرداور کی بات سمجھ۔
نہیں آئی" بلیک زر دنے کہا۔

"پی ایکس میزاں اور چیز ہے اور اسے نارگش پر ہٹھانے کے جو ایندھن استعمال کیا جاتا ہے وہ اور چیز ہے۔ سرداور کا مطلب۔
کہ اگر اس سامس دان سے جس نے کاسمک شار ایر الٹے
ایکس میزاں کا ایندھن تیار کرنے کا فارمولہ تیار کیا ہے یہ فارم
مل جائے تو پاکیشیا پنے دفاعی میزاں میں اس ایندھن کو استعمال
کر کے انہیں ناقابل تنجیر بناسکتا ہے" عمران نے کہا۔

"وہ کیسے۔ آپ نے بتایا تھا کہ اس ایندھن میں یہ خوبی ہے؟
اس سے رفتار ناقابل یقین حد تک تیز ہو جاتی ہے اس لئے میراگر
کیسے ناقابل تنجیر بن جائیں گے" بلیک زر دنے کہا۔

"میزاں کو کے اس دور میں اصل اہمیت اب ان میزاں کی دو
گئی ہے جسے راستے میں اپنی میزاں کے ذریعے تباہ نہ کیا جاسکے ورنہ
ہر میزاں کا اپنی نظام تیار کریا گیا ہے یا کر لیا جاتا ہے لیکن اگر
میزاں کی رفتار عام رفتار سے یکلت سو گنا یا دو سو گنا تیز ہو جائے
تو لازمی بات ہے کہ اپنی میزاں نظام اسے نشاہ نہ بناسکے گا اس
طرح میزاں یقینی طور پر نارگش پر ہٹھ جائے گا اور اس طرح وہ
میزاں بہر حال ناقابل تنجیر سمجھا جائے گا" عمران نے کہا تو
بلیک زر دنے اثبات میں سرطاں دیا جسے اسے اب بات سمجھ میں آگئی

ڈاکٹر اویس کا ہے۔ ڈاکٹر اویس ابھی حال ہی میں ایکریمیا سے نے۔ "السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں ہیں اور وہ وہاں ایکریمیا کی پیشیل میزاں لیبارٹری میں میزاںوں کے ایندھن پر ہی کام کرتے رہے ہیں اور ایک لحاظ سے اس پر اتحان ترزو بے اختیار مسکرا دیا۔

"وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ۔ بڑے طویل عرصے بعد یہ کمل سلام سننا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں جدائے خیر دے۔ سرداور نے تمہارے بارے میں ولی تو بہت کچھ بتایا ہے لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ تم اس قدر دینی روحانیات کے حامل ہو۔ مجھے واقعی یہ سلام سن کر بے حد سرست ہوتی ہے۔"..... ڈاکٹر اویس احمد نے اہتمائی جذباتی لمحے میں کہا۔

"جتاب آپ جیسے بزرگوں کی وعائیں یعناتو میں لپٹنے لئے اہتمائی سعادت کھھتا ہوں"..... عمران نے اہتمائی مخلصانہ لمحے میں کہا۔ "ماشاء الله۔ بہر حال تاؤ کیا منکر ہے۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آپ کو سرداور نے تذمیل بتائی ہوگی۔"..... عمران نے کہا۔ انہوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ کاسمک شار ایمر الدُّنیا کیشیا سے دستیاب ہوا ہے جس کی آمد مقدار پر اکر ایکریمیا لے جائی گئی ہے اور وہاں اس کاسمک شار ایمر الدُّنیا سے ایسا ایندھن بنایا جا رہا ہے جس سے پی ایکس میزاں کی رنار کو ناقابل یقین حد تک تیز کیا جا رہا ہے اور حکومت پاکیشیا چاہتی ہے کہ وہ اس کاسمک شار ایمر الدُّنیا کو لپٹنے لکھ کر لئے استعمال کرے۔"..... ڈاکٹر اویس احمد نے کہا۔

کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں حکومت کی مدد سکتے ہیں۔ ولیے میں نے ان سے تمہارا تفصیلی تعارف کرایا ہے۔ ان سے بات کرو۔"..... سرداور نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ایک فون نمبر بتایا اور پھر رابطہ ختم کر دیا۔

"ڈاکٹر اویس احمد۔"..... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو سرداور نے بتائے تھے۔

"یہ۔ اویس منزل۔"..... دوسری طرف سے ایک منناتی سی آواز سنائی دی اور عمران لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ بولنے والا ڈاکٹر صاحب کا ملازم ہے۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعارف سرداور نے ڈاکٹر اویس احمد صاحب سے کروار کھا ہے اس لئے ڈاکٹر صاحب یقیناً میرا نام سن کر مجھ سے بات کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔"..... عمران نے کہا۔ "ہولڈ کریں جتاب۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر اویس احمد بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لیکن یہ بتا رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب بزرگ آدمی ہیں۔

”جی ہاں۔ بھی مسئلہ ہے۔ پی ایکس میزائل بنانے کی تو ہمارے پاس کوئی لیبارٹری ہی نہیں ہے اور نہ ہی ہمارا ملک خلائی دوڑی ہے شامل ہے۔ ایکریمیا یہ کامک سار ایرالاذم سے فریدنا چاہتا۔ جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ اس کو اسی انداز میں پاکشیا میں ہی استعمال کیا جائے کہ ملک کی فلاخ و ہبود کے لئے یا اس کے دفاع کو ہے بنانے میں کام آسکے لیکن اصل مسئلہ اس کا ایندھن تیار کرنے فارمولہ ہے۔ ایکریمیا ظاہر ہے یہ فارمولہ ہمیں نہیں دے سکتا۔ عمران نے کہا۔

”میں نے آج سے تقریباً دس پندرہ سال قبل اس پر کام کیا ہے لیکن اس وقت بھی مسئلہ بھی تھا کہ کامک سار ایرالاذس مقدار میں دستیاب نہ ہو سکتا تھا جس مقدار کی اس کے لئے ضرورت ہے۔ ایکریمیا کی ایک ریاست کیرولینا کی ایک کان میں سے اس کی کچھ مقدار دستیاب ہوئی تھی جسے تجربات میں صرف کیا گیا اور ڈاکٹر انتحوں پیئر نے ہی اس پر کام کر کے پی ایکس میزائل کے لئے ایندھن کے طور پر اسے استعمال کیا تھا۔..... ڈاکٹر اوس احمد نے جواب دیا۔

”تو پی ایکس میزائل کے لئے کامک سار ایرالاذ کا فارمولہ ڈاکٹر انتحوں پیئر کا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ وہ میرے اساد ہیں۔ اس فیلڈ میں اتحارٹی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان دونوں کیرولینا ریاست کے ایک علاقے نا سوام میں ایکریمیا کی ریڈزرو لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں۔ پی ایکس میزائل پر کام بھی

”وہیں ہو رہا ہے۔..... ڈاکٹر اوس احمد نے کہا۔

”آپ نے کس پر ایک پر کام کیا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔ ”میں نے اس سے ایسا ایندھن تیار کرنے پر کام کیا تھا جس سے عام جیٹ طیاروں کی رفتار کو بڑھایا جا سکتا ہو لیکن میرا پراجیکٹ کامیاب نہ ہو سکا تھا اور کم پاور کا ایندھن تیار ہی نہیں ہو سکتا لیکن پھر ڈاکٹر انتحوں پیئر نے اس پر کام شروع کیا اور وہ حیرت انگیز طور پر نہ صرف اس میر کامیاب ہو گئے بلکہ انہوں نے ایک کم رفتار طیارے میں اس ایندھن کو استعمال کر کے اس کا تجربہ بھی کیا اور وہ تجربہ احتیاطی کامیاب رہا لیکن حکومت ایکریمیا نے ان پر زور دیا کہ وہ اس کی قوت کو اس در بڑھائیں کہ اس سے دنیا کا احتیاطی تیز رفتار میزائل تیار کیا جاسکے اور ڈاکٹر انتحوں پیئر نے اس فارمولے پر مزید کام کیا اور پھر وہ اس میں بھی کامیاب ہو گئے۔ اس طرح پی ایکس میزائل وجود میں آیا۔ پی اسے مراد پیئر ہی ہے۔ ایکس اس ایندھن کی پاور ہے۔..... ڈاکٹر اوس احمد نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اگر ان کا فارمولہ حاصل کر لیا جائے تو اس فارمولے سے کم پاور کا ایندھن اس کامک سار ایرالاذ سے تیار کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے صرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ انہوں نے وہیلے ایندھن تیار کیا تھا اس کی پاور ایک تھی اور پھر انہوں نے اسے ایک تھی سے بڑھا کر ایکس تک ہمچا دیا جو تقریباً ناقابل یقین رفتار ہے۔..... ڈاکٹر اوس احمد نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔
”اس وقت کامک شار ایم الڈ سے ہٹ کر جو ایندھن میراٹلوں
اور طیاروں وغیرہ میں استعمال کئے جا رہے ہیں ان کی پاور کتنی ہوتی
ہے۔..... عمران نے کہا۔

”زیادہ سے زیادہ پاور سی تک پہنچتی ہے۔..... ڈاکٹر اویس احمد
نے جواب دیا۔

”اس لحاظ سے تو اتنی پاور بھی بہت زیادہ ہے۔..... عمران نے
حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ اگر ایکریمیا کو یا اس جیسی دوسری سپر پاورز کو درمیان
سے نکال دیا جائے تو اتنی پاور ناقابل سختی بن جاتی ہے۔..... ڈاکٹر
اویس احمد نے کہا۔

”کیا آپ اس کامک شار ایم الڈ سے ہبھاں پاکیشیا میں تجربات
نہیں کر سکتے۔..... عمران نے کہا۔

”کر سکتا ہوں لیکن فارمولہ مکمل ہونے تک دس پندرہ سال لگ
جائیں گے اگر بنیادی فارمولہ مکمل جائے تو پھر ایک سال میں یہ
ایندھن تیار ہو سکتا ہے اور استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔..... ڈاکٹر
اویس احمد نے جواب دیا۔

”اوکے پے خدا حفظ۔ خدا حفظ۔..... عمران نے کہا اور رسیور
رکھ دیا۔

”اب یہ بات طے ہو گئی کہ ہم نے پی ایکس میرائل کا بنیادی

فارمولہ حاصل کرنا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ یہ فارمولہ رین
زیرولیبارٹری میں موجود ہے جو ایکریمیا کی ریاست کیروولینا کے علاقے
ٹاسوام میں واقع ہے۔..... عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے
کہا۔

”ہاں۔ ولیے اب یہ ارمولافرور حاصل کرنا چاہئے تاکہ پاکیشیا
سے ملنے والے اس نایاب ذمہ کو صحیح طور پر ملکی مفاد میں استعمال
کیا جاسکے۔..... بلکہ زرد نے کہا۔

”اب تک کوئی لائیں، آف ایکشن سامنے نہیں تھی اس لئے مجھے
یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہم بندگی میں آگئے ہوں۔ بہر حال اب یہ
کام جلد از جلد ہونا چاہئے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
اس نے رسیور انٹھایا اور تب یہ سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

”جو یا بول رہی ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے جو یا کی آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”یہ باس۔..... جو بنا کا ہجہ لیکھت مودباش ہو گیا تھا۔
”خاور، چوہاں، صدیقتو اور نعمانی کو اطلاع کر دو کہ وہ عمران کے
ساتھ ایکریمیا ایک اہم من پر جانے کے لئے تیار ہیں۔..... عمران
نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیکن۔..... جو یا بات کرتے کرتے رک گئی۔

”اس مشن پر اس لئے اس ٹیم کو بھیجا جا رہا ہے کہ وہاں پہلے سے

پاکیشیا سیکرت سروس کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے اور ان ممبران سے ایکریمیا کے سیکرت سروس ہجت نہستا ٹکم واقف ہیں عمران نے سرد لبجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب میرا خیال ہے کہ آپ وہاں دو ٹیکمیں لے جائیں۔ ایک وہاں کے ہجتوں سے ٹکرائے اور انہیں مشغول رکھے جبکہ دوسری ٹیکم مکمل کرے۔ بلیک زیر دنے کہا۔

”میں نے جب بھی ٹیکم کے مختلف گروپ بنائے ہیں تجربہ ناکام رہا ہے کیونکہ گھوم پھر کر سب ہی اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ - عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیر دنے اثبات میں سر طا دیا۔

سو سن ٹاسوام میں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھی۔ اس کے سامنے میز پر فائل رکھی ہوتی تھی۔ وہ گذشتہ آدھے لمحنے سے اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس فائل میں ٹاسوام کے اس ہبھاڑی علاقے کے قشے تھے جہاں ریڈ زیر ولیبارٹری موجود تھی اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں اس ہبھاڑی علاقے پر موجود فوجی ہو کیوں اور چینکنگ پوائنٹس کے بلنسے میں تفصیل موجود تھی۔ چینکن نے یہ فائل سونس لے ڈیماڈ پر بھجوائی تھی کیونکہ سونس کو معلوم تھا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرت سروس بہر حال ریڈ زیر ولیبارٹری پر ہی ریڈ کرے گا اس لئے اس کا خیال تھا کہ اسے اس پورے علاقے سے پوری طرح باخبر ہونا چاہئے۔ یہی وجہ تھی کہ جب سے یہ فائل آئی تھی وہ اسے پڑھنے میں مصروف تھی۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کی اور اسے انھا کر ایک طرف

میزائل کا سارا سیٹ اپ تبدیل کر دیا تھا اور ساتھ داؤں سمیت
س سیٹ اپ کو کسی او لیبارٹی میں شفت کر دیا گیا تھا لیکن
انچارج ڈاکٹر انتحوفی ڈیرڑو ایڈ جست نہیں ہو سکے اور انہوں نے
حکومت سے کہا کہ انہیں دوبارہ ریڈ زردو لیبارٹی میں شفت کیا
جائے کیونکہ وہاں وہ چونکہ لویل عرصے سے کام کر رہے ہیں اس لئے
وہ وہاں کے ماحول ہے ذکری طور پر مانوس ہیں ورنہ وہ کام نہ کر سکیں
گے۔ اس پر حکومت نے بوجراؤ دوبارہ سیٹ اپ تبدیل کر دیا ہے اور
اب ڈاکٹر انتحوفی ڈیرڑا پہنچا۔ تحت ساتھ داؤں اور سیٹ اپ سمیت
دوبارہ ریڈ زردو لیبارٹی میں شفت ہو چکے ہیں اس لئے اب تمہاری
ذمہ داریاں چھٹے سے کئی لگنا پڑھ گئی ہیں۔ اب عمران اور پاکیشیا
سیکرٹ سروس کو کسی ہ درت بھی اس لیبارٹی تک نہیں پہنچتا
چلہتے۔ ولیے میری درخواست پر حکومت نے اس لیبارٹی کو ایک
ماہ کے لئے نہ صرف مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے بلکہ وہاں سے تمام
فوجی حفاظتی سیٹ اپ بھی ختم کر دیا ہے کیونکہ وہاں فوج کی
موجودگی سے عمران اور اس کے ساتھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ
اسی انداز میں کام کرتے ہیں۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ
جو فائل تمہیں بھجوائی گئی تھی اب اس فائل میں درج تمام کوائف
عملی طور پر موجود نہیں رہے۔ جیکسن نے تفصیل سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

“آپ نے بہت اچھا لیا کہ یہ فوجی سیٹ اپ ختم کرا دیا ہے۔

موجود ریک میں رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر رکھے ہوئے فون۔
رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ گھنٹی نج اٹھی اور سون نے ہا
بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

“یہ۔ سون بول رہی ہوں۔”..... سون نے اہتمائی سنجیدہ۔
میں کہا کیونکہ ڈیوٹی کے دوران وہ ہمیشہ اہتمائی سنجیدہ رہتی تھی۔
“ٹاپ آجنسی کے چیف جیکسن صاحب کی کال ہے مادام
دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مودبانتہ آواز سنائی دی۔
”کراوے بات۔”..... سون نے کہا۔

“ہیلو جیکسن بول رہا ہوں۔”..... چند لمحوں بعد جیکسن کی بحدار
آواز سنائی دی۔

“یہ سر۔ میں سون بول رہی ہوں۔”..... سون نے مودبانتہ
لمحے میں کہا کیونکہ بہر حال جیکسن ٹاپ آجنسی کا چیف تھا اور سون
اس مشن کے بعد ان اس کی پاتختی تھی۔

“تم نے فائل پڑھ لی ہے سون۔”..... دوسری طرف سے پوچھا
گیا۔

“یہ سر۔ ابھی پڑھ کر میں نے اسے بند کیا ہے۔”..... سون۔
جواب دیا۔

“میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ ریڈ زردو لیبارٹی
صورت حال پھر تبدیل ہو گئی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ حکومت
ایکریما نے حفاظتی نقطہ نظر سے ریڈ زردو لیبارٹی سے پی ایکر

"میں سر میں نے بھی ہی فیصلہ کر رکھا ہے سون نے جواب دیا۔

"اوکے۔ وش یو گذلک دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گی تو سون نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"کاش یہ عمران جلد از عالم ہبھائ پہنچ جائے۔ اب تو مجھے اس کا شدت سے انتصار ہے۔ سون نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کری سے اٹھنے ہی لگی تھی کہ میز پر موجود ٹرانسیسٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور سون بے اختیار چھل پڑی کیونکہ ٹرانسیسٹر کال کا مطلب تھا کہ اس کے سیکشن کے ارادا سے کال کر رہے ہیں اور سیکشن کی طرف سے کال کا مطلب فنا کہ انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کافی اطلاع دیتی ہے۔ اس نے بھلی کی تیزی سے ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسیسٹر کا بین آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ہزری کالنگ۔ اور" ٹرانسیسٹر سے ایک آواز ابھری۔ یہ اس کا نمبر تھری ہزری تھا۔

"میں۔ سون بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے۔ اور" سون نے بڑے پر جوش لججے میں پہ چھا۔

"مادام ناراک سے آنے والی فلاست سے پانچ افراد کا ایک گروپ ناسوام ہبھا ہے۔ گو یہ پانچوں افراد میک اپ میں نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود یہ مشکوک لوگ لگتے ہیں۔ اور" دوسری طرف سے

اس سے سوائے بھن کے اور کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ویسے آپ بے کفر رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے میں نے ناسوام اور پہاڑی علاقے کے قربی شہر لیک ویو میں مکمل جال بھا دیا ہے۔ اب جیسے ہی یہ لوگ ہبھائ ہبھیں گے وہ دوسرا سانس نہ لے سکیں گے بلکہ ایک لحاظ سے میں ان کی شدت سے منظر ہوں۔ سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناسوام بڑا شہر ہے اور پھر ہبھائ ہر قومیت کے سیاح بھرے رہتے ہیں اس لئے ہبھائ چند افراد کو چیک کرنا تقریباً ناممکن ہے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی ناسوام میں سیر و تفریخ کے لئے نہیں آئیں گے اور چونکہ ان کا مشن ریڈی زیر ویبارٹری ہی، ہو گا اس لئے لا محالہ وہ لیک ویو ہی جائیں گے کیونکہ اس کے علاوہ اس پہاڑی علاقے پر کسی اور طرف سے نہیں ہبھا جاسکتا۔ تم لیک ویو کو جانے والی سڑک کے آخری دس کلو میٹر پر جانے والی ہر گاڑی کو چیک کردا اور اپنی چینکنگ کو لیک ویو میں احتیانی سخت کردا اور مجھے یقین ہے کہ ہیو گونے بھی جہیں یہی مشورہ دیا ہو گا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک لمحے کی مہلت دینا پسند ساتھ قلم کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ یہ لوگ جادو گروں اور شعبدہ باذوں کے سے انداز میں چوتھیں تبدیل کر لیتے پر قادر ہیں اس لئے میرا مشورہ بھی یہی ہے کہ جیسے ہی جہیں یقین ہو کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں انہیں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ملاک کر دو۔ جیکسن نے کہا۔

کہا گیا۔

”کیا ان کامیک اپ سکوپ رز سے چیک کیا گیا ہے۔ اور“..... سون نے کہا تو سون نے کہا۔

”میں مادام۔ انہیں ایرپورٹ پر بھی چیک کیا گیا اور ہوٹل شیروں میں بھی۔ لیکن وہ میک اپ میں نہیں ہیں۔ ویسے ہیں یہ پانچوں ایکٹری ۔ ہوٹل شیروں میں ان کے کاغذات چیک کئے گئے ہیں۔ کاغذات کی رو سے وہ ناراک کے بزنس میں ہیں اور سیاحت کے لئے بہاں آئے ہیں۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو سون کا پر جوش پھرہ ڈھیل پڑ گیا۔

”پھر یہ مشکوک کس لئے ہیں۔ اور“..... سون نے اس بار ڈھیلے لجئے میں کہا۔

”ان کے قد و قامت اور ان کا انداز بتا رہا ہے کہ یہ لوگ بزنس میں نہیں ہو سکتے بلکہ ان کا تعلق کسی نہ کسی سیکرٹ سروس سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور“..... ہنزی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے ان کی سختی سے نگرانی کرو۔ اگر یہ لوگ مشکوک ہیں تو لامحالہ ان کی کوئی نہ کوئی حرکت سامنے آجائے گی۔ ان کے فون بھی چیک کرو اور ٹرانسیسیٹر کا لز بھی۔ مکمل چینگنگ اور نگرانی کراؤ ان کی۔ اور“..... سون نے کہا۔

”میں مادام۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ان کے کوائف کیا ہیں اور یہ لوگ کن کمروں میں موجود ہیں۔

”میں خود انہیں چیک کر： چاہتی ہوں۔ اور“..... سون نے کہا تو ہنزی نے ان کے کوائف و کمروں کے نمبر بتا دیئے۔

”اوکے میں ہوٹل نیزو ٹیکنچ رہی ہوں۔ وہاں ہمارا آدمی کون ہے۔ اور“..... سون نے کہا۔

”چیزی وہاں موجود ہے مادام۔ اور“..... ہنزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اسے کہہ دو کہ وہ مجھے وہاں طے۔ اور اینڈ آل۔“ سون نے کہا اور ٹرانسیسیٹر کے وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ دروازہ کھلا اور ڈیوڈ اندر داخل ہوا۔

”اوہ ڈیوڈ۔ پانچ مشکوک افراد کے بارے میں رپورٹ ملی ہے۔ انہیں چیک کر لیں۔“..... سون نے کہا تو ڈیوڈ چونک پڑا۔ ”کیا رپورٹ ہے؟ .. ڈیوڈ نے کہا تو سون نے اسے ہنزی سے ہونے والی تمام گلخانگوں بتا دی۔

”ہنزی کی رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی۔ وہ بے حد ذہین آدمی ہے۔“ ڈیوڈ نے دروازے کی طرف مرتے ہوئے کہا۔

”لیکن سکوپ رز کے مطابق وہ میک اپ میں نہیں ہیں۔“ سون نے کہا۔

”اگر وہ واقعی عمرارک کے ساتھی ہیں یا ان میں عمران خود بھی شامل ہے تو پھر سکوپ رز انہیں چیک نہیں کر سکتیں۔“..... ڈیوڈ نے کہا تو سون بے اختہ رچونک پڑی۔

کیا مطلب۔ سکوپ رہنے کیسے چیک نہیں کر سکتیں۔ اس سے تو کوئی میک اپ چھپا نہیں رہ سکتا۔ یہ تو اہمائی جدید ترین لود اہمائی موثر لیجادا ہے۔ سون نے آفس سے نکل کر راہداری میں ڈیوڈنے کے لئے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔

عمران نے ایسے میک اپ لیجاد کر رکھے ہیں جنہیں کوئی ساتھی آں چیک نہیں کر سکتا۔ وہ ایسے معاملوں میں جادوگر ہے۔ ڈیوڈنے کہا۔

اوہ۔ تو پھر آخر کیسے چیک کیا جا سکتا ہے۔ سون نے حرمت بھرے لمحے میں کہا۔

اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ کھل کر سلمانے آ جاؤ۔ اس طرح لامالہ انہیں بھی کھلتا پڑے گا۔ ڈیوڈنے کہا۔ وہ دونوں اس وقت پورچھ میں پہنچ کر تھے جہاں سون کی سیاہ رنگ کی نئی گاڑی موجود تھی جس کے ساتھ ڈرائیور موجود تھا۔

کھل کر سلمانے آ جائیں۔ کیا مطلب۔ سون نے کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ڈیوڈ بھی دوسرا طرف کا دروازہ کھل کر اندر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ہوٹل شیر و چلو۔ ڈرائیور کے سیٹ پر بیٹھتے ہی سون نے اسے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں مادام۔ ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار مشارت کر دی۔

” یہ لوگ اگر واقعی سیکرٹ ہجت ہیں تو تعارف ہونے کے بعد ظاہر ہے ان کا روایہ تبدیل دجائے گا۔ اس طرح وہ چیک ہو سکتے ہیں۔ ڈیوڈنے کہا۔

” چہارا مطلب ہے کہ مم دونوں جا کر ان سے ملیں اور انہیں بتائیں کہ ہمارا تعلق ناپنا نہیں یا ریڈ ہجتی سے ہے۔ سون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” نہیں۔ یہ میرا مطلب ہیں تھا۔ ہمارے پاس پیشل پولیس کے کارڈ موجود ہیں۔ ہم انہیں کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بارے میں ہم مخفوک ہیں اس لئے ہم انہیں چیک کرتے رہیں گے۔ اس طرح ظاہر ہے اگر وہ لوگ ہمارے مطلوب ہیں تو ان کا روایہ تبدیل ہو و جائے گا ورنہ نہیں۔ ڈیوڈنے کہا۔

” نہیں۔ ایسے یہ لوگ چانک غائب ہو جائیں گے اللہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی نگرانی اس انداز میں کی جائے کہ انہیں اس کا خلم تک نہ ہو سکے۔ ولیے میرا خبل ہے کہ ہم ان سے جا کر سیاحوں کے طور پر ملیں اس طرح ہم اس کے لمحے سے معلوم کر لیں گے کہ وہ غالباً ایکری ہیں یا پاکیشی۔ بہر حال لمحے کی جتنی بھی نقل کی جائے بنیادی طور پر فرق تو ہ تاہی ہے۔ سون نے کہا۔

” ہاں۔ یہ بھی ٹھیک ہے لیکن انہوں نے ہمہاں رہ کر کیا کرنا ہے لامالہ وہ لیکیں ویو جائیں۔ اس لئے ہاں چینگ ہو جائے گی۔ ڈیوڈنے کہا۔

”ہاں۔ اب تمہارے اس اقدام کی وجہ بھجے میں آنے لگ گئی۔“
ہوں۔۔۔ ڈیوڈ نے بھی سُر راتے ہوئے جواب دیا اور سون بنے اختیار، پس پڑی۔

”حقیقت یہ ہے کہ مجھے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا شدت سے انتصار ہے۔ میراں چاہتا ہے کہ وہ اڑ کر یہاں آجائیں کیونکہ ان کے بارے میں سن سن کر کان پک گئے ہیں اور اب تو مجھے یوں محسوس ہونے لگ گیا۔ ہے جسیے وہ انسان ہیں ہی نہیں بلکہ جن بھوت ہیں۔۔۔ سون نے کہا۔

”ان کی کار کردگی ایسی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر وہ لوگ واقعی یہاں آئے تو تمہیں خداون کی کار کردگی کا اندازہ ہو جائے گا۔۔۔ ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک بار وہ آئیں تو ہو پھر میں دیکھوں گی ان کی کار کردگی۔“
سون نے جواب دیا۔

”بس ایک بات کا خیال رکھنا۔۔۔ اچانک ڈیوڈ نے کہا تو سون چونک پڑی۔

”کس بات کا۔۔۔ سون نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اس عمران سے بچ کر دنا۔۔۔ سنا ہے کہ وہ ایسی باتیں کرتا ہے کہ نوجوان حورتیں تو کیا بواہی حورتیں بھی اس کی دیوانی ہو جاتی ہیں۔۔۔ ڈیوڈ نےہستے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ وہ بیڈی کھر ہے یعنی مجھے تو انہل نے بتایا

”ہاں۔۔۔ لیکن بہر حال میں ان سے ذاتی طور پر بھی ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ سون نے کہا تو ڈیوڈ نے اشیات میں سر ہلا دیا جبکہ کار اب تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی ہوٹل شیزو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”تمہیں معلوم ہے کہ اب ریڈز رو یہارٹی کی اہمیت ہمیں سے بڑھ گئی ہے۔۔۔ سون نے کہا۔

”اچھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔۔۔ ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

”ہاں۔۔۔ چیف جیکسن نے اطلاع دی ہے کہ ڈاکٹر انھونی ہیٹھ اور اس کا ماتحت محمد مع تمام سیٹ اپ کے واپس آگیا ہے۔۔۔ سون نے جواب دیا۔

”ادھے یہ تو واقعی اہم ترین بات ہے۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہماری ذمہ داری مزید بڑھ گئی ہے۔۔۔ ڈیوڈ نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ہاں اور یہارٹی سے تمام فوج بھی ہٹالی گئی ہے اور یہارٹی کو مکمل طور پر سیڑھا کر دیا گیا ہے۔۔۔ سون نے کہا۔

”یہ تو اچھا اقدام ہے لیکن بہر حال اب ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا اور ہوشیار رہنا ہو گا۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”ایسی لئے تو میں ان مشکوک لوگوں سے خود ملنا چاہتی ہوں۔۔۔ سون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہے کہ کردار کے لحاظ سے وہ اہمیٰ معمول آدمی ہے۔ سون نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”تم اسے لیڈی ہر کو اس لحاظ سے کہہ سکتی ہو کہ وہ صرف باتیں کرنے کی حد تک کھر ہے۔ بس اس سے آگے نان سٹاپ۔“ دیوڈ نے کہا۔

”چہاراً مطلب ہے کہ وہ فطری طور پر فرشت واقع ہوا ہے۔“ سون نے کہا۔

”نہیں۔ وہ جو کچھ کرتا ہے لپٹنے کی خاص مقصد کے لئے کرتا ہے اور مقابل کو اس کے مقصد کا علم اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنا مقصد پورا کر کے واپس جا چکا ہوتا ہے۔“ دیوڈ نے کہا۔

”تمہیں اس کے بارے میں اتنی تفصیل سے کہیے علم ہے۔ کیا تم اس سے مکرا چھے ہو؟“ سون نے کہا۔

”نہیں۔ میں اس سے مکرا یا نہیں البتہ دو تین بار اس سے دوستائی طلاقات ہو چکی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ریڈی ہجنسی میں آنے سے بھی میں اپنے استاد ہبرٹ کے ساتھ ٹرانس کر اس میں تھا اور ہبرٹ کے اس سے بڑے دوستائی تعلقات تھے اور وہ اس کا بہت بڑا مداح بھی تھا۔ وہی اس کے بارے میں یہ سب کچھ بتایا کرتا تھا۔“ دیوڈ نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو وہ تمہیں ہبھان لے گا۔“ سون نے چونک کر کہا۔

”نہیں۔ یہ آج کی نہیں۔ نہ دس سال جہلے کی بات ہے اور میری ملاقات بھی اس سے بس تھوڑے وقت کے لئے ہوئی تھی۔ یوں تکھو صرف دس بارہ منٹ کی ملاقات جس میں بھی وہ ہبرٹ کی طرف ہی متوجہ رہا تھا۔“..... دیوڈ نے کہا۔

”چلو تم تو اسے ہبھان لو گے۔“..... سون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں بالکل۔ چاہے وہ اسی بھی میک اپ میں ہو۔ میں اسے ہبھان لوں گا۔“..... دیوڈ نے کہا۔

”کیا اس کا قدو مقامت اس قدر منفرد ہے؟“..... سون نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بٹ نہیں۔ اصل میں وہ مزاحیہ باتیں کرنے اور مزاحیہ حرکتیں کرنے سے باز نہیں رہ سکتا اور یہی اس کی سب سے بڑی ہبھان ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دو اور بھی خاص خصوصیات ہیں۔ ایک تو یہ لہ وہ بہت بڑا اوکار ہے۔ گرگ سے بھی زیادہ تیزی سے رنگ بدال سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ ہر آدمی بلکہ حورت تک کی آوازا رلچے کی نقل اس کامیابی سے کرنے پر قادر ہے کہ شاید کمپیوٹر بھی اسے چیک نہ کر سکے۔“..... دیوڈ نے کہا۔

”بس یہی باتیں کر کے تم میرا شتیاق بڑھادیتے ہو۔“ سون نے کہا اور دیوڈ بے اختیار نہیں ہے۔ اسی لمحے کار چار منزلہ شاندار ہوٹل شیزو کے کپاڈنڈ گیٹ میں مڑ لی اور وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں خاور، چہاں، صدیقی اور نعمانی کے ساتھ
اس وقت کیروں ریاست کے دارالحکومت ناسوام کے ہوٹل شیزو
کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ گوان کے کمرے علیحدہ علیحدہ بک
تھے لیکن وہ سب اس وقت عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے لیکن
وہ سب ناسوام کی سیاحت کے بارے میں ہی باتیں کر رہے تھے
کیونکہ عمران نے انہیں رستے میں ہی بتا دیا تھا کہ ناسوام میں ان کا
سابقہ ناپ و بجنسی کے بھنوں سے پڑے گا جو ایکریں ہونے کی وجہ
سے انتہائی جدید آلات کے ذریعے چینگ کر سکتے ہیں۔

اپ ہیاں بیٹھ کر باتیں ہی کرتے رہیں گے مسز ماہیل یا ہم
تزرع کرنے بھی چلیں گے۔ صدیقی نے کہا۔

ہاں چلا۔ چل کر ہیاں کے کچھ نظارے ہی کریں۔ دیے تو
امیر بودھ سے ہیاں تک پہنچنے پہنچنے نظارے کرنے کی کافی حرث

پوری ہو چکی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وہ
بے اختیار نہیں پڑے۔ وہ سب یکریں میک اپ میں تھے اور ان کا
میک اپ ناراک سے روائی تھی۔ جبکہ عمران نے خصوصی طور پر کیا
عام کر کے سے نکل کر وہ نیچے ہاں میں پہنچا اور پھر میں گیٹ کی طرف
چلتے چلے گئے۔ ہال اس وقت دوں اور عورتوں سے تقریباً بھرا ہوا
تھا اور دہاں ہر قومیت کے افراد موجود تھے۔ وہ سب خوب کھل کر
تیک کرنے میں صرف تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل
سے باہر آیا اور پھر کپاڈنڈ گیٹ سے نکل کر وہ دائیں طرف کو بڑھ

کیا پیدل چل کر حضرت پوی کی جائے گی۔..... اس پار خاور
کہا۔

"نظارے تو پیدل چل کر ہی زیادہ تریب سے نظر آتے ہیں۔"
ان نے جواب دیا اور وہ سب بے اختیار نہیں پڑے۔ چلتے چلتے
اپنک عمران ایک چھوٹے سے باغ کے گیٹ میں داخل ہو گیا۔ یہ
باغ چھوٹا ضرور تھا لیکن اسے اہتمامی خوبصورت انداز میں سجا یا گیا
تھا۔ ایک سائیڈ پر لان تھا جس میں کریمان اور میزیں، رکھی گئی قصیں
وہاں بھی کافی لوگ موجود تھے۔ نران کارخ اس لان کی طرف ہی
تھا۔ رپر وہ سب ایک کونے میں جو دیز کے گرد بیٹھ گئے۔

اپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آرہے ہیں۔ صدیقی نے
مراتے ہوئے کہا۔

"صورت حال یہ ہے کہ ہماری نگرانی کی جا رہی ہے اور سکوپ سز سے ہمارے میک اپ چیک کئے گئے ہیں اس کے باوجود نگرانی جاری ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں مشکوک قرار دے دیا گیا ہے اور یہی بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ کس ہنا پر ہمیں مشکوک قرار دیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

سکوپ سز سے میک اپ چیک کئے گئے ہیں۔ کہاں کب۔ سب نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

"ایرلورٹ پر اور پھر ہوٹل کمپاؤنڈ میں۔ بظاہر وہ کمیرے تھے لیکن مجھے اس جدید ترین لہجاد کی خصوصی ساخت کے بارے میں علم ہے اس لئے میں نے خصوصی میک اپ خود بھی کیا تھا اور تمہارے چہروں پر بھی خصوصی میک اپ کیا تھا اور نتیجہ یہ کہ سکوپ سز ہمارا میک اپ چیک نہ کر سکی ہوں گی لیکن اس کے باوجود اب جب ہم کمرے سے نکلے ہیں تو ہماری نگرانی دوآدمی کر رہے ہیں جن میں سے ایک ہماں بھی چھکا ہے۔..... عمران نے کہا۔

کیا۔ میں ہماں آپ کا نام لے سکتا ہوں۔..... اچانک خاور نے کہا۔

"ہاں"..... عمران نے سسکراتے ہوئے کہا۔

"در اصل نیا نام لیتے ہوئے مجھے خاصی لمحن ہوتی ہے۔ بہر حال عمران صاحب نیرے خیال کے مطابق ہمیں سب سے پہلے اس نگرانی کرنے والوں کا نیٹ ورک توڑنا ہو گا ورنہ ہم ہماں کچھ بھی نہ

کر سکیں گے اور دوسری بات یہ کہ ہم نے بہر حال ہماں نہیں رہنا بلکہ ہماڑی علاقے میں جانا ہے۔ اگر ہماری نگرانی ہوتی رہی تو ہم کچھ نہ کر سکیں گے۔..... خاور نے اہتمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

"پہلے ہمیں اس لیبارٹری، محل و قوع معلوم کرنا ہے۔ پھر ہماں ہمچنے اور اس ڈاکٹر انھونی یہہ تک ہمچنے کے بارے میں سوچتا ہے درستہ اگر ہم بغیر کسی منصوبہ ندی کے وہاں ہمچنے گئے تو وہاں واقعی سیاحت کے اور کچھ نہ کر سکیں گے۔ البتہ خاور کی یہ بات درست ہے کہ ہمیں سب سے پہلے اس نگرانی کرنے والوں کا نیٹ ورک ختم لرنا ہو گا لیکن اصل سلسلہ یہ ہے کہ جیسے ہی ہم نے کسی نگرانی لرنے والے پر ہاتھ ڈالا وہ لوگ فوری طور پر حرکت میں آ جائیں گے لیونکہ پھر معاملہ مشکوک نہیں رہے گا بلکہ وہ لوگ کنفرم ہو جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا ہم ہماں بس سر و تفریح کرتے رہیں اس وقت تک عب تک نگرانی کرنے والے۔ مطمئن ہو کر ہمارا چھکا چھوز۔ میں سے ایک ہماں بھی چھکا ہے۔..... عمران نے کہا۔

کیا۔ میں ہماں آپ کا نام لے سکتا ہوں۔..... اچانک خاور نے

"نہیں۔ میں نے ہماں اس ہوٹل میں قیام ہی اس بنا پر کیا تھا۔ یہ چیک کر سکوں کہ ہماں چمنگ کی کیا پوزیشن ہے۔ ہمارا ہماں ورنی کام نہیں ہے۔ ہمارا کام نا دام کے ساتھ ٹھکہ ہماڑی علاقے میں ہے جہاں لیبارٹری موجود ہے۔ اس کے لئے میں نے علیحدہ ایک ہائش گاہ کا بند و بست پہلے ہی کہا ہوا ہے لیکن اب ہماں کی چینکنگ

کے بعد میں اس شیخ پر ہمچا ہوں کہ ناسوام اور اس سے طلاقہ ہمازی علاقے میں اس لیبارٹری کے گرد بھی اہتمائی سخت حفاظتی جال موجود ہو گا۔ انہیں شاید ہمچلے سے یقین تھا کہ ہم یہ فارمولہ حاصل کرنے آئیں گے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس خداشہ کے پیش نظر یہ فارمولہ اور سائنس دان وہاں سے نکال لئے ہوں اس لئے اب ہمیں اپنی لائن آف ایکشن بدلتی ہو گی۔..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ بجے میں کہا۔

”عمران صاحب آپ درست کہہ رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس چینکنگ کرنے والے کے سربراہ کو پکڑ کر اسے استعمال کرنا چاہئے۔..... خاور نے کہا۔

”وہ کہے۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”عمران صاحب۔ ہماب جو لوگ یا جو اجنبی کام کر رہی ہے لامحالة وہی لوگ اور وہی اجنبی ہماب لیبارٹری یا ناسوام میں بھی کام کر رہے ہوں گے اس لئے اگر ہم اس اجنبی کے افراد کے میک اپ میں ہماب جائیں تو ہم ہماب آسانی سے کام کر سکیں گے ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ سرے سے کسی اجنبی کو چاہے وہ کوئی بھی ہو آگے ایک قدم بھی نہ بڑھنے دیں۔..... خاور نے جواب دیا۔

”گذشت۔ یہ ہمترین مشورہ ہے۔ گذشت۔ یہی بات تو میرے ذہن میں تھی کہ ہماب اجنبی افراد کو اہتمائی سختی سے چھیک کیا جا رہا ہو گا کیونکہ ہماب اتنے بڑے شہر میں جب انہوں نے سکوپ نہ استعمال

کی ہیں تو وہاں نجانے انہوں نے کیا سیٹ اپ کر رکھا ہو گا لیکن یہ بات میرے ذہن میں ہی نہ آ رہی تھی کہ وہاں ہمیں کس حیثیت سے جانا چاہئے۔ تم نے واقعی ایک، قابل عمل لائن آف ایکشن دی ہے۔ گذشت۔..... عمران نے وضاعت کرتے ہوئے کہا تو خاور کی آنکھیں مسرت سے ہمیروں کی طرح ملک انھیں کیونکہ عمران کی تعریف ان سب کے بیٹے کسی تنگ سے کم حیثیت نہ رکھتی تھی۔

”لیکن اس کے لئے کام ہے ہو گا عمران صاحب۔ صدقی نے کہا۔

”خاور نے جسمی بتایا ہے۔ ہمیں اب ان کے ہیڈ کوارٹر پر اس انداز میں قبضہ کرنا ہو گا کہ دوست اور شہر میں پھیلے ہونے افراد کو اس کا علم تک نہ ہو سکے۔ ہماب ہیڈ کوارٹر میں جو آدمی جس کے قلاً قامت کا ہو گا اس کا میک اپ کر دیا جائے گا اس طرح یہ پوری اجنبی ہمارے کنٹرول میں آجائے گی۔ اس کے بعد آگے کالاً عمل اسانی سے طے کر دیا جائے گا۔..... عمران نے جواب دیا۔

”چھر تو اس کے لئے کسی نرافي کرنے والے کو گھیرنا پڑے گا۔

”چوہان نے کہا۔

”یہ کام وہیں ہوٹل میں زیرِ دہ آسانی سے ہو سکتا ہے۔ وہیں کمرے میں اس سے پوچھ کچھ بھی ہو سکتی ہے اور باہر موجود اس کے ساتھیوں کے بارے میں تفصیلات بھی معلوم ہو سکتی ہیں۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سرطاویے۔

”آؤ۔ بس اب کافی تفریح ہو گئی ہے۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس دوران چونکہ انہوں نے دیڑھ سے جوں منگوا لئے تھے اس لئے دیڑھ کو بل او کر دیا گیا اور پھر وہ سب پہلے کی طرح نسلتے ہوئے انداز میں بارگ سے باہر آئے اور واپس ہوٹل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

کار جسیے ہی ہوٹل شیز کے میں گیٹ پر رکی ڈیوڈ اور سون دنوں نیچے اترائے۔

تم پارکنگ میں رکو۔۔۔۔ سون نے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے اشبات میں سر ملا دیا اور کار آگے بڑھا کر لے گیا۔ وہ دنوں سیہاں چڑھتے ہوئے برآمدے میں چنپے ہی تھے کہ ایک طرف سے ایک ایکر بھی نوجوان تیزی سے چلتا ہوا ان کی طرف بڑھا۔ مادام وہ پانچوں ہوٹل سے باہر گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔ اس نوجوان نے قریب آ کر کہا تو سون اور ڈیوڈ دنوں بے اختیار چونک پڑے۔

کہاں۔۔۔ سون نے وچھا۔ وہ اب میں دروازے سے سانیز پر ہٹ کر کھڑے ہو گئے تھے تاکہ ہوٹل میں آنے جانے والوں لو رکاوٹ نہ ہو۔

"ٹیری ان کے بیچھے گیا ہے مادام"..... نوجوان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے نوجوان چونک پڑا۔

"ٹیری کی کال ہے۔ میں آرہا ہوں"..... نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر برآمدے کے آخری کونے میں موجود پبلک فون بو تھر کی ایک طویل قطار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر چل کر بیٹھنا چاہئے۔ انہوں نے واپس تو بہر حال آنما ہے"..... ڈیوڈ نے کہا۔

"چیری آجائے پھر"..... سون نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہی نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا واپس آگیا۔

"مادام ٹیری کی کال ہے کہ وہ سب لوگ ہبھاں سے قریب ہی ایک چھوٹے باغ کے کیفے میں جا کر بینچے گئے ہیں"..... چیری نے کہا۔

"ٹیری لو کہو کہ وہ چیک کر کے بتائے کہ یہ لوگ شراب پی رہے ہیں یا نہیں۔ ہم اندر بیٹھے ہیں"..... سون نے کہا اور پھر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ڈیوڈ اس کے بیچھے تھا۔ وہ دونوں اندر ہال میں بی ایک کونے میں موجود میز کے گرد بینچے گئے اور سون نے دیر لواپی پسندیدہ شراب لانے کا آرڈر دے دیا۔

"تم نے واقعی خوبصورت نکتہ سوچا ہے انہیں چیک کرنے کا"..... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بیچھے معلوم ہے کہ یہ شراب نہیں ہے"..... سون نے

بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ادھی گھنٹے بعد چیری بل میں داخل ہوا اور سیدھا ان کی میز کی طرف آیا۔

"مادام ٹیری نے اطلاع ہی ہے کہ انہوں نے جوس پیا ہے اور وہ اب واپس ادھر ہی آہے ہے"..... چیری نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تم گیٹ سے باہر جاؤ اور جب یہ اندر داخل ہوں تو ان کے بیچھے اندر آ کر لپنے سر پر ہاتھ رکھ دینا۔ ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ کون لوگ مخلکوں ہیں۔ پھر تم اپنی جگہ پر جا کر ڈیوٹی دینا۔ اور کون ہے"..... سون نے کہا۔

"اوپر ہیڑھ ہے مادام".... چیری نے جواب دیا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا۔ ہونی گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسی دوران ان کی میز پر شراب روکر دی گئی تھی اور وہ دونوں شراب سپ کرنے میں معروف ہو کئے تھے لیکن ان کی نظریں بیرونی گیٹ کی طرف ہی گلی ہوئی تھیں۔ موڑی در بعد پانچ افراد کیے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے تو انہیں ان کے بیچھے چیری نظر آیا جس نے سر پر ہاتھ پھیر کر مخصوص اشارہ کیا در پھر واپس مڑ گیا۔

"اوہ۔ تو یہ ہیں"..... سون نے کہا اور ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ یہ تو ہماری طرف رہے ہیں"..... ڈیوڈ نے کہا کیونکہ وہ

پانچوں جو کاؤنٹر کی طرف مڑ گئے تھے اچانک گھوم کر ان کی طرف آنے لگے تھے۔

تم ان کی طرف توجہ نہ دو۔ سون نے کہا اور پھر وہ دونوں آپس میں اس انداز میں باتیں کرنے لگے جیسے گپ شپ کر رہے ہوں۔ وہ پانچوں ان کے ساتھ ہی ایک خالی میز کے گرد بیٹھ گئے۔ سون نے ان پر اچھتی ہوئی نظریں ڈالیں اور پھر ڈیوڈ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

مسٹر مائیکل ہمیں سیاحت کا باقاعدہ کوئی پلان بنانا چاہئے۔ سماں کے ملکہ سیاحت کے کسی آفس کی مدد سے۔۔۔ ایک آدمی کی اواز سنائی دی۔

ہمیلے دو چار روز اس شہر کی سیر کر لیں پھر ادھر ادھر جانے کا پروگرام بنائیں گے۔ ویسے تو میرا خیال ہے کہ سیاحت کے لئے یہ شہر بھی کسی طرح کم نہیں ہے۔۔۔ ایک دوسری مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

اوہ ڈیوڈ چلیں۔۔۔ اچانک سون نے کہا تو ڈیوڈ سر ملاتا ہوا اٹھ کردا ہوا۔ ڈیوڈ نے ایک بڑی مالیت کا نوت میز پر موجود گلدان کے نیچے رکھا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی در بعد ان کی کار ایک بار پھر شیزو سے نکل کر واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

کیا ہوا۔ تم اچانک کیوں اٹھ آئیں۔۔۔ ڈیوڈ نے سون سے

مخاطب ہو کر کہا۔

”بس۔ میں نے انہیں صرف ایک نظر دیکھنا تھا۔۔۔ سون نے کہا۔

”میرا تو خیال ہے کہ یہ وگ واقعی مشکوک ہیں۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”صرف مشکوک ہیں نہیں بلکہ یہی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں۔۔۔ سون نے حتیٰ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

”اس قدر یقین کے ساتھ کیسے کہہ رہی ہو۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”ان لوگوں کے قد و قوام، ان کے چلنے کا انداز اور خاص طور پر ٹیری کی رپورٹ کے بعد کہ انہوں نے باغ میں شراب کی بجائے جوس سیا تھامیں اس نتیجے پر رہے ہیں، ہوں کہ یہ واقعی ہمارے مطلوبہ افراد ہیں۔ تم بتاؤ تمہارا کہنا تھا کہ تم عمران کو پہچلتے ہو۔۔۔ سون نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ جسے مائیکل کہہ کر پکارا گیا ہے وہی عمران ہے۔ اس کا قد و قوام بالکل عمران سے ملتا ہے لیکن تم جلدی اٹھ آئیں۔ اگر ہم کچھ در مریزید یعنی تو لا محالہ یہ مائیکل کوئی نہ کوئی مزاحیہ بات کر دیتا اور پھر میں لنغم ہو جاتا۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”میں نے ان کے اغوا کا فصلہ کیا ہے اس لئے میں اٹھ آئی ہوں تاکہ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر ان کے اغوا کی باقاعدہ پلائیگ کی جا

سکے..... سون نے کہا۔

"اگر تمہیں یقین ہے تو پھر انہیں خہلت نہ دو۔ وہیں ہال میں ہی ان پر اچانک فائر کھول دو۔"..... ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ لوگ بظاہر سیاح ہیں اور ہم سیاحوں کے بارے میں اہتمامی سخت قوانین ہیں اس طرح ادپن جگہ پر سیاحوں پر فائزگ اور ان کی ہلاکت ہجنسی کے لئے مامکنہ بن سکتا ہے۔"..... سون نے کہا اور ڈیوڈ نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

غمran لپٹنے ساتھیوں سمیت ہال میں داخل ہوا تو سلمانے کی دیوار میں نصب زیبائشی آئینے میں اس کی نظریں لپٹنے ساتھیوں کے عقب میں آنے والے ایک آدمی پر پڑیں جو ہال کے ایک خاص کونے کی طرف دیکھ کر سر پر مخصوص اراز میں ہاتھ پھر رہا تھا۔ گمراں کی ٹھیکیں اس کونے کی طرف اٹھیں اور دوسرے لمحے اس کے بوس پر سکراہٹ پھیل گئی۔

"آؤ بھائی کچھ دیر ہال میں ہے۔"..... گمراں نے مڑ کر لپٹنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھی وہ گھوم کر اس کونے کی طرف بڑھ گئے جہاں ایک خوبصورت لڑکی اور ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن ان کے ہاتھ بیٹھنے کے پڑتے ہی لوگوں بعد وہ دونوں اٹھے اور پیروز نہم اٹھاتے بڑوں دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ہماری نگرانی ٹاپ ہجنسی نہیں کر رہی بلکہ ایکریمیا کی رویہ

بھنسی کر رہی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا ہوا کسیے معلوم ہوا۔..... صدیقی جو عمران کے ساتھ والی کری پر موجود تھا نے چونک کر پوچھا۔

"یہ دونوں جو ساتھ والی میرے اٹھ کر جا رہے ہیں ان میں سے لڑکی کا نام سون ہے اور یہ ہیو گو کی بھتیجی ہے اور اس کے ساتھ جو نوجوان ہے اس کا نام ڈیوڈ ہے۔ یہ بلیک بھنسی میں میرے ایک دوست کا شاگرد ہے اور مجھے معلوم ہے کہ سون ریڈ بھنسی میں کام کرتی ہے اور ہمارے ہوٹل میں داخل ہونے کے فوراً بعد ایک آدمی ہمارے پیچے آیا تھا اور اس نے مخصوص انداز میں سر پر ہاتھ پھیر کر انہیں ہمارے متعلق اشارہ دیا تھا۔ میں نے سلمنے دیوار میں نصب زیبائشی آئینے میں چیک کر لیا اور پھر مجھے یہ دونوں نظر آگئے اس نے میں مہماں اکر یہ تھا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔

"پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔..... خاور نے کہا۔

"وہی پروگرام جو ہم تھا اللہ اب ہم خود نہ خداون کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جائیں گے۔ ہمیں ان کا کوئی آدمی پکڑ کر اس سے دریافت کرنا پڑتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ کھانا منگوایا جائے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے ایک دوست کی بھتیجی اور دوسرے دوست کا شاگرد اچھے مہماں

داز ثابت نہ ہوں۔..... چوہن نے کہا تو سب بے اختیار ہنس رہے۔

"ہاں۔ یہیں ریڈ بھنسی ہے، مقابلے پر ہمیں مخصوصی انتظامات رنے ہوں گے کیونکہ ہیو گو۔ لا حالہ اپنی بھتیجی کو ہمارے بارے میں بہت کچھ بتا رکھا ہو گا کہ ہم مافوق الغطرت لوگ ہیں اور ہادو گروں اور شعبدہ بازوں کے سے انداز میں سچوئیں بدل لیتے ہیں س لئے یقیناً یہ ہمارے لئے مخصوصی انتظامات کریں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیڑ کو بلایا۔ پھر اس سے میٹو لے کر اس نے چوہان کی طرف بڑھا دیا۔

"تم کھانے کا آرڈر دو میں اب اور کام کر لوں۔"..... عمران نے با اور اس کے ساتھ ہی اس نے دیڑ کے ہاتھ میں پکڑی، ہوتی کاپی لے راس میں سے ایک کاغذ علیحدہ کیا اور کاپی والیں دیڑ کے ہاتھ میں لے کر اس نے جیب سے قلم ڈالا اور کاغذ پر تیزی سے لکھنا شروع کر لیا۔ اس دوران چوہان نے آرڈر دے دیا اور دیڑ سر ملاتا ہوا والیں چلا یا۔

"صدیقی تمہاری جیب میں، ماسک میک اپ باکس تو ہے اں۔"..... عمران نے صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔"..... صدیقی نے جواب دیا۔ "باقھ روم میں جا کر ماسک میک اپ کرو اور پھر ہوٹل کے عقبی روازے سے باہر چلے جاؤ۔ اس ہوٹل کی عقبی طرف ہی ایک

مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ کمرے میں"..... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے ثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ ہات کافی پی کر اٹھے اور صدیقی نے دیر سے بل لے کر اس پر دستخط کئے اور صرف مپ اسے دے کر وہ سب پنے اپنے کمروں کی طرف روانہ ہو گئے۔

"میرے کمرے میں آجائے تاہم اغوا کنندگان کو آسانی ہو سکے۔"

عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے آپ کے دوستوں کے لئے تو آسانیاں ہمیا ہوئی ہی ماہیں"..... صدیقی نے کہا تو عمران سمیت سب ہی ہنس پڑے۔ رے میں پہنچ کر عمران نے صدیقی کی طرف ہاتھ بڑھایا تو صدیقی نے دٹ کی دونوں چبوٹوں میں۔ ایک ایک کاغذ کا تھیلا نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے دونوں تھیلے کھول کر انہیں میزِ الائادیا۔ ان میں ایک جدید۔ اخت کا گائیکر بھی موجود تھا۔ عمران نے گائیکر اٹھا کر خاور کی طرف: حادیا اور ساتھ ہی اشارہ بھی کر دیا۔ خاور نے گائیکر آن کیا اور پھر س نے کمرے کی چینگ شروع کر دی۔ عمران اور باقی ساتھی خاوش بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر ہاتھ روم غیرہ چنیک کر کے خاور واپس آپا۔

"سب اوکے ہے"..... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب اس فون کو بھی چنیک کر لو"..... عمران نے مسکراتے دے کہا تو خاور نے فون اٹھا کر گائیکر کو اس کی عقبی سمت میں کیا

مار کیٹ ہے جسے سٹائلو مار کیٹ کہتے ہیں ہاں سے تمہیں یہ سامان مل جائے گا یہ لے آؤ۔ اس دوران ہم تمہارے جسے کا کھانا بھی کھائیں گے"..... عمران نے کاغذ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو سب ہے اختیار ہنس پڑے۔ صدیقی سرہلانا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جو در باتھ روم زینے ہوئے تھے جبکہ اسی دوران دیر نے کھانا لگانا شروع کر دیا اور وہ سب بھی باری باری اٹھے اور انہوں نے باقاعدہ واش بیسین پر جا کر ہاتھ دھونے اور پھر واپس آکر وہ سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ ابھی انہوں نے کھانا ختم بھی کیا تھا کہ صدیقی واپس آگیا۔

"اوے اتنی جلدی۔ لگتا ہے تمہیں بھوک زیادہ لگی ہوئی ہے۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"قریب ہی چیزوں مل گئیں اور پھر مجھے یہ بھی لکھ تھی کہ کہیں واقعی آپ میرے جسے کا بھی کھانا نہ کھا جائیں"..... صدیقی نے کہا اور چونکہ آتے ہوئے وہ ہاتھ دھو کر آیا تھا اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی کھانے میں شریک ہو گیا۔ کھانا کھانے کے بعد جب برق اٹھائے گئے تو عمران نے ہات کافی کا آرڈر دے دیا۔

"میک اپ کر کے گئے تھے یا"..... عمران نے پوچھا۔

"کر کے گیا تھا"..... صدیقی نے جواب دیا۔

"سب چیزوں مل گئی ہیں"..... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ ہمیں دوں یا کمرے میں چل کر"..... صدیقی نے

اور اس کے ساتھ ہی گائیکر کا کاشن بلب تیزی سے جلنے بھجنے لگا۔

"ہماری عدم موجودگی میں کام کیا گیا ہے۔ بہر حال نحیک ہے..... عمران نے کہا اور خاور نے اشبات میں سرطاتے ہوئے نسلی فون کو واپس میز پر رکھ دیا۔ عمران نے گولیوں کا ایک پیکٹ انھا کر اسے کھولا اور دو دو گولیاں سب کو دے دیں۔

"چار پانچ گھنٹوں تک اب بے ہوشی کی ایکلنگ کرنا ہو گی۔..... عمران نے کہا تو سب نے اشبات میں سرطلا دیئے اور پھر سب نے گولیاں لپٹنے حلق میں ڈال لیں اور انہیں لگل یا۔ یہ ہے ہوشی سے بچانے والی مخصوص گولیاں تھیں۔ عمران نے باقی سامان انھا کر اپنی جیبوں میں ڈالا اور کرسی سے اٹھ کر رہا ہوا۔

"میں ذرا باقہ روم، ہو آؤں اس دوران تم لوگ بیکوں میں سے ضروری سامان نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہماری اب بھاں واپسی نہ ہو سکے۔..... عمران نے کہا اور سب نے اشبات میں سرطلا دیئے اور وہ سب عمران کی بات سمجھ گئے تھے۔

ختم شد

عمران میرزی میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

کاسکٹ سٹار حصہ دوم

مصنف ————— منظہر گلیم ایم، اے

— کیا سوسن عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کر کے انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکی یا۔؟

— لمحہ — جب عمران نے سید لیماڑی کے قریب پہنچے بغیر ہی فارمولہ حاصل کر لیا — کیسے —؟ انتہائی حیرت انگریز داقعات۔

— لمحہ — جب عمران نے ناکام واپسی کا اعلان کر دیا اور اس کے اس اعلان کو ایکیجیتن ایکنسور اور حکام نے بھی تسیلم کر لیا جبکہ انہیں بخوبی معلوم تھا کہ عمران فارمولہ کے گیا ہے۔ ایسا کیوں کیا گیا —؟ حیرت انگریز سچوائش۔

— ایک ایام مشن جسے عمران نے دافعی انتہائی دلچسپ انداز میں مکمل کیا:

— تیز رد فار ایکشن اور اعصاب نہ سپس کے **شاۓ عہود** ہو گیا ہے ساتھ ساتھ حیرت انگریز اور منفرد انداز کی کہانی

بُو سُفُر بُولَدِ زَنْ پاک گیٹ ملتان

رید آری

مصنف — مظہر حکیم ایم اے

ڈولفن — ایک ایسی میں الاقوامی مجرم تنظیم — جو ایسی جعلی کرنے کے چھاپتی تھی جسے جعلی ثابت ہی کیا جا سکتا تھا۔

ڈولفن — جس نے اسرائیل کے ساتھ مل کر پاکیشی اور عام اسلامی ممالک کی جعلی کرنی چاہ کر ان ممالک میں پھیلانے کی منصوبہ بندی کی اور پھر اس پر عمل شروع ہو گیا۔

ڈولفن — جس کی چھاپی ہوئی جعلی کرنی کی وجہ سے نہ صرف پاکیشا بلکہ عام اسلامی ممالک کی معیشت مکمل طور پر جام ہو جاتی۔

ڈاگ — ایک ایسا غیر آباد جزریہ — جو باہان حکومت کی حفاظتی تحولی میں تھا لیکن عمران کو یقین تھا کہ ڈولفن کا پریس سیکشن اس جزریے پر ہے مگر اس کے پاس کوئی ثبوت موجود نہ تھا — پھر کیا ہوا — ؟ کیا عمران کوئی ثبوت حاصل کر سکا — یا — ؟

وَسْفُ بِرَادَنْ بِپَاكِ گِيرَطْ طَهَانْ

اگ — جسے ایسی ریز سے یلد کر دیا گیا تھا کہ عمران لا کہ ملکریں مارنے کے باوجود اسے اوپن نہ کر سکا اور سلناکا میں اس کا مقدمہ بن کر رہ گئی۔

ل جوشن — باچان کی ساری تنظیم ریڈ آرمی کا چیف — جو ڈولفن کی حیات پر عمران کے مقابل کھل کر آگیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ آرمی کے بھیانک بخوبی میں مچنس کر رہ گئے — کیوں درکیسے — ؟

کیا ڈولفن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور پاکیشی اور اسلامی ممالک کو معاشی طور پر تباہ کر دیا گی — یا — ؟

کیا عمران ڈاگ جزریے پر ہو بڑ ڈولفن کے پریس سیکشن کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو سکا — یا — ؟

انتہائی دلچسپ — انتہائی بہنگام خیر

ل جو بہ لمجھ تیزی سے لئے ہوتے واقعات — کامیاب اور ناکامی کے درمیان پٹھ لئے کم کی طرح حرکت کرتا ہوا منفرد انداز کا مشن بے پناہ سپس اور تیز رفتار اشیا سے بھر بور ایک یادگار ناول۔

عمران پرہنے میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ناول

ٹاپ پرائز

مصنف: مظہر حکیم ایم۔ اے

۱۔ ٹاپ پرائز۔ دنیا کا سب سے بڑا انعام جو سائنس، طلب اور ادب کی الفلاحی ریسرچ پر دیا جاتا تھا۔

۲۔ ٹاپ پرائز۔ ایک ایسا بین الاقوامی انعام، جس کا حصول نہ صرف کسی سائنسدان بلکہ اس کے ملک کے لئے بھی انتہائی قابل فخر سمجھا جاتا ہے۔

۳۔ ٹاپ پرائز۔ جب پاکیشی کے ایک سائنسدان کو دیا جانے والا تو اس کے خلاف بین الاقوامی طور پر سائنسوں کا آغاز ہو گیا۔

۴۔ ٹاپ پرائز۔ پاکیشیائی سائنسدان کو جب اس کے حق کے باوجود اس انعام سے خودم رکھنے کی سازش ہونے لگی تو عمران کو مجہور امیدان عمل میں بودنا پڑا۔ اور پھر ایک منفرد اور تحریر خیز جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

۵۔ ٹریو مین۔ جو اس خوفناک سازش کے خلاف عمران کے ساتھی کی حیثیت سے سامنے آیا اور پھر اپنے مخصوص انداز میں اس نے جب کام شروع کیا تو۔

۶۔ کوسٹاٹن۔ ولیم کارمن کی سکیورٹی ایجنسی کا چیف جو پاکیشیائی سائنسدان کی بھلائی اپنے ملک کے لئے ٹاپ پرائز حاصل کرنا پاہتا تھا۔ کیا وہ اس میں کامیاب ہو گیا یا۔

- ۰۔ کوسٹاٹن۔ ایک ایسا کاردار جس نے ٹاپ پرائز کے حصول کرنے مقصود ہجوم پر ہوئے انتہائی ہولناک نشد کرنے سے بھی گریز نہ کیا۔
- ۰۔ کوسٹاٹن۔ جو ولیم کارمن کی انتہائی خوفناک ایجنسی روٹ کا چیف تھا اور کس نے ٹریو مین، عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جب اپنی انتہائی خطرناک ایجنسی، کو حرکت دی تو ٹریو مین، عمران اور اس کے ساتھیوں پر لقینی موت کے لئے پہلتے چلے گئے۔
- ۰۔ ٹاپ پرائز۔ جسے اس۔ صحیح حقدار تک پہنچانے کے لئے ٹریو مین عمران اور اس کے ساتھی اپنی جانوں پر کھیل گئے۔
- ۰۔ ٹاپ پرائز۔ آخر کار اس کے حصے میں آیا۔ اس کی واقعی اپ پرائز کے صحیح حقدار کو ما۔ یا۔

وہ لمحہ

- جب ٹائیگر کو ٹاپ پرائز دبنے کا اعلان کر دیا گیا۔ گھر عمران کو اس پر اعتراض تھا۔ کیوں۔
- انتہائی تیز روز ایجنس پوشش
- بین الاقوامی انعام کے پس منظر میں ہونے والی ایسی خوفناک سازشوں کی کہانی۔ جس سے دنیا بیشہ لا علم رہتی ہے۔

بے پناہ جدوجہد۔ انتہائی تیز روز رائیخن اور اعصاب شکن سپس پرشق بین الاقوامی ایجنسی اپ کو جاسوسی دب کنی جہتوں سے روشناس کرتے گا۔

لوسٹ پرائز پاک گیر ط ملیان

عمران سریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ناول

بلیک تھنڈر

مصنف: منظہر علیم ایم اے

بلیک تھنڈر — ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم جو ایکٹو سے بھی زیاد پُر امرار تنظیم ثابت ہوتی۔

بلیک تھنڈر — جس نے پُر ٹنڈٹ فیاض کو ایسی خوفناک بیماری کا شکر دیا جو قطعاً ناقابل علاج ہتی — کیا پُر ٹنڈٹ فیاض اس خوفناک بیماری سے جانبر ہو سکا یا — ؟

ڑو میں — بلیک تھنڈر کا ایسا ایجنس جو عمران کو پرکاہ کی حیثیت بھی نہ دیتا تھا۔

ڑو میں — جس کے اتحدوں عمران کو زندگی میں پہلی بار عبرت ناک شکست کا منزد پکھنا پڑا — مکمل اور واضح شکست۔

ڑو میں — جس نے پاکیشیا کی ٹاپ پیش لیباڑی کو اس کے سائنسدانوں سمیت ایک لمبے میں تباہ در برداشت کر کر رکھ دیا۔

ڑو میں — جس کے مقابلے پر آکر عمران اور پاکیشی اسیکٹ مردوں

کھل طور پر بے لبس ہو گئی۔

ڑو میں — جس نے رائلی میں سے ایکٹو کو اغوا کر کے بڑے اٹھیان سے آ کر کی نعاب کی کروی — کیا ایکٹو بے نعاب ہو گا۔ ؟

عمران کا ساتھی ٹائیگر — جس کی حرمت انجز کا دردگی نے عمران اور پوری اسیکٹ مردوں کو ششدہ کر دیا۔ وہ کارکردگی کیا تھی۔ ؟

عمران — جو بلیک تھنڈر کی وجہ سے اس حالت پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹروں نے اس زندگی سے قطعی ماوسی ظاہر کر دی — اور سلطان بلک بلک، کرو پڑے۔

بلیک تھنڈر — اور آس کا ایجنس ٹو میں کیا اپنے خوفناک مش میں کامیاب ہوئے یا — ؟

خوفناک حد تک تیز رفتہ ایکشن

سائنس روکنے والے اسپس

موت اور زندگی کی بھی کامنے کے مقولی

ایک ایسی کہانی جو یعنیا ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پوری اُترے گی

لیو سیف پر اور زیاں پاک گیرٹ ملساں ۰

عمران سیف حسین

کامک طار

منظور کلمہ
دیکھ

چند بیان

محترم فارئین۔ ملام مسنون۔ کامک شار کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں ہونے والی اہتمائی دلچسپ اور منفرد انداز کی جدوجہد اب لپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے اہتمائی بے چین ہو رہے ہوں گے۔ لیکن اس سے پہلے لپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے اور ہاں۔ اس ناول کے بارے میں اپنی آراء سے بھی مجھے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ آپ کی آراء و فنی میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔

مطفر گڑھ سے سید کاشف ذیشان کاظمی صاحب لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناولوں نے واقعی جاسوسی ادب میں تہلکہ مجا دیا ہے۔ ولیے تو آپ کے سب ناول اہتمائی شاندار ہیں لیکن مجھے آپ کا ناول "جاسوس اعظم" بے حد پسند آیا ہے۔ یونکہ یہ ناول آپ نے میرے پسندیدہ کردار قاسم طالع گردی پر لکھا ہے۔ البتہ ایک بات آپ سے معلوم کرنی ہے کہ "فل فلوٹی" سے قائم کیا مطلب ہوتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔"

محترم سید کاشف ذیشان کاظمی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول لپند کرنے کا ہے حد فکر یہ۔ آپ نے جو سوال پوچا ہے اس پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ آپ۔ یہ قاسم کو پسند بھی کرتے ہیں اس کے باوجود اس

اس ناول کے تمام نام مقام کردار، واقعات اور عیش کردہ چھوپیش قطعی (مضنی) ہیں۔ کسی حکم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلیشور، مصنف، پرنسپر قطعی ذمہ دار نہیں ہو سکے۔

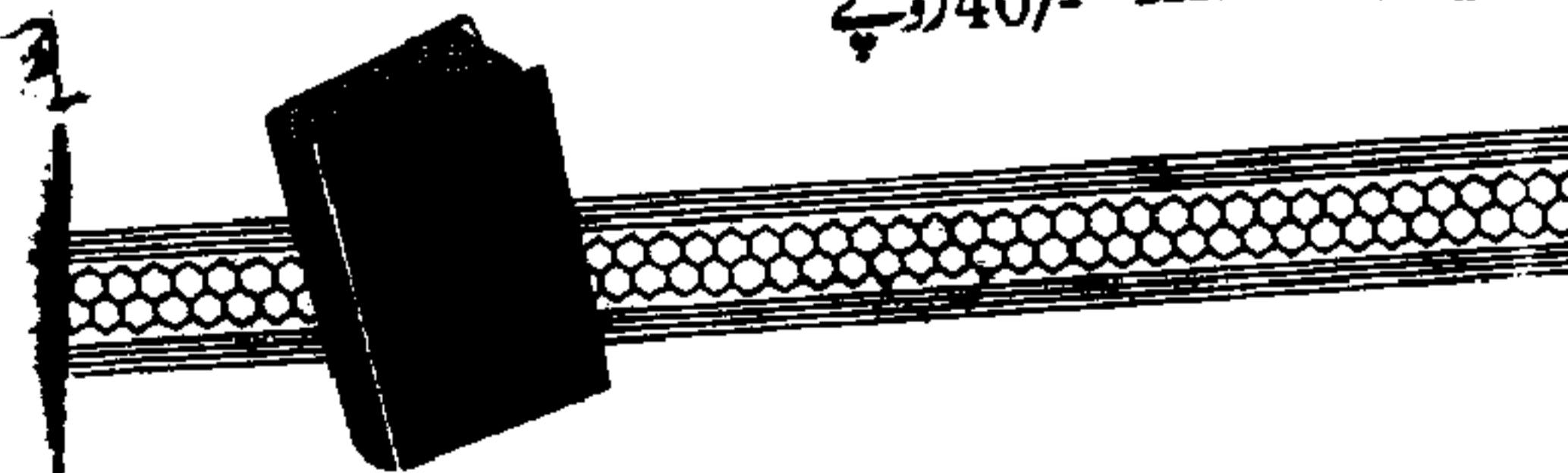
ناشران — اشرف قریشی

یوسف قریشی

پرنٹر — محمد یونس

طافع — نذیر یونس پرنٹر لاہور

قیمت — 40 روپے



جہاں تک قارئین کی آراء کا تعلق ہے تو یقین یہ ہے کہ میں ہر خط کو پڑھتا ہوں لیکن چہ باتوں میں صرف ان خطوط کا جواب دیا جاسکتا ہے جس میں دوسرے قارئین کے لئے بھی کوئی دلچسپی موجود ہو۔ خط کا جواب نہ ملنے پر آہ بہ کا غصہ بجا لیکن اگر میں تمام قارئین کے خطوط کا جواب میں صرف ایک ایک بستر بھی لکھ کر بھیجا شروع کر دوں تو پھر ناول لکھنے کا وقت ہی نہیں بچے گا اور اس کے بعد ظاہر ہے آپ نے بروقت ناول نہ لکھنے پر مجھ سے خفا ہو جانا ہے۔ اس لئے میری محضرت قبول کو لس سامنے بے آب آستدہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

راولپنڈی سے قیصر حسین لکھتے ہیں۔ طویل عرصے سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہو ر اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ میری تجہیز ہے کہ کوئی ایسا ناول لکھیں جس میں پاکیشیا سائنس مردوں بیک وقت غیر ملک میں اور پاکیشیا میں کام کرے مجھے یقین ہے کہ یہ یقیناً دلچسپ ناول ٹاہبہ ہو گا۔

محترم قیصر ح میں صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد
شکر یہ آپ کی ڈیز مرا آنکھوں پر لیکن ظاہر ہے یہ کام دو گروپوں کی
صورت میں ہوتا ہے لیکن پھر اصل منکر یہ پڑ جائے گا کہ عمران
کس گروپ کے ماتحت کام کرے۔ امید ہے آپ آئندہ خط میں اس کی
وضاحت ضرور کرسے گے۔

سمندری سے محمد رمضان صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے اور میرے دوستوں کو بخوبی پسند ہیں۔ آپ اپنی تحریروں سے جس طرح

مگر جو بھروسے ہے اس کے بارے میں بھی نہیں جانتے۔ دیے فل بھی
اگرچہ کاٹا ہے جس کا مطلب ہے مکمل، بھرپور اور فلوٹ بھی
اگرچہ زبان کا ہی لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنی تو تیرنے کے ہیں
البتہ آپ نے قوی ہتھوار کے موقع پر قوی پریڈ کے سلسلے میں ان
فلوٹ کو دیکھا ہوا گاجن پر کسی خاص علاقے یا صوبے کے لکھر کو مکمل
اور بھرپور انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس نے فل فلوٹ کا مطلب ہوا
مکمل اور بھرپور اور فلوٹی ظاہر ہے مونث کے لئے استعمال کیا جاسکتا
ہے۔ آپ آپ خود ہی سوچ لجئے کہ سینھ قاسم کا فل فلوٹ سے کیا
مطلوب ہو سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھیں گے۔

ملہان سے خضر عباس بخاری صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کو دوسرا خط
لکھ رہا ہوں۔ پہلے خط کے ساتھ جوابی لغافہ بھی بھیجا تھا اور اس خط کے
ساتھ بھی جوابی لغافہ بھجوڑا رہا ہوں لیکن آپ نے میرے خط کا جواب
نہیں دیا حالانکہ آپ پسے ناولوں میں خصوصی طور پر یہ لکھتے ہیں کہ
ہم اپنی آراء آپ کو لکھ کر بھیجیں لیکن جب ہم لکھ کر بھیجتے ہیں تو آپ
جواب تک نہیں دیتے۔ کیا آپ کی تمام اخلاقی باتیں صرف ناولوں
تک ہی محدود ہوتی ہیں۔۔۔

حضرت مسیح عباد - بخاری صاحب سے خط لکھنے اور جواب نہ ملنے کے
باوجود دوسرًا خط لکھنے کا بے حد شکر چہ - میں نے لپٹے قارئین سے کہی
بار درخواست کی ہے کہ وہ لپٹے خطوط کے ساتھ مجھے جوابی لفافہ نہ
بھیجا کریں کیونکہ میں فرد اُفرداً خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہوں اور

نئی نسل کے کردار کی اصلاح کر رہے ہیں وہ واقعی قابلِ داد ہے۔
امید ہے آپ کشمیر کے موضوع پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں گے۔
محترم محمد رمضان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے
حد شکریہ۔ آپ نے لپٹے خط میں میری تحریروں کے سلسلے میں جن
پر خلوصِ جذبات کا افہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر
مشکور ہوں۔ کشمیر کے موضوع پر انٹھاء اللہ جلد ہی مزید ناول لکھوں
گا۔ امید ہے آپ آتیدہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

وَالسَّلَامُ

وَظَهَرَ كَلِيمٌ بِإِيمَانٍ

لپٹے آفس میں ہٹکر سون نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے
ایک چھوٹا لیکن جدید نرین ساخت کا ٹرانسیسیٹر کال کر اس نے اس کا
بٹن پر لیس کر دیا۔ ٹکسٹ فریکونسی کا ٹرانسیسیٹر تھا اس نے اس پر
فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ الیہا ہی ٹرانسیسیٹر چیری
کے پاس موجود تھا اور وہ اس وقت براہ راست چیری سے بات کرنا
چاہتی تھی ورنہ اگر وہ سری کو کال کرتی تو پھر میز پر ٹے ہوئے بڑے
ٹرانسیسیٹر کے ذریعے ہی کر لیتی۔

”ہیلو ہیلو سون کانگ۔ اور“..... سون نے بار بار کال دیتے
ہوئے کہا۔

”لیں چیری انٹانگ یو۔ اور“..... تھوڑی دری بدر رسیونگ
بلب جل انٹھا اور اس کے ساتھ ہی چیری کی آواز سنائی دی۔
”چیری مشکوک۔ افراد کیا کر رہے ہیں۔ اور“..... سون نے

کہا۔

”انہوں نے کھانا کھایا ہے اور اب ہات کافی پی رہے ہیں۔
اوور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھا۔ اب میری بات غور سے سن لو۔ میں نے انہیں بے ہوش
کر کے اخوا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیا تم یہ کام اس انداز میں کرا
سکتے ہو کہ ان لوگوں کو رد عمل قابلہ کرنے کا موقع ہی نہ طے لیکن یہ
سن لو کہ یہ لوگ دنیا کے مانے ہوئے اور اہتمائی خطرناک سیکٹ
اعجنت ہیں اگر انہیں معمولی سا شہبہ بھی ہو گیا تو پھر نہ صرف پلان
ناکام ہو جائے گا بلکہ ہمارے لئے بے پناہ دشواریاں پیدا ہو جائیں
گی۔ اوور“..... سون نے تیز لمحے میں کہا۔

”مادام بس، ہنزی سے کہہ دیں کہ وہ خصوصی لائٹنگ کا
بندوبست کر دے۔ پھر یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔ اوور“۔ چیری
نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں اسے کہہ دیتی ہوں لیکن تم انہیں وہاں سے ٹکالو
گے کیسے۔ اوور“..... سون نے کہا۔

”مادام، ہوش شیزو کی ہر منزل میں الیہ راستے موجود ہیں جو عقبی
طرف ایک خفیہ راستے پر جا کر ملتے ہیں۔ وہاں سے انہیں آسانی سے
ٹکالا جاسکتا ہے بشرطیکہ ایڈمن ینیجر کو ساتھ ملا لیا جائے اور بس، ہنزی
ایسا کر سکتا ہے۔ اوور“..... چیری نے اہتمائی مودبانہ لمحے میں کہا۔
”اوکے میں، ہنزی سے بات کرتی ہوں۔ اوور ایڈنڈ آل۔“ سون

کہتے گہا اور پھر اس نے یہ چھوٹا ساڑا نسیمِ آف کیا اور اسے میز پر رکھ
گر اس نے بڑے ٹرانسیسٹر کو انداختا اور اسے اپنے سامنے رکھ کر اس
نے اس پر فریکنی ایڈجٹ کرنا شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو سون ڈائل۔ اوور“..... سون نے فریکنی
ایڈجٹ کرنے کے بعد ٹرانسیسٹر کرتے ہوئے کہا۔
”لیں، ہنزی ایڈنڈ یو مادام۔ اوور“..... چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر
سے ہنزی کی آواز سنائی دی۔

”ہنزی جو پانچ افراد، ہوش شیزو میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ واقعی
مشکوک ہیں۔ میں انہیں خود بھی چھیک کر چکی ہوں۔ اب میں چاہتی
ہوں کہ انہیں وہاں سے اخوا کر کے ہیڈ کو ارٹر لے آیا جائے تاکہ ان
کے بارے میں حتیٰ چنان بین کر کے ان کا خاتمه کر دیا جائے۔ میں
نے چیری سے بات کی۔“۔ اس کا کہنا ہے کہ ایک تو تم اس کے لئے
لائٹنگ کا بندوبست کر، اور دوسرا خفیہ راستے کو استعمال کرنے کے
لئے ہوش شیزو کے ایڈمن ینیجر کو ساتھ ملا لو۔ اوور“..... سون نے
کہا۔

”انہیں کہاں ہنچانا ہے مادام۔ اوور“..... ہنزی نے کہا۔
”ہیڈ کو ارٹر کے ریڈ روم میں لیکن انہیں بے ہوش ہونا چاہئے۔
اوور“..... سون نے کہا۔
”لیں مادام۔ آپ۔ بے ٹکرہ میں ہنچ جائیں گے۔ اوور“..... ہنزی
نے کہا۔

یہاں رکھنا یہ اہتمائی خطرناک اور مانے ہوئے سیکرت بھنٹ
ہیں۔ اور ”..... سون نے کہا۔

”آپ بے فکر ہیں مادام۔ اور ”..... دوسری طرف سے ہر زی
نے اسی طرح اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”اوکے کام شروع کر دوسرا اور اندھہ آلی۔ ”..... سون نے کہا اور
ڈرانسیز آف کر کے اس نے اندر کام کا رسیور انٹھایا اور یہے بعد دیگرے
اس کے تین بٹن پر لیں کر دیئے۔

”شارک بول رہا ہوں۔ ”..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

”سون بول رہی ہوں شارک۔ ہر زی پانچ ایکر بیمبوں کو انداز کر
کے ہیڈ کوارٹر لے آ رہا ہے انہیں تم نے ریڈ روم میں ہبھانا ہے اور
راڈر والی پسیشل کرسیوں میں جگڑ دینا ہے لیکن اس سے ہٹلے ان کی
مکمل اور تفصیلی تکالیشی لے لینا اور یہ سن لو کہ یہ دنیا کے اہتمائی
خطرناک اور مانے ہوئے سیکرت بھنٹ ہیں اس لئے تم نے ہر لحاظ
سے محتاط رہنا ہے اور جسیے ہی یہ لوگ ریڈ روم میں ہیں تم نے
مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔ اور ”..... سون نے کہا۔

”لیکن مادام۔ اور ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اور جب تک میں وہاں پہنچ نہ جاؤں تم نے میرے حکم کے بغیر
انہیں ہوش میں بھی نہیں لے آنا۔ اور ”..... سون نے کہا۔

”حکم کی تعییل ہو گی مادام۔ اور ”..... دوسری طرف سے

ستبلنے لجھے میں کہا گیا اور سون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
ڈرانسیز آف کر دیا۔

”انہوں نے نگرانی کوہ یہ کر لیا ہو۔ ”..... ڈیوڈ نے کہا۔
”کر لیا بھی ہو تب بھی ہر زی کام کر لے گا۔ وہ ایسے معاملات میں
بھی مہارت رکھتا ہے۔ ”..... سون نے کہا اور ڈیوڈ نے اشبات میں
سرطا دیا۔

”ہمیں ایک اور بات کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ ”..... چند لمحوں کی
حتمو شی کے بعد ڈیوڈ نے کہا۔

”کس بات کا۔ ”..... سون نے چونک کر پوچھا۔
”کہ کہیں ان کی نگرانی ان کا کوئی دوسرا گروپ نہ کر رہا ہوں اور
وہ ان کے پنجھے پنجھے سہاں پنج جائے۔ ہم اندر ان کو چھیک کرتے رہیں
اور وہ سہاں ریڈ کر دے۔ ”..... ڈیوڈ نے کہا تو سون چونک پڑی۔
”یہ خیال تمہیں کیسے آیا ہے۔ ”..... سون نے کہا۔

” عمران اکثر ایسی ہر تینیں کرتا رہتا ہے اور ایک بات اور بھی بتا
دوں سون میری چھٹی حصے کہہ رہی ہے کہ عمران کو ہمارے متعلق
علم ہو گیا ہے اور وہ یقیناً ہماری طرف سے کسی اقدام کا منتظر ہو
گا۔ ”..... ڈیوڈ نے کہا۔

”تمہاری یہ چھٹی حصے کس بنیاد پر چھوڑ کر رہی ہے۔ ”..... سون
نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ عمران نے مجھے اور تمہیں ہبھان لیا ہو اور نگرانی

۔ میں دراصل اس وقت کو سکون سے گزارنا چاہتی ہوں ۔۔۔
من نے مسکراتے ہوئے ہما۔

۔ تو تم ذہنی دباؤ محسوس نہ رہی ہو۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔
۔ ہاں۔ انکل ہیو گونے اس عمران کے بارے میں اب تک جو کچھ
یتار کھا ہے اس نے مجھے واٹھی ذہنی دباؤ کا شکار کر رکھا ہے۔۔۔ سون
نے شراب کی بوتل کھول کر اس میں سے گلاسوں میں شراب انڈیلیتے
بوئے کہا۔

فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اصل پوانت یہی ہمارے حق میں جاتا ہے کہ ہمارا کوئی آلتِ ثابت چنگی سے بظاہر نہیں ہے اس لئے اگر عمران نے ہمیں وہ ان بھی یا ہو گا تب بھی وہ ہماری طرف سے محتاط نہیں ہو گا۔ ڈیوڈ نے کہا اور سون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ دونوں شراب پینے میں صرف ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد جب اندر کام کی گئی بھی تو وہ دونوں اس طرح اچھل پڑے جیسے کمرے میں اچانک اپنے پھٹ پڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اکٹھے ہی ہنس پڑے۔ کیونکہ ان دونوں کے اس طرح اچھلنے کا مطلع تھا کہ وہ دونوں ذمہ دار کاشکار ہیں۔

میں سون نے رسپور اٹھا کر کہا۔
شارک بول رہا ہو، ما دام۔ پانچ ایکڑ بھی ریڈ روم میں پنج جگے
ہیں۔ میں نے ان کی تکاٹ لے کر انہیں پسیٹل راڈز والی کرسیوں
میں جکڑ دیا ہے۔ شارک کی آواز سنائی دی۔

کو بھی چیک کر لیا ہو۔ ایسی صورت میں وہ لا محالہ چوکنا ہو گا۔ ڈیور نے کہا۔

"چہاری بات دوسری ہے۔ مجھے اس نے لٹکپن کے زمانے میں دیکھا تھا اب طویل عرصے سے میری اس سے ملاقات نہیں ہوئی اس لئے مجھے تو وہ پہچان نہیں سکتا اور بفرض محال اگر اس نے پہچان بھی لیا ہو گا تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے وہ جس مشن پر آیا ہے اسے ہاپ ہجنسی ڈیل کر رہی ہے جبکہ میرا تعلق ریڈ ہجنسی سے ہے اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات آہی نہیں سکتی کہ ہم اس کی نگرانی کر رہے ہیں۔ پھر جب وہ ہوٹل کے ہال میں آیا تو ہم وہاں پہلے سے موجود تھے اور پھر ہم فوراً ہی اٹھ کر آگئے تھے اس لئے وہ ہم پر کسی صورت بھی شک نہیں کر سکتا اور دوسری بات یہ کہ اگر ایسا ہے بھی ہی تو بھی وہ ہماں تو پہنچ ہی جائے گا پھر میں دیکھوں گی کہ وہ کس طرح پچونیشن تبدیل کرتا ہے۔..... سون نے کہا۔

“میرا مطلب تھا کہ جب وہ لوگ ہمارا پنج جائیں تو تم لپٹے ہیڈ کو ارثر کی حفاظت کا بھی خصوصی طور پر خیال رکھنا۔..... ڈیوڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خیال رکھوں گی۔..... سوسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھی اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود ریک میں سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا۔

”مجھے کہتا تھا میں اٹھا لیتا۔..... ڈیوڈ نے کہا۔

۔ تکاشی کا کیا شیجہ نکلا ہے۔ سون نے پوچھا۔
۔ اسلئے، کرنی اور کاغذات۔ بس یہی چیزیں نکلی ہیں ان کی
جبوں سے۔ سٹارک نے جواب دیا۔

”اوکے۔ اب تم ایسا کرو کہ ہیڈ کوارٹر کا مکمل حفاظتی نظام آن
کر دو ایسا نہ ہو کہ ان کا کوئی دوسرا گردپ بھی ہو جو ہیڈ کوارٹر پر
اچانک حملہ کر دے۔ سون نے کہا۔

”یہ مادام۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں اور ڈیوڈ آر ہے ہیں۔ سون نے کہا اور ٹرانسیسیٹر کھو کر دیا۔
”اوچلیں۔ سون نے اٹھتے ہوئے کہا لیکن اسی لمجے ساتھ
پڑے ہوئے ٹرانسیسیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور سون دوبارہ کرسی
پر بیٹھ گئی اور اس نے ٹرانسیسیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو، ہیلو، ہنزی کالنگ۔ اوور۔ ہنزی کی آواز سنائی دی۔

”مس۔ سون اشنڈنگ یو۔ اوور۔ سون نے کہا۔

”مادام۔ مشکوک افراد ہیڈ کوارٹر پہنچا دیئے گئے ہیں۔ اوور۔
ہنزی نے کہا۔

”ہاں مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ کوئی پر ابلم تو نہیں ہوا۔ اوور۔
سون نے کہا۔

”نو مادام۔ یہ سب ایک ہی کمرے میں موجود تھے اور ساتھ والا
کمرہ خالی تھا۔ میں نے اس کے مشترکہ روشنداں سے سپیشل لائنگ
اندر فائز کر دی اور انہیں انھا کر خفیہ راستے سے ایک سٹیشن ویگن

میں ڈالا اور ہیڈ کوارٹر پہنچا دیا گیا۔ ویسے میں نے ان کے بیگز بھی
ساتھ ہی بھجوادیئے ہیں۔ اوور۔ ہنزی نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”اوکے بہر حال تم نے شہر میں مشکوک افراد کی چینکنگ جاری
رکھنی ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہمارے مطلوب افراد نہ
ہوں۔ اوور۔ سون نے کہا۔

”یہ مادام۔ اوور۔ ہنزی نے جواب دیا۔

”اوور اینڈ آل۔ سون نے کہا اور ٹرانسیسیٹر آف کر دیا اور
اس کے ساتھ ہی وہ انٹھ کھڑی ہوئی تو ڈیوڈ بھی انٹھ کر کھدا ہو گیا اور
پھر وہ دونوں تیز تیز قدم انھاتے بیردنی دروازے کی طرف بڑھتے چلے
گئے۔

بھلی اور پھر تیزی سے واں چلا گیا اور دروازہ دوبارہ بند ہو گیا۔
 بارات کی روائی کا بندوبست کرنے گیا ہے..... عمران نے
 قہت سے کہا۔ ٹاہر ہے وہ خصوص گویاں کھانے کی وجہ سے ان
 خصوص رنگ کے اثرات اور کے جسموں پر نہیں ہوتے تھے۔
 لیکن دوہن تو پاکبینیا میں ہے عمران صاحب۔ تو کیا بارات
 پاکبینیا جائے گی..... اتنے بیٹھے ہوئے صدیقی نے بھی آہستہ سے
 گہا تو سب آہستہ سے ہنس پڑے۔

ہر لک کی دوہن بعدہ ہونی چاہئے تاکہ آدمی صحیح معنوں میں
 بین الاقوامی کھلا سکے..... عمران نے کہا اور وہ سب آہستہ سے ہنس
 پڑے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا تو انہوں نے نہ صرف
 آنکھیں بند کر لیں بلکہ اپنے جسموں کو بھی مکمل طور پر ڈھیلنا چھوڑ دیا۔
 اندر آنے والے آنہ افراہ تھے۔ انہوں نے ایک ایک کر کے انہیں
 کاندھوں پر لادا اور کمرے سے نکل کر عقبی طرف کو بڑھ گئے۔ تھوڑی
 دیر بعد وہ ایک بندے سے سستے سے گزرتے ہوئے نیچے گئے اور تھوڑی
 دیر بعد انہیں ہوٹل کی عینی طرف ایک خفیہ راستے سے باہر نکال کر
 ایک شیش ویگن میں لا دیا گیا اور پھر شیش ویگن تیزی سے روانہ
 ہو گئی۔ عمران اور اس کے ساتھی شیش ویگن کے عقبی حصے میں
 پڑے ہوئے تھے۔ شیش ویگن میں ڈرائیور کے ساتھ ایک نوجوان
 ایکریمی بیٹھا ہوا تھا جو اس کی طرف سے اس حد تک مطمئن تھا کہ
 اس نے سارے راستے اُب بار بھی پلت کر نہ دیکھا تھا۔ عمران اور

عمران لپنے ساتھیوں سمیت کمرے میں موجود تھا کہ اچانک اسے
 کمرے کے اوپر والے حصے میں موجود روشنداں سے ہنکلی سی لٹک کی
 آواز سنائی دی۔ ابھی عمران نے چونک کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ یہ لٹکتے
 روشنداں میں سے ایک گول سلاخ نیچے فرش پر گری اور اس میں سے
 سرخ رنگ کی اہتمائی تیز روشنی نکلی اور ایک لمبے کے لئے پورا لمبہ تیز
 سرخ روشنی سے بھر سا گیا اور عمران ہنکے سے کھنکا رہا اور اس کے ساتھ
 ہی اس کا جسم کرسی پر اس طرح ڈھلک گیا جیسے وہ بے ہوش ہو گیا
 ہو۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اداکاری شروع کر دی البتہ ان سب
 کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ دروازے کی طرف ہی دیکھ رہے
 تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران کو دروازہ کھلتا دکھاتی دیا تو اس نے
 آنکھیں بند کر لیں اور جسم کو مکمل طور پر ڈھیلنا چھوڑ دیا۔ کمرے میں
 ایک آدمی داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں

۱۷

”اوکے آؤ۔۔۔۔۔ اس آدمی نے اطمینان بھرے لجھے میں کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ساتھی بھی اس بڑے کمرے سے باہر نکل گئے اور جب دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے آنکھیں کھولیں اور تریپا سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اس کے سیدھا ہو کر بیٹھنے ہی اس کے سارے ساتھی بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

”ان کر سیوں سے نجات کا کوئی طریقہ ہمیں پہلے سوچتا ہو گا کیونکہ
سوچ پستل کافی فاصے پر ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ کام آسانی سے ہو جائے گا۔۔۔۔۔ خاور نے
مسکراتے ہوئے کہ۔

"اچھا دہ کیے"..... عمران سمیت سب نے چونک کر حیرت
بھرے لجے میں کہا۔

یہ سوچ پندر میری کرسی کے عین سامنے ہے اس لئے ان کی
میں تار چھپلے میری لرسی کے سامنے آ رہی ہو گی اور پھر ہبہاں سے
ڈسٹری بیوٹ ہو کہ باقی کر سیوں تک جا رہی ہو گی اس لئے اگر اس
میں لائن کو توڑ دیا جائے تو یہ سارا سسٹم ہی آف ہو جائے گا۔ ” خادر
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دری گذے اے، مشن میں خاور کا ذہن خاصاً تیز چاہ رہا ہے۔ تم ان لوگوں کے آنے سے بھلے تار کا بندوبست کر لو۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے ساتھی چونکہ ہے ہی اپنی تیاری مکمل کر لے گئے تھے اس نے وہ بھی اطمینان سے بے ہوش بننے پڑے رہے تھے۔ پھر ایک عمارت میں داخل ہو کر شیش ویگن رکی اور وہاں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایکریمیوں نے کاندھوں پر لاو کر ایک بڑے کمرے میں پہنچایا جہاں راذز والی کر سیوں کی دو مختلف قطاریں موجود تھیں۔ انہیں ایک قطار میں موجود کر سیوں پر ڈال کر راذز میں جبڑ دیا گیا اور عمران نے نیم واآنکھوں سے دیکھا کہ اس کے لئے انہوں نے سامنے والی دیوار میں موجود سوچ پینل کو استعمال کیا تھا اور پھر ان میں سے سوائے تین افراد کے باقی باہر چلے گئے۔

ان کی تلاشی لو اور جو سامان نکلے وہ سلمتی میز پر رکھ دو۔ مگر ایک آدمی نے تیز لمحے میں اپنے ساتھیوں سے مناطب ہو کر کہا۔
”یہ سر..... دونوں نے کہا اور وہ تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے ان کی مخصوص خفیہ جیبوں میں کی تلاشی بڑے ماہراشتہ انداز میں لی لیکن چونکہ عمران جانتا تھا کہ بھنسی کے افراد کامل طور پر تربیت یافتے ہوتے ہیں اس لئے اس نے جو کچھ ان سے چھپانا تھا اس کا انتظام پہلے ہی کرو کھا تھا۔ یہی وجہ یعنی کہ جیبوں سے صرف عام اسلحہ اور کاغذات کے علاوہ اور کچھ برآمد نہ ہوا تھا۔

"اچھی طرح تکاثی لے لیا ہے ناں حکم دینے والے نے کہا۔
لیکن باس دونوں نے موڈ بانہ لجئے میں جواب دیتے ہوئے

”میں نے کر بھی یا ہے۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ایک بار پھر عمران سیت سب چونک پڑے۔
”کمال ہے۔ تم تو واقعی جادوگر بن چکے ہو۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔
”اس بار نجاتے کیوں یہ حیران کرنے والا کام اللہ تعالیٰ نے میرے ذمے ڈال دیا ہے ورنہ آج تک تو ایسے کام آپ کے ذمے تھے۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران سیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔
”جلدی بتاؤ کیا کیا ہے تم نے۔ وہ لوگ آنے ہی والے ہوں گے۔ وہ ریڑا بجنسی کے لوگ ہیں عام بہجت نہیں ہیں۔۔۔ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب اس سارے سسم کا مین ڈنل میری کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان فرش میں اندر گراونڈ بنایا گیا ہے اور اس کے لئے نیکنوں کی تار کے لئے میری کرسی کا دایاں پائیں استعمال کیا گیا ہے کیونکہ بلیک غر کی تار کو باقاعدہ اس پائے کے ساتھ اس انداز میں مسلک کیا گیا ہے کہ جس سے صاف محسوس ہوتا ہے کہ یہ نیکنوں لائن ہے اور پائے کے ساتھ اس میں استا گیپ موجود ہے کہ میں پاؤں موز کر ایک ہی جھٹکے سے اسے آسانی سے توڑ سکتا ہوں اس طرح سارا سسم آف ہو جائے گا۔۔۔ خاور نے بھی اس بار سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”گذشت۔ تو پھر نہ تیار رہنا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور نے اہلات میں سر ملا دیا۔ اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں پر آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک بار پھر اپنے جسم دھملے چھوڑ دیے۔ اللہ عمران نے آنکھوں میں معمولی سی جھری بہر حال رکھی ہوئی تھی۔ پھر لگوں بعد دروازہ کھلا اور سون اور اس کے پیچے ڈیوڈ اندر داخل ہوا۔ ان دونوں کے پیچے وہی آدمی تھا جس نے تکاثی لیٹنے کا حکم دیا تھا اور اس آدمی کے پیچے دو شہین گنوں سے مسلح آدمی اندر آئے اور پھر وہ دونوں دیوار کے۔ تھہ پشت لگا کر کھوئے ہو گئے جبکہ سون، ڈیوڈ اور وہ حکم دینے والا آدمی عمران اور اس کے ساتھیوں کی کرسیوں کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

”انہیں ہوش میں لے آؤ شارک۔۔۔ سون نے اس تکاثی کا حکم دینے والے۔۔۔ مخاطب ہو کر کہا۔
”لیکن ما دام۔۔۔ اس آدمی نے جس کا نام شارک یا گیا تھا جواب دیا اور اس نے جیپ سے ایک نارچ نہ آللہ نکالا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ اس نے نارچ نا آلے کا چوڑا سراہ ان کی گردن پر رکھ کر اس کا پین دبادیا۔ عمران کو لہنے جسم میں ایک لمحے کے لئے ہریں سی گزرتی محسوس ہوئیں اور اس کے ساتھ ہو نارچ نہ آللہ ہٹا پایا گیا۔ آدمی عمران کے ساتھ بیٹھنے ہوئے چوہاں کی طرف مڑ گیا تو عمران نے ایک جمیٹے سے

آنھیں کھول دیں۔
کیا۔ کیا مطلب ہے میں کہاں ہوں۔ کیا مطلب ہے..... عمران کا

بچہ ایکری ہی تھا اور اس کا بچہ سنتے ہی سون کا ہمراہ لٹک سا گیا اور
پھر ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے اور ظاہر
ہے انہوں نے بھی عمران کی طرح ایکری بچہ میں ہی حیرت کا اظہار
کرنا تھا کیونکہ وہ بے ہوش تو تھے ہی نہیں اس لئے عمران کی آواز وہ
سن رہے تھے اور پھر وہ عمران کے ساتھی تھے اور انہیں معلوم تھا کہ
ان کا خصوصی میک اپ چیک نہ ہو سکے گا۔

"چہارا نام علی عمران ہے اور تم پاکیشیائی ہو۔" سون نے
عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ایکری ہوں۔ تم
کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں اور ہوٹل کے کمرے میں
موجود تھے۔ یہ کون سی جگہ ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"کیا خیال ہے ڈیوڈ۔ یہ تو واقعی غیر متعلقہ لوگ ہیں اور اب
انہیں واپس بھی نہیں بھجوایا جاسکتا اس لئے کیوں نہ انہیں ہلاک کر
کے ان کی لاشیں جلا دی جائیں۔" سون نے ساتھ یہی ہوئے
نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور کیا ہو سکتا ہے۔" ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ کون لوگ

ہو تم۔ ہم تو سیاح ہیں۔ کون ہو تم۔ عمران نے اپنی اداکاری
جاری رکھتے ہوئے کہا۔

سنو۔ یا تو تم اعتراف کر لو کہ چہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سرودس سے ہے پھر تو ہمیں زندہ رکھا جاسکتا ہے اور تم سے بات
چیت کی جاسکتی ہے ورنہ دوسری صورت میں، ہم تمہیں ہلاک کر دیں
گے۔ بولو کیا کہتے ہو۔" سون نے احتیاطی سرد لمحے میں کہا۔

"کمال ہے۔ یعنی رف اعتراف کر لیئے تھے ہماری زندگیاں نج
سکتی ہیں تو ہم ایک بار نہیں ایک ہزار بار اعتراف کرنے کے لئے
تیار ہیں۔" عمران نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ بات بتا رہی ہے کہ یہی اصل عمران ہے اس لئے مزید
وقت نہ دو انہیں سو مر۔ فوراً گویوں سے اڑا د فوراً۔" ڈیوڈ نے
یہ لفڑت احتیاطی تیز لمحے میں کہا۔

"فارنگ۔ فارنگ۔ کر دو۔" سون نے بھی یہ لفڑت چھٹتے ہوئے
کہا تو دونوں مشین گزیں سے مسلح افراد چونک کر سیدھے ہوئے ہی
تھے کہ عمران نے اپنے دامیں ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو
اس کی کلائی میں موجود ایک چھوٹا سا کیپوول ٹھکل کر نیچے گرا اور اس
کے ساتھ ہی سون، ڈبوڈ، شارک اور وہ دونوں مسلح افراد اس طرح
نیچے گرے جیسے عمران نے واقعی جادو کی چوری گھما کر انہیں بے
ہوش کر دیا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی چونکہ چھٹے ہی مخصوص
گویاں استعمال کر رکھتے تھے اس لئے وہ بے ہوش ہونے سے نج گئے

تھے۔

"خاور جلدی کرو"..... عمران نے پچھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمبے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھی ہی تمام کر سیوں کے راذ کھلتے چلے گئے۔

"گڈا شو"..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مگر کو دوبارہ جوڑ دو اور سون، ڈیوڈ اور ان دونوں کو کر سیوں پر جگڑ دو اور باقی تینوں کی گردشیں توڑ دینا میں ہہاں کا سروے کر لوں"..... عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کی مشین گن جھپٹی اور ایک بار پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"میں ساتھ آؤں عمران صاحب"..... صدیقی نے دوسرے آدمی کی مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں آجائو لیکن جب تک میں نہ کہوں تم نے فائز نہیں کھونا"۔

عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ باہر آگیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی۔ چونکہ عمران کو شیشیں دیکنے سے اٹھا کر اس کمرے

تک پہنچایا تھا اس وقت عمران ہوش میں تھا اس لئے آنکھوں میں موجود معمولی ہی جھری سے وہ راستے کو چیک کرتا آیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس راہداری کا اختتام ایک اور راہداری میں ہو گا جو بیروفی برآمدے تک ہی جائے گی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس

راہداری کے اختتام پر آ کر رک گیا۔ صدیقی بھی اس کے ساتھ ہی

رک گیا۔ عمران نے سہ باہر فکالا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ راہداری خالی تھی البتہ دائیں طرف راہداری کے اختتام پر ایک دروازہ کھلا ہوا تھا جس سے روشنی بھی باہر آ رہی تھی اور وہاں سے باتوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔

"تم باہر جاؤ گے اور اگر میری سمت سے تمہیں فائزگ کی آوازیں سنائی دیں تو تم نے بھی باہر موجود افراد پر فائز کھول دینا ہے ورنہ وہیں چھپ کر کوئے رہنا"..... عمران نے اسے اشارے سے راہداری کا وہ رخ بتاتے ہوئے سرگوشیاں لجھ میں کہا جو بیروفی برآمدے میں لکھتا تھا۔

"عمران صاحب اُر آپ فائزگ کی آوازوں کی وجہ سے کہہ رہے ہیں تو اس آدمی سٹار کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین پسل موجود ہے"..... صدیقی نے آہستہ سے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا واقعی"..... عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ اس کی جب کا مخصوص ابھار بتا رہا ہے"..... صدیقی نے جواب دیا۔

"پھر جا کر لے آؤ۔ جلدی کرو اس ڈیوڈ کی جیب بھی چیک کر لینا۔ جلدی آؤ"..... عمران نے کہا تو صدیقی مڑا اور پھر تینوں کے بل دوڑتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ عمران وہیں راہداری کے اختتام پر ہی رکا رہا۔ تھوڑی در بعد صدیقی اسی انداز میں دوڑتا ہوا آیا۔

"ڈیوڈ کی جیسے، میں بھی تھا اور اس شارک کی جیب میں

بھی صدیقی نے ایک سائیلنسر لگا مشین پسل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوکے - اب آسانی رہے گی" عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو دیوار کے ساتھ فرش پر آہستہ سے رکھتے ہوئے کہا اور پھر سائیلنسر لگا مشین پسل پکڑے وہ راہداری سے باہر نکلا اور تیزی سے دیوار کے ساتھ لگ کر اس کھلے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جبکہ صدیقی اسی انداز میں لیکن اس کی مخالف سمت میں چلا گیا تھا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کھلے دروازے کی سائیڈ میں جا کر رک گیا۔ اس نے آہستہ سے اندر جھانکا تو ایک بڑا سرکہ تھا جس میں چند مشینیں دیوار میں نصب تھیں جن کے سامنے سٹولوں پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک سائیڈ پر ایک میز کے پیچے کری پر ایک اور آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے مشین پسل سیدھا کیا اور دوسرے لمحے تھک تھک کی اوڑاؤں کے ساتھ ہی لیکے بعد دیگرے تینوں ہی پچھئے ہوئے نجی گرے اور عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اسے فارنگ کا ایک راؤنڈ اور چلانا پڑا اور تینوں تیپتے ہوئے آدمی ساکت ہو گئے۔ عمران ان مشینوں کی طرف بڑھا اور چند لمحوں بعد اس نے بے اختیار ایک طویل سانس یا کیونکہ وہ ان مشینوں کی ماہیت سمجھ گیا تھا۔ یہ اس عمارت کی بیرونی حفاظت کے لئے کام کر رہی تھیں۔ عمران تیزی سے مژا اور پھر ابھی وہ راہداری میں داخل ہوا ہی تھا کہ صدیقی بھی تیزی سے راہداری میں داخل

دو تھے باہر فرش کر رہے ہیں" صدیقی نے کہا اور عمران نے بھیات میں سر ٹلا دیا۔

"آؤ باقی چیکنگ کمل کر لیں" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس پوری عمارت میں گھوم گئے لیکن وہاں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"آؤ اب اس سون اور ڈیوڈ سے بھی مذاکرات ہو جائیں" عمران نے اطمینان بھرے لمحے میں کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جو درود کرہ تھا۔ اس میں راؤنڈ پر مشتمل کر سیاں تھیں۔ سکیا ہوا عمران صاحب" ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود ان کے سامنے ہو چکا۔

"بیرونی طرف کی حفاظت تو مشینوں کے ذریعے ہو رہی ہے اس لئے باہر سے تو کوئی اندر نہیں آ سکتا۔ لیکن ان کے علاوہ اس عمارت میں موجود پانچ افراد کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ البتہ سوائے خالوں کے بلکہ افراد وہاں کی مکمل تکالیشی میں۔ خاص طور پر آفس کی۔ یہ آفس ٹھاید اس سون یا ڈیوڈ کا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس یہاں پر اسی کے بارے میں پہاں مواد موجود ہو اور اگر یہاں پر اسی کے بارے میں نہ بھی ہوا تو ٹھاوسام میں بہر حال جو سوچت اپ انہوں نے کر رکھا ہو گا اس بارے میں قائل موجود ہو گی۔ میں اس دوران اس سون اور ڈیوڈ سے مذاکرات مکمل کرتا ہوں" عمران نے کہا۔

”ان کی تلاشی تو لے لی اُبھی ناں۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ خاور نے تشریف سا جواب دیا اور عمران نے اٹھات میں سرہلا دیا۔ چند لمحوں بعد سون اور ڈیوڈ دونوں کے جسموں میں مرکت نمودار ہونی شروع ہو گئی اور تھوڑی در بعد وہ دونوں ہی ہوش میں آگئے۔ عمران خامہ شش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔

”یہ یہ۔ کیا مطلب ہے یہ کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔۔۔ ان دونوں کے منہ سے ہی بیک وقت نکلا اور عمران نے اختیار مسکرا دیا۔

”مجھے افسوس ہے کہ ہی گو کی بھتیجی سون اور ہرہٹ کے شاگرد و شیر ڈیوڈ کو مجھے راذہ میں بلڈ نہیں گیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے اس بار پہنچ اصل مجھے میں کہا تو سون اور ڈیوڈ دونوں کے ہجروں پر احتیاط حیرت کے تاثرات اپنے آئے۔

”تم۔ تم واقعی عمران ہو۔۔۔۔۔ ان دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا۔

”ہاں۔ اب اپنا تعارف کرنا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے لہا۔

”تم۔ تم نے کس طریقہ رہائی حاصل کر لی اور تم نے ہمیں بے ہوش کیسے کیا۔ یہ سب ہے کیسے ہو گیا۔۔۔۔۔ سون نے احتیاط حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ان لوگوں کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔۔ جوہان نے شارک اور مسلح افراد کی لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جن کی گرد نہیں تو زدی گئی تھیں۔

”انہیں بھیں بڑا رہنے دوتاکہ سون اور ڈیوڈ دونوں کا دماغ نہ کانے لگا رہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوہان، صدیقی اور نعمانی سر ملاتے ہوئے بیردی دروزے کی طرف بڑھ گئے۔

”عمران صاحب اب انہیں ہوش کیسے آئے گا۔۔۔۔۔ خاور نے عمران سے پوچھا۔

”ان کے منہ میں پانی ڈالو یہ ہوش میں آجائیں گے ورنہ مجھے باقاعدہ لیں کا انجی بھی ساتھ رکھنا ہے تاکہ ہوتا نہیں ہو جاتا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور سرہلا تاہوا ایک سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا جس کے ساتھ ایک بڑا ساریک موجود تھا جس میں پلنی کی لختیں کافی تعداد میں موجود تھیں۔ شاید شارچٹک کے بعد اسے ریلیف دینے کے لئے ہمار رکھا گیا تھا۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اس کا ڈھنکن کھولا اور پھر ہلتے اس نے سون کے جبوے ایک ہاتھ سے بھیجن کر کھولے اور پانی اس کے ہلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب پانی کی کچھ مقدار اس کے ہلق سے ہلق سے نیچے اتر گئی تو اس نے ہی کارروائی ساتھ دالی کر سی پر راذہ میں جکڑے ہوئے ڈیوڈ کے ساتھ دوہرائی اور پھر اس نے بوتل کا ڈھنکن لگایا اور اسے اٹھائے وہ واپس آگیا۔ اس نے بوتل کر سی کے ساتھ فرش پر رکھی اور خود کر سی پر بیٹھ

” تمہیں یقیناً تمہارے انکل ہیو گونے میرے متعلق کافی کچھ بربیف کیا ہو گا اور ڈیوڈ کو تو دیسے بھی معلوم ہو گا کیونکہ اس کا اسلام بھی مجھ سے کافی واقع تھا۔ اس کے باوجود مجھے حیرت ہے کہ تم دونوں نے اہتمائی نالائقی کا ثبوت دیا ہے۔ تم نے کیا سمجھا تھا کہ مجھے سکوپ ریز کے میک اپ چیک کرنے والے کیروں کے بارے میں علم نہ ہو گا اور میں تمہاری طرف سے ہونی والی نگرانی بھی چیک نہ کر سکوں گا اور اس کے بعد تم دونوں نے یہ حماقت کی کہ دونوں اصل ہڑوں میں ہہاں ہوٹل میں آگئے۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

” لیکن تم مجھے کیسے ہچکتے ہو۔ میری تمہاری ملاقات تو اس وقت ہوئی تھی جب میں بھی تھی۔..... سون نے کہا۔

” تم ابھی تک پہنچ ہو سون اور پھوں میں یہی نفسیاتی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ لپٹنے آپ کو بڑا سمجھ لیتے ہیں۔ تمہارا یہ بچگانہ پن ہی تھا کہ میں تمہیں ہچان ہے سکوں گا حالانکہ تمہارے ہرے کے خصوص خدوخال دیسے کے دیسے ہی موجود ہیں۔..... عمران نے کہا اور سون نے بے اختیار ہونٹ سمجھنے لئے۔

” اب تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔..... اچانک ڈیوڈ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

” جو فیصلہ تم نے ہمارے بارے میں کیا تھا۔..... عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” وہ وہ تو میں۔ اس لئے کہا تھا کہ تم مان ہی نہیں رہے تھے کہ تم علی عمران ہو اور تمہارا میک اپ بھی چیک نہ ہو رہا تھا اور بطور سیاح ہم تمہیں افوا کرنے کے بعد زندہ واپس نہ بیچ سکتے تھے کیونکہ ہہاں سیاحوں کے ساتھ غلط سلوک پر اہتمائی مسائل کھوئے ہو جاتے ہیں۔..... سون نے تیز تر لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

” ہمہلے تو یہ بتاؤ کہ تم دونوں کا تعلق تو ریڈ ہجنسی سے ہے جبکہ ہمارا نکراوٹاپ ہجنسی سے تھا۔ پھر تم درمیان میں کیسے نیک پڑے۔..... عمران نے کہا۔

” تمہارے لئے خود صی طور پر ہمیں ڈیپوٹیشن میں ٹاپ ہجنسی میں بھیجا گیا ہے۔..... سون نے جواب دیا۔

” گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری اپیسٹ حکومت کی نظرؤں میں خاصی ہے اس لئے اب میری بات سن لو کہ مجھے ریڈ لیبارٹری کے ڈاکٹر انتحوفی چیڑ سے وہ بنیادی فارمولہ چاہئے جس میں پاکیشیا سے چرا یا جانے والا کامک ایمرالڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ بولو کیا تم یہ فارمولہ حاصل کرے، مجھے دے سکتی ہو یا نہیں۔..... عمران کا لمحہ نیک سنجیدہ ہو گیا۔

” ہمارا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے۔..... سون نے جواب دیا۔

” او کے پھر میں خود ہی اسے حاصل کر لوں گا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ کھرا ہوا۔ اس کے ہرے پر نیکت اہتمائی

” یہ تمہارے لئے آخر موقع ہو گا مس سون اور صدر ڈیوڈ
بچھا میں مشن کے مقابل کسی رشتے کی پرواہ نہیں کیا کرتا اس لئے
سمی طرف سے کسی رعایت کی امید مت رکھنا ” عمران نے
اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

” سنو۔ میں یہ بات سو فیصد درست کہہ رہی ہوں کہ ہمارا کوئی
قطع یہ باڑی کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس کے محل و قوع
کا علم ہے اور نہ بتایا گیا ہے۔ صرف اتنا ہمیں معلوم ہے کہ یہ
یہ باڑی لیک دیو شہر کے ساتھ ہمہاریوں میں کہیں موجود ہے۔ اب
تم خود بتاؤ کہ ہم تمہارے ساتھ کیا تعاون کر سکتے ہیں اور کس طرح
کر سکتے ہیں۔ ہم مکمل تعاون کریں گے ” سون نے جلدی جلدی
بات کرتے ہوئے کہا۔

” ماپ ہجنسی کے چب جیکن کے ساتھ تمہاری بات چیت
ہوتی رہتی ہو گی ” عمران نے کہا۔

” ہا۔ لیکن اگر میر نے اس سے یہ باڑی کے بارے میں
تفصیل پوچھی تو وہ نہیں بتائے گا ” سون نے کہا۔

” اسے بتانی بھی نہیں چلہتے لیکن اس سے تمہارا رابطہ فون کے
ذریعے ہوتا ہے یا اڑا نسیمہ کے ذریعے ” عمران نے کہا۔

” فون کے ذریعے ” سون نے جواب دیا۔

” تو اس کا فون نمبر ہذا دو۔ لیکن یہ سوچ کر بتانا کہ میں نے اسے
کنفرم کر لینا ہے اگر غدار بتایا تو ” عمران کا ہجہ ایک بار پھر
پشل نکال ایسا تھا پشنل ہاتھ میں پکڑتے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔ اس کے انتھے ہی اس کے ساتھ خاموش
بیٹھا ہوا خاور بھی اٹھ کر کھدا ہو گیا۔

” خاور میں جا رہا ہوں انہیں فتش کر دو ” عمران نے خاور
سے کہا اور تیزی سے مڑ کر پیروںی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

” سنو۔ سنو۔ ایک منٹ میری بات سنو ” یکفت سون نے
چھٹے ہوئے کہا تو عمران جو دروازے کے قریب پہنچ گیا تھا مرا لیکن وہ
واپس نہ آیا۔

” میں تم دونوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک نہیں کرنا چاہتا اس
لئے میں نے اپنے ساتھی کے ذمے یہ کام لگا دیا ہے۔ ولیے تمہارے
اس ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ شارک اور
اس کے دو ساتھیوں کی لاشیں تمہارے سامنے پڑی ہوئی ہیں۔ میں
چاہتا تو تم دونوں کو مجھی ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیتا لیکن میں
تمہیں زندگی بچانے کا اخربی موقع دینا چاہتا تھا مگر تم نے یہ موقع بھی
گنوادیا۔ آئی ایم سوری ” عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا
اور ایک بار پھر مڑ گیا۔

” سنو۔ پلیز میری بات سنو۔ میں تم سے ہر قسم کا تعاون کرنے
کے لئے تیار ہوں ” سون نے ہدیانی انداز میں کہا تو عمران
ایک جھنکے سے واپس مرا اور آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر
بے پناہ سنجیدگی تھی۔ خاور جس نے جیب سے سائیلنسر لگا مشین
پشنل نکال ایسا تھا پشنل ہاتھ میں پکڑتے دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

اہمیتی سمجھیدہ ہو گیا تھا۔

"میں درست بتا دیتی ہوں لیکن تم اس کا کیا کرو گے۔" سون
نے کہا۔

"تم نمبر بتاؤ۔ باقی باتیں بعد میں۔"..... عمران نے کہا تو سون
نے نمبر بتا دیا۔

"خاور جا کر فون ہبھاں لے آؤ۔"..... عمران نے خاور سے کہا تو
خاور سر پڑاتا ہوا انھا اور تیزی سے مذکور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
کیا تم بتاسکتے ہو کہ تم نے پھوٹیش کیسے بدلتی تھی۔" سون
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کیا کرو گی سن کر کیونکہ بہر حال تم اس طریقے کو استعمال
نہیں کر سکتی۔"..... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تو ہم۔" سون نے کہا۔

"جب تم دونوں ہوٹل میں آئے تو میں سمجھ گیا کہ ہماری نگرانی
ریڈ ہجنسی کر رہی ہے اور لا محالہ تم دونوں کے اس طرح اچانک
اٹھ جانے سے میں سمجھ گیا کہ اب تم ہمیں ہوٹل سے اخواکر کے
کسی نارچٹگ روم میں لے جاؤ گی جہاں ہم سے پوچھ چکھ ہو گی اس
لئے میں نے ایک ساتھی کو بھج کر چھد خصوصی چیزیں منگوالیں۔
ان میں ایسی گولیاں بھی شامل تھیں جو ہم سب نے کھالیں۔ ان
گولیوں کی وجہ سے کئی گھنٹوں تک نہ ہمیں کیس سے بے ہوش کیا
جاسکتا تھا اور نہ رہنے سے۔ اس کے علاوہ میں نے لپنے کف میں ایک

چھوٹا سا کیپول بھو چھپایا تھا جو ٹاہر ہے تکاشی کے دورنچک
نہیں ہو سکتا۔ سچھانچے جب ٹھہارے آدمی نے ہمیں بے ہوش کیا تو ہم
ہوش میں رہے لیکر ہم چونکہ خود ہبھاں ہبھنا چاہتے تھے اس لئے ہم
بے ہوشی کی اوکاری کرتے رہے۔ پھر ہمیں ہبھاں لایا گیا اور کرسیوں
میں جکڑ دیا گیا۔ ان کرسیوں کا سسٹم چونکہ سامنے سوچ پینل میں
ہے اس لئے ظاہر ہے ان سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا جاسکتا اور اسی
بنا پر تم مطمئن تھے۔"..... عمران نے کہا تو اسی لمحے خاور اندر داخل
ہوا۔ اس کے ہاتھ بن فون سیٹ تھا۔ اس نے فون سیٹ عمران کے
سامنے میز پر رکھ دیا۔

"تو پھر تم۔، کیا کیا۔"..... سون نے ہونٹ چلاتے ہوئے
پوچھا۔

"یہ کارنامہ برے ساتھی کا ہے۔" سون پینل کے سامنے اس کی
کرسی تھی اور وہاڑ سے میں لائیں اس کی کرسی کے سامنے چکنچ رہی تھی
اور پھر وہاں انڈا، گراونڈ اس کا ڈسٹری یوشن سسٹم بنایا گیا تھا۔
تاریں ویس سے باقی کرسیوں میں جارہی تھیں اللہ اس کی نیوٹرل
تار اس کی کرسی کے پائے سے جوڑی گئی تھی۔ اس نے صرف اتنا کیا
کہ وہ نیوٹرل تا بوٹ کی ٹوٹ سے توڑ دی جس کے نتیجے میں سسٹم
جی بریک ہو گیا اور ہم آزاد ہو گئے اور پھر اس نے دوبارہ یہ تار جوڑ دی تو
سسٹم آن ہو گیا اور تم دونوں ان راڈز میں جکڑے ہوئے موجود
جاسکتا تھا اور نہ رہنے سے۔ اس کے علاوہ میں نے لپنے کف میں ایک

اختیار ایک طویل سافس لیا۔
تم لوگ واقعی جادوگر ہو۔ مجھے اب یقین آگیا ہے۔۔۔۔۔ سون
نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
اب میں نمبر پر میں کرتا ہوں تم نے جیکن سے بات کرتی ہے
تاکہ میں کنفرم ہو جاؤں کہ تم نے درست نمبر بتایا ہے۔۔۔۔۔ عمران
نے کہا۔

لیکن میں اسے کیا کہوں گی۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

جو مرضی آئے کہنا۔ میں بہر حال کنفرم ہونا چاہتا ہوں۔۔۔ عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھایا اور وہی نمبر پر میں
کر دیئے جو سون نے بتائے تھے اور پھر آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن
پر میں کر دیا اور سیٹ انھا کرو خود ہی سون کی کرسی کے ساتھ کھرا
ہو گیا۔ اس نے رسیور سون کے کان سے نگار دیا۔۔۔۔۔ تو گھنٹی بجتی
ہی پھر دوسری طرف سے رسیور انھایا گیا۔

میں۔۔۔۔۔ ایک نسوائی آواز سنائی دی۔

سون بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ سون نے
کہا۔

ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

ہمیلو جیکن بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔۔۔۔۔

سون بول رہی ہوں چیف۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

”میں۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔ کچھ تپہ چلان لوگوں کا۔۔۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔۔۔

”پانچ مشکوک افراد کے گرد پ کو سکوپ ریز سے چنک کیا تھا
لیکن وہ میک اپ میں نہ تھے لیکن چونکہ ان کے قدو قامت مشکوک
تھے اس لئے میرے ادمی ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔۔۔ اس کے علاوہ
بھی پورے شہر میں اُترانی کاجال پھما ہوا ہے لیکن ابھی تک حتی طور
پر یہ لوگ ٹریس نہیں ہو سکے۔۔۔۔۔ سون نے جواب دیا۔

”میں نے تمہب کہا تھا کہ تم لیک ویو میں زیادہ چینگ
کراؤ۔۔۔۔۔ جیکن نے کہا۔

”وہاں بھی چینگ ہو رہی ہے جتاب لیکن وہاں بھی ابھی کوئی
مشکوک ادمی چنک نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔
”پھر کس لئے کس کی ہے۔۔۔۔۔ جیکن نے قدرے سرد لجھے میں
کہا۔

”میں نے سوچا کہ آپ رپورٹ کے منتظر ہوں گے اس لئے میں
آپ کو ساتھ ساتھ رپورٹ دے دوں۔۔۔۔۔ سون نے جواب دیا۔
”نہیں۔۔۔ اس روح مجھے مت کال کرو جب کوئی خاص اور اہم
بات ہو جب کال کرنا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے سر۔۔۔۔۔ سون نے کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر
رکھا اور پھر فون سیٹ انھائے وہ واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ اس
نے فون سیٹ میزو رکھ دیا۔

"اب تو کنفرم ہو گئے ہو کہ ہم نے تم سے تعاون کیا ہے۔" سون نے کہا۔

"خاور ہماری مکاشی کے دوران ہمارے رومال بھی نکال لئے گئے اور وہ سامنے میز پر بڑے ہیں ان میں سے دو رومال انحصار اور ان کے منہ میں ڈال دو۔"..... عمران نے خاور سے کہا اور خاور سر بلاتا ہوا میز کی طرف بڑھ گیا
کیوں۔ کیوں کیا کرنا چاہتے ہو تم۔"..... سون نے چونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"تاکہ تم دونوں خاموش رہ سکو۔ یہ سب سے بے ضرر طریقہ ہے درست دوسرے طریقہ تھیں، ہمیشہ کے لئے بھی خاموش کر دیتے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاور مڑا اور پھر واقعی ان دونوں نے خود ہی منہ کھول دیتے۔ وہ ظاہر ہے عمران کی دھمکی کی مطلب سمجھ گئے تھے۔ خاور نے دونوں کے منہ میں رومال ٹھونس دیتے اور پھر واپس مڑا۔

"ساتھیوں سے معلوم کرو کہ مکاشی کی کیا رپورٹ ہے۔"..... عمران نے خاور سے کہا اور خاور خاموشی سے باہر چلا گیا۔

"لیبارٹری کے بارے میں تو کوئی مواد نہیں ملا لیتے ان کے لیک دیو میں سیٹ اپ کی تفصیل کے بارے میں فائل مل گئی ہے۔"..... خاور نے واپس آکر بیٹایا۔

"وہ فائل لے آؤ۔"..... عمران نے کہا اور خاور سر بلاتا ہوا بیرونی

دوراڑے کی طرف مڑ گئے۔ عمران نے رسیور انھایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لیک دیو کامہاں سے رابطہ نہ بیتا دیں۔"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نہ بیتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دیا یا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی آواز دوبارہ سنائی دی جو پہلے سون کے فون کرنے پر سنائی دی تھی۔

"سون بول رہی ہوں چیف سے بات کرو۔"..... اس بار عمران نے سون کی آواز اور لمحے میں کہا تو سون کے چہرے پر احتیاطی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن ظاہر ہے منہ میں رومال ہونے کی وجہ سے وہ بول نہ سمجھ تھی۔

"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ اب کیا بارت ہو گئی ہے۔"..... چند لمحوں بعد جیکسن کی تیز آواز سنائی دی۔

"جتاب ایک اہم بات نوٹس میں آئی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی پہاڑیوں کی دوسری طرف واقع آلونا میں دیکھنے گئے ہیں۔ میں نے دیسے ہی احتیاطاً اس لپٹے دو آدمی مقرر کر دیئے تھے۔ انہوں نے ابھی رپورٹ دی ہے اور میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ کیا

”مھوم تارہے گا اور کیا کرے گا۔..... جیکن نے کہا۔
”لیکن باس عمران نے لا محالہ اس لیبارٹری کا محل وقوع کسی نہ
کسی طرح معلوم کر دے ہو گا تب ہی وہ وہاں چہنچا ہے ورنہ اسے ادھر
جانے کی کیا ضرورت نہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم اس خیال میں
رہیں کہ وہ اس لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتا اور وہ اپنا کام کر
جائے۔..... عمران۔۔۔ کہا۔

”ہاں تمہاری بات درست ہے۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ٹھیک ہے
تم ایسا کرو کہ لیک دیو سے لپنے ساتھیوں سمیت ہزاریوں میں
داخل ہو جاؤ اور جہاں گہرے سیاہ رنگ کی چنانیں نظر آنے لگیں
وہیں مورچہ بندی کرو کیونکہ وہیں اندر گراونڈ لیبارٹری ہے۔ اگر
عمران نے محل وقوع معلوم کر بھی لیا ہو گا تو وہ بہر حال وہیں پہنچے گا
لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ اس نے دو گروپ نہ بنائے ہوں۔
ایک لیک دیو سے بُئے اور دوسرا آلونا سے اور وہ عین تمہارے
سرود پر پہنچ جائیں۔ اس لئے تم نے لیک دیو میں ہر طرح کی چیزیں
جاری رکھنی ہے اور اس بات یہ ہے کہ اسے شہر کا موقع نہیں ملا
چکتے۔ جیکنے کے۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”دہاں اگر کوئی ام بات ہو تو مجھے ٹرانسپرر پورٹ دیتی رہنا۔
میں اپنی مخصوص فرائونسی تمہیں بتا دیتا ہوں۔“..... جیکسن نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی س نے فریکچونسی بتا دی۔

ادھر سے بھی لیبارٹی کو کوئی راستہ جاتا ہے یا نہیں۔..... عمران
نے کہا۔

”تمہارے آدمیوں نے انہیں کسے شافت کیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا گیا۔

”انہیں مشکوک کھا گیا تو ان کی ہوٹل کے کرے میں ہونے والی گھنٹوں سن گئی۔ اس سے یہ بلت کنفرم ہو گئی کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اس کا مطلب ہے کہ وہ ادھر سے لیبارٹری پہنچنے کا پلان بنائے ہوئے ہیں۔ جہاں تک راستوں کا تعلق ہے تو ویسے تو ادھر سے راستہ نہیں ہے لیکن بہر حال عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے راستہ بنا لیتا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔..... جیکس نے کہا۔

"پھر میرا خیال ہے کہ میں ڈیوڈ اور لپٹنے گرڈپ کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ جاؤں اور ان کا خاتمہ کر دوں۔"..... عمران نے سون کے لمحے میں کہا۔

” تمہارے ہاں تک پہنچنے پہنچنے وہ چھاڑیوں میں داخل ہو جائے ہوں گے۔ عمران اہمیٰ تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے۔ ” جیگس نے کہا۔

"تو پھر کیا کیا جائے۔ آپ بتائیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

لیکارٹری تو مکمل طور پر سیلڈ ہے اور اس کے محل وقوع کا کسی
کو بھی علم نہیں ہے اس لئے عمران زیادہ سے زیادہ ان پہاڑیوں پر

"لیں سر..... عمران نے سون کے لجھے میں کہا اور رسیور رکہ دیا۔ خاور اس دوران قائل لے کر واپس آچا تھا۔ عمران کے رسیور رکھنے پر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی قائل عمران کی طرف بڑھا دی اور عمران نے قائل کھولی اور اسے پڑھنے میں صروف ہو گیا۔ قائل میں صرف چار درج تھے۔ عمران انہیں پڑھا رہا پھر اس نے قائل بند کی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"اب ان کے منہ سے رو مال نکال لو..... عمران نے خاور سے کہا اور خاور نے اٹھ کر اس کے حکم کی تعییں کر دی۔

"تم۔ تم اہتمائی حیرت انگریز ملاجیتوں کے مالک ہو۔ میں نے سنا ہوا تو تھا کہ تم آوازوں اور ہجوں کی نقل کرنے کے ماہر ہو لیکن میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم حورت کی آواز اور لجھے کی بھی اتنی کامیاب نقل کر سکتے ہو..... سون نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"تم نے یہ تو سن لیا کہ میں نے تمہارے چیف جیکن سے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے۔ اب میری بات خور سے سنو۔ لو۔ اس کے بعد تم جو فیصلہ کر دیگی اس میں تمہاری اور ڈیوڈ کی زندگی کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کے مفادات بھی شامل ہوں گے۔ اگر میں اس لیبارٹری تک پہنچ گیا تو پھر میں صرف فارمولہ حاصل نہیں کروں گا بلکہ اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر دوں گا اس طرح ایکریمیا کو ناقابل نقصان اٹھانا پڑے گا کیونکہ اس لیبارٹری میں ایکریمیا کا

بپ سے قیمتی اور سب سے اہم اور خفیہ پی ایکس میزاں تیار کیا جا ہے اور لیبارٹری تباہ کرنے کا مطلب ہے کہ اس پر کام کرنے کے ساتھ دان بھی ساتھ ہی ہلاک ہو جائیں گے۔ ایسی صورت یہ میزاں دوبارہ تیار نہ کیا جاسکے گا اور مجھے یا پاکیشیا کو اس قائل سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں صرف اس بنیادی فارموں کی کافی چاہئے کیونکہ ہم۔ پاکیشیا سے ملنے والے کامک ایم الڈ کو چھپنے ملک کے دفاع میں استعمال کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اس فارموں کو استعمال کرتے ہوئے الگی پاور کا ایسا لفڑی میزاں تیار کیا جاسکے جو ہمارے ملک کے دفاع میں شامل عام میزاں اور طیاروں کی رتار کو اس حد تک بڑھادے کہ وہ ہمارے دشمن ملک کے ایسی میزاں سسٹم اور طیارہ ٹھکن سسٹم سے حتی طور پر نفع سکیں اس لئے اب تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ تم کیا چاہتی ہو۔ اگر تو تم لیبارٹری تباہ کرانا چاہتی ہو تو ایسا ہی ہو گا اور اگر نہیں میں کہا۔

"اگر تمہاری واقعیت ہو، نیت ہے تو میں تم سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ سب تمہیں بتانا ہو گا کہ تم مجھ سے کس قسم کا تعاون چاہتے ہو..... سون نے کہا۔

"مجھے فارمولہ چاہئے ایسے اب یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہو گا کہ تم کیا کر سکتی ہو اور کیا نہیں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• لیکن میں فارمولہ کیسے حاصل کر سکتی ہوں جبکہ میرا کسی طریقے میں ملاقات لازماً اس کے ہیڈ کوارٹر میں ہوتی ہوگی اور یہ بات بھی اس لیبارٹری سے کوئی رابطہ نہیں ہے..... سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
• معلوم ہے کہ ٹاپ آجنسی کا ہیڈ کوارٹر جسیں ناسوام میں ہی چھوٹے ہوئے کہا۔

• جیکسن کا رابطہ لامحالہ لیبارٹری سے بھی ہو گا اور اس ذاکر انتخوبی پیڑ سے بھی اس لئے تم جیکسن کے ذریعے یہ فارمولہ حاصل کر سکتی ہو۔ چھاری بات درست ہے لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ مجھے تو بھی باتیں سمجھے میں نہیں آ رہیں۔..... سون نے احتیاطی الجھے شمعیلے میں کہا۔

• لیکن جیکسن میرے کہنے پر تو فارمولہ ادھار سے نہیں منگوا سکتا۔
• اس ٹاپ آجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ اس کی تفصیل بتا دو۔ ٹاپ آجنسی کا خود غمارچیف ہے جبکہ میں اور میرا سیکشن ڈپو شیشن پر ٹاپ آجنسی کی مدد کر رہا ہے۔..... سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• کیا جیکسن سے چھاری ملاقات نہیں ہوتی۔..... ہر ان نے ساری باتیں نہ نے اس لئے کی ہیں۔ اب میں سمجھوں تم ہماری طرح جیکسن پر قابو پا کر اس کی آواز میں یہ فارمولہ حاصل کرنا چاہتے ہو لیکن چھاری بھول ہے میں جھیس کسی بات میں بھی اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہیں بتاؤں۔
• سون نے کہا تو ہر ان بے اختیار ہنس پڑا۔

• چھارا کیا خیال ہے کہ فون نمبر اور ڈائنسپیڈ فریکو نسی معلوم ہو کے بعد جیکسن چھاری بات ملنے سے انکار کر دے۔ ایک فارمولے کی تو کوئی حشیثت ہی نہیں وہ تو چھارے لئے آسمان سے تارے بھی تو د سکتا ہے۔..... ہر ان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• یہ باتیں چھارے مشرق میں ہوں گی سہاں مغرب میں نہیں ہوتیں۔..... سون نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
• اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ انکو ائری یا ایکس چینج سے یہ فون نمبر مر مقام کے بارے میں محام کر لو گے تو یہ چھاری بھول ہے۔
• فون سپیشل ہوتے ہیں جن کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا اور نہ

”ڈیوڈ یہ تم کیا کہہ ہے، ہو۔ یہ کہے ممکن ہے۔۔۔۔۔ سون نے
ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

” عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں درست کہہ رہے ہیں۔۔۔۔۔
لیبارٹری بھی جباہ کر سکتا ہیں اور چیف جیکسن کے ہیڈ کوارٹر کا بھی
پڑھ معلوم کر سکتے ہیں اور عمران صاحب کی یہ بات بھی درست ہے
کہ اگر پی ایکس میرا نتوں کی لیبارٹری جباہ کر دی گئی تو ایکریمیا کو
ناقابل تلافی نقصان پہنچ گا جبکہ اس فارمولے کی کاپی دینے سے
ایکریمیا کا براہ راست کرنی نقصان نہیں ہے کیونکہ پاکیشیا اس قدر
ترقی یافتہ نہیں ہے کہ پی ایکس میرا انل تیار کر سکے اس لئے فارمولہ
پاکیشیا کو مل جانے کے بعد بھی ایکریمیا کو کوئی نقصان نہیں ہو
گا۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” لیکن چیف جیکسن کسی صورت بھی اسے گورا نہیں کرے گا اور
۔۔۔۔۔ وہ فارمولہ دینے برخیار ہو گا۔۔۔۔۔ اٹاہم پر غداری کے الزام میں
مقدمہ بنادے گا۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

” عمران صاحب میں یہ فارمولہ واقعی آپ کو دلو اسکتا ہوں لیکن
اس کے لئے آپ کو بھجو پر اور سون پر اعتماد کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے
اس پار سون کی بارث کا جواب دینے کی بجائے عمران سے بات
کرتے ہوئے کہا۔

” جھلے مجھے بتاؤ کہ تھارے دہن میں کیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے
کہا۔

کسی کو اس کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے اور ٹرانسیسیٹر بیکون
سے تم کال تو کر سکتے ہو لیکن یہ جگہ معلوم نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ سون
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” یہ تھاری بھول ہے کہ میں ٹرانسیسیٹر بیکون سے مقام کا
نہیں لگا سکتا لیکن یہ بعد کی بات ہے۔۔۔۔۔ میں تم سے پوچھ رہا ہوں
تم بتا دو اور پھر میرے ساتھ چل کر جیکسن کو مجبور کرو کہ وہ
فارمولہ مہیا کر دے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

” نہیں۔۔۔ میں ایکریمیا کے مفاہوات سے غداری نہیں کر سکتی
سون نے فیصلہ کر لیجے میں کہا۔
” لیکن جب ایکریمیا کی لیبارٹری جباہ ہو جائے گی پھر۔۔۔۔۔ عمر
نے کہا۔

” ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔ سون نے جواب دیا۔

” او کے پھر جو فوری طور پر ممکن ہو سکتا ہے اسے تو ممکن
دیں۔۔۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا۔۔۔ خاور حکم کی تعینیل کر دو۔۔۔ عمر
نے ایک جھنکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

” عمران صاحب کیا آپ میری ایک بات سنیں گے۔۔۔۔۔ اچانک
خاموش بیٹھے ڈیوڈ نے کہا تو عمران چونک کر ڈیوڈ کی طرف مڑ گیا۔
” کون سی بات۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

” اگر میں آپ میںے وصہ کر لوں کہ میں وہ فارمولہ آپ کو
کروں گا تو کیا آپ مجھ پر اعتماد کر لیں گے۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

ایکریمیا کے سیکرٹری دفاع سرگرفتھہ میرے قربی عنیز بھی ہیں اور وہ اہتمامی سمجھ دار بھی ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ بات سمجھ جائیں گے اور اگر انہوں نے احکامات دے دیے تو جیکسون بھی کوئی رکاوٹ نہ ڈال سکے گا۔ ذیوڈنے کہا۔

ان کا افس تو دلنشن میں ہو گا۔ عمران نے کہا۔
ہاں۔ وہیں ہے۔ ذیوڈنے جواب دیا۔

اور تمہیں وہاں جانے اور یہ بات کرنے کے لئے کافی وقت ملگ جائے گا جبکہ اس ہیڈ کوارٹر سے باہر ہماری اہتمامی شوت سے تلاش جاری ہے اور ہم یہاں بھی زیادہ درہ نہیں رک سکتے۔ عمران نے کہا۔

آپ میرے ساتھ دلنشن چلے چلیں میں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو خصوصی چارٹرڈ طیارے سے وہاں لے جا سکتا ہوں۔۔۔ ذیوڈنے کہا۔

ایک شرط پر کہ سون بھی ساتھ ہلے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نھیک ہے۔ میں بھی چلنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔ سون نے کہا۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ تمہیں یہاں ناؤام میں لپنے ادمیوں کو ہماری تلاش روکنے کا حکم دینا ہو گا۔ عمران نے کہا۔
میں دے دیتی ہوں۔۔۔ سون نے فوراً ہی رضامند ہوتے

ہوئے کہا۔

”فون پر بات ہو گی یاڑا نسیئر۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”فون پر۔۔۔ سون نے جواب دیا۔

”نمبر بتاؤ میں بات کرتا ہوں۔۔۔ عمران نے کہا تو سون نے نمبر بتا دیئے۔ عمران۔۔۔ رسیور اٹھا کر نمبر پر لیں کئے اور آخر میں لاڈر کا بنن آن کر کے اس۔۔۔ نے فون سیٹ خاور کی طرف بڑھا دیا۔ خاور نے سون کے قریب جا کر دن کا رسیور اس کے کان اور منہ سے لگا دیا۔ ”ہمزی بول رہا ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہمزی ابھی ابھی“ فی اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم عمران سمیت آلوہ میں چیک کی گئی ہے اس لئے یہاں ان کی تلاش کی اب کوئی ضرورت نہیں رہی۔ تم اپنے ادمیوں کو ہدایات دے دو۔۔۔ سون نے کہا۔

”میں مادام۔ لیکن لیا وہ لوگ جنہیں ہو مل شیزو سے ہنچایا گیا تھا اصل نہ تھے۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

”نہیں۔ وہ واقعی سیاح ہیں اور میں نے ان سے معذرت کر لی ہے اور انہوں نے معذرت قبول بھی کر لی ہے اس لئے اب وہ آزاد ہیں۔۔۔ سون نے کہا۔

”اوکے مادام۔ بے پورے سیکشن کو ہدایات جاری کر دیتا ہوں۔۔۔ ہمزی نے کہا۔

میں ڈیوڈ کے ساتھ ایک ضروری کام کے سلسلے میں چارڑہ طیارے کے ذریعے ولگشن جا رہی ہوں اس لئے تم نے اب خود ہی مہماں کا خیال رکھنا ہے۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

”میں مادام۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سون کے اشارے پر خاور نے رسیور ہٹا کر کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ میز پر رکھ دیا۔

”سیکرٹری دفاع سر گرفتھ کافون نمبر بتاؤ ڈیوڈ تاکہ میں چہاری ان سے بات کر اکر کنفرم ہو جاؤں کہ تمہارے واقعی ان سے قربی تعلقات ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اسے دو نمبر بتا دیے۔

”اس وقت وہ یا اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے یا وی آئی پی کلب میں۔۔۔۔۔ مہماں نمبر ان کے گھر کا ہے اگر وہاں نہ ہوں تو دوسرا نمبر پر یہیں کرنا۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ملا دیا اور پھر فون انماکر وہ خود ڈیوڈ کے پاس جا کر کھدا ہو گیا۔۔۔۔۔ خاور اس کے ساتھ تھا۔ اس نے فون پیس ڈیوڈ کے کان سے لگا دیا تو ڈیوڈ نے گردن موز کر اسے سنبھال لیا جبکہ فون سیٹ خاور نے پکڑ لیا تھا۔ عمران نے اس پر وہ نمبر پر میں کر دیئے جو سیکرٹری دفاع کی رہائش گاہ کے تھے۔

”میں۔۔۔۔۔ ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

”میں ڈیوڈ رانس بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ انکل موجود ہیں۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”وہ کلب چلے گئے ہیں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے کلب کے نمبر پر یہیں کر دیے۔

”وی آئی پی کلب۔۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں ڈیوڈ رانس بول رہا ہوں ٹاسوام سے۔۔۔۔۔ سر گرفتھ میرے انکل ہیں میں میں نے ان سے احتیاطی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”ہولا آن کریں بے معلوم کرتی ہوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو گرفتھ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک باوقار سی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ لاڈر کا بٹن چونکہ بھٹے سے ہی آن تھا اس لئے دوسری طرف کی آوازیں بخوبی خانی دے رہی تھیں۔

”انکل میں ڈیوڈ بول رہا ہوں ٹاسوام سے۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”اوہ تم۔۔۔۔۔ خیریت لیسے کال کی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس بار نرم لمحے میں کہا گیا۔

”میں آپ سے کال آفس میں ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔ احتیاطی ضروری اور اہم منکر ہے۔۔۔۔۔ میرے ساتھ سون بھی ہو گی اور ایک مہماں بھی۔۔۔۔۔ ڈیوڈ نے کہا۔

”لیکن بات کیا۔۔۔۔۔ یہ تو بتاؤ۔۔۔۔۔ سیکرٹری دفاع کے لمحے میں تشویش تھی۔

”انکل تشویش کی کوئی بات نہیں ہے البتہ یہ بات ایکریہا کے

مجموعی مفاد کے سلسلے میں ہے اور آپ سے ڈسکشن کرنی ہے۔ ”ذیوڈ نے کہا۔

”لیکن مجھے تو اطلاع دی گئی تھی کہ سون اور تمہاری ذیوٹی ریڈ زیر دیباڑی کی حفاظت کے سلسلے میں لگائی گئی ہے۔ کیا اس سلسلے میں بات کرنی ہے تم نے۔ ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جی ہاں اسی سلسلے میں۔ لیکن میں فون پر یہ بات نہیں کر سکتا کیونکہ اس کی اہمیت بھی بے پناہ ہے اور اسے تفصیلی طور پر ڈسکس کرنا ہے۔ ”..... ذیوڈ نے کہا۔

”اوکے ٹھیک ہے۔ آ جانا میں کہہ دوں گا۔ ”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ پے حد شکر یہ۔ ”..... ذیوڈ نے کہا اور عمران نے کریڈل دبایا اور پھر رسیور بھی ذیوڈ کے کان سے علیحدہ کر کے اس نے کریڈل پر رکھ دیا۔ وہ دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

”اب تو آپ کی تسلی ہو گئی ہے۔ ”..... ذیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پاں۔ لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر کے تمام افراد مارے جاچکے ہیں ظاہر ہے تمہاری اور سون کی عدم موجودگی میں یہ بات سامنے آ جائے گی اور اس طرح جیکن تک اطلاع پہنچ جائے گی۔ پھر۔ ”..... عمران نے کہا۔

”اس کی فکر مت کرو وہ میں سنچال نوں گی۔ یہ میرے سیکش

کے آدمی ہیں جیکن۔ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ”..... سون نے کہا۔

”شرط یہی ہے کہ تمہیں فوراً یہاں سے ہمارے ساتھ دنگشن روائی ہونا ہو گا۔ ”..... عمران نے کہا۔

”ہم تیار ہیں۔ ”..... ذیوڈ اور سون دونوں نے کہا۔ ”خاور انہیں رہا کر دو۔ ”..... عمران نے خاور سے کہا اور خاور مر ہلانما ہوا سوچ پتھل کی درف بڑھ گیا۔

جیکن نا سوام کے ایک کلب میں اپنے مخصوص کرنے میں بیٹھا
لہنے ایک دوست کے ساتھ گپ شپ کرنے اور شراب پینے میں
صرف تھا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ دفترے اٹھ کر سیدھا ہیں آ
جایا کرتا تھا اور پھر رات گئے واپس اپنی رہائش گاہ پر جاتا تھا۔ جو نکلے
اس نے شادی نہ کی تھی اس لئے اسے بیوی بھوں کے بارے میں
کوئی فکر نہ تھی اور وہ آزاد زندگی بسرا کرنے کا قائل تھا۔ اس کا یہ
دوست بھی ایک سیکرٹ ہبجنسی سے متعلق تھا۔ وہ ایکریمیا کی ایک
دودراز ریاست میں ڈیوٹی دیتا تھا لیکن اس کا آبادی وطن نا سوام ہی تھا
اور وہ ان دونوں چھٹیوں پر نا سوام آیا، ہوا تھا اس لئے آج کل وہ کلب
میں جیکن کے ساتھ گپ شپ اور شراب نوشی میں مشغول رہتا تھا۔
اس کا نام جیکی مارٹن تھا۔

تم ان دونوں مجھے کچھ فروخت سے زیادہ ہی پریشان لگتے ہو

جیکن۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ اچانک جیکی مارٹن نے کہا تو
جیکن چونک پڑا۔

”ہاں۔ تھاری ات درست ہے۔ ان دونوں میرے احصاب پر
ایک لیک سوار ہے اور جب تک یہ ختم نہیں ہو جاتا اس وقت تک
مجھے سکون نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ جیکن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
” لیکن تھاری تھاری زندگی کیوں پڑی کام کرتے گور گئی
ہے۔ پھر یہ کہیا کہیں ہے جس کی وجہ سے تم اس قدر پریشان
ہو۔۔۔۔۔ جیکی مارٹن نے کہا۔

” پاکیشیا کے علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں
کچھ جانتے ہو۔۔۔۔۔ جیکن نے کہا تو جیکی مارٹن محاورتاً نہیں بلکہ
حقیقتاً کری سے اچھے پڑا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔
” کیا۔ کیا کہہ، ہے ہو۔ کیا اس کیس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ
سروس اور عمران تھے ہے۔۔۔۔۔ جیکی مارٹن نے اہمیٰ حیرت بھرے
لنجھے میں کہا۔

” ہاں اور تھارے اس طرح اچھلنے سے میں سمجھ گیا ہوں کہ تم
بھی انہیں اچھی طرح جانتے ہو اس لئے کم از کم تمہیں یہ بتانے کی
ضرورت نہیں رہی کہ میں اس کیس میں کیوں پریشان ہوں۔۔۔
جیکن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” لیکن ناپ ہبجنسی کا دائرہ کار تو ایکریمیا کی دفاعی یہ باریوں کو
مخصوص سامان سپائی تک محدود ہے۔ اس کا پاکیشیا سیکرٹ سروس

سے کیا تعلق بن گیا۔..... جنکی مارٹن نے کہا تو جیکسن نے اے غفتر طور پر شروع سے لے کر اب تک کے تمام حالات بتا دیئے۔
”ادہ۔ ویری بیڈ۔ ریلی ویری بیڈ۔ ریڈ۔“ جنکسی کے چیف نے سون اور ڈیوڈ کو ان کے مقابل لا کر حماقت کی ہے جیکسن۔ میرا تعلق فیلڈ سے ہے اور میں کمی بار ان لوگوں سے نکرا چکا ہوں اور میں سون اور ڈیوڈ کو بھی جانتا ہوں۔ گوان کی کار کردگی کی ان دونوں دھومیں ہیں لیکن اس کے باوجود وہ بہر حال عمران کے سامنے رکھے ہیں۔ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔..... جنکی مارٹن نے جسی لمحے میں کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ جب چیف آف ریڈ۔“ جنکسی نے سون کے سیکشن کو ڈپو شیپز پر بھجوایا تو میں نے اس سے بات کی تمی اس نے مجھے بتایا کہ اس نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق اول تو سون اور ڈیوڈ دونوں بے حد تیز نہیں اور فعال لمحہت ہیں اس کے باوجود جو نکہ سون ہیوگو کی بھتیجی ہے اور ڈیوڈ ہر بڑ کا ٹھاگردا ہے اس لئے اگر وہ پھنس بھی گئے تو بھی عمران انہیں ہلاک نہیں کرے گا۔ اس طرح وہ نفع جائیں گے اور پھر عمران کے مقابل آسکیں گے۔ اس پر میں نے سیکر ٹری دفاع سے بات کی تو انہوں نے بھی سون اور ڈیوڈ کی بے حد تعریف کی۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا تھا۔۔۔ جیکسن نے کہا۔

”لیکن تمہاری پریشانی بتا رہی ہے کہ تم عمومی طور پر نہیں بلکہ ی خاص وجہ سے پریشان ہو۔ مجھے بتاؤ کیا بات ہے۔“ تمہارا راز بہر حال راز ہی رہے گا۔ تو مجھے جانتے تو ہو۔۔۔۔۔ جنکی مارٹن نے کہا جو جیکسن نے ایک طویل مانس یا۔

”تمہاری نظریں واضح ہے حد تیز ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے اگر میں سون کا فون ملا۔ اس نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو آلونا میں چوب کیا گیا ہے۔ میں بے حد خیران ہوا۔ بہر حال میں نے اسے تو کچھ نہیں کہا البتہ میں نے آلونا میں لہنے ایک لمحہت سے بات کی۔ کیونکہ میں نے وہاں اسے دیکھے بھی الرٹ رہنے کا کہا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ آلونا میں تو گذشتہ دو روز سے کرفیو نافذ ہے کیونکہ وہاں کے مقامی قبائل میں اہمی خونریز تصادم ہوا تھا جس میں بے حد ہلاکیں ہوئیں اس لئے آلونا میں کرفیو نافذ کر کے اسے سیل کر دیا گیا ہے۔ کسی کے وہاں آنے یا کسی کے وہاں سے باہر جانے کا کوئی سال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میں اپنے لمحہت کی یہ بات سن کر بے حد خیران ہوا۔ میں نے فون پر سون کے ہیڈز کو ارث بات کی لیکن وہاں سے کسی نے کال ہی ایڈنڈن کی۔ میں نے اس کے خاص آدمی ہنزی کو کال کیا تو ہنزی نے مجھے بتایا کہ سون نے اسے بھی سہی بتایا ہے کہ پاکیشی سیکرٹ سروس آلونا میں ٹریں ہو چکی ہے اس۔۔۔ وہ ان کی سہیان مکاش بند کر دے لیکن اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے کہ سون نے اسے کہا ہے کہ وہ فوری

فون لے آؤ..... جیکن نے کہا۔

"میں سر"..... ویر نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔
تو نہیں ڈال سکتا اس لئے اب مجھے اس کی واپسی کا انتظار ہے۔ پھر
اس سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ اس طرح اچانک ولنگن کیوں گئی ہے
اور آلوانا کے بارے میں اسے اطلاع کس نے دی ہے۔ جیکن نے فرمایا
کہ واپس جانے کے بعد اس نے اسے آن کیا اور تیزی سے نمبر پریس
کرنے شروع کر دیتے۔

"ہمزی بول رہا ہوں"..... رابط قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"جیکن بول رہا ہوں ہمزی"..... جیکن نے قدرے سمجھا
لچھے میں کہا۔

"میں سر"..... دوسرا طرف سے ہمزی نے موذبانہ لچھے میں کہا۔
پہیلی بھنسی۔ نمائندے جیکی مارٹن سے بات کرو دو اس
مشن کے سلسلے میں ہیں آئے ہیں"..... جیکن نے کہا اور فون
پیس اس نے جیکی مارٹن کی طرف بڑھادیا۔

"سر، ہمزی میں پہلی بھنسی کا پہیلی نمائندہ بول رہا ہوں۔
مجھے فوری طور پر سور سے بات کرنی ہے جبکہ آپ نے جیکن
صاحب کو بتایا ہے کہ وہ ولنگن چل گئی ہیں"..... جیکی مارٹن نے
کہا۔

"میں سر، انہوں نے خود مجھے فون کر کے بتایا ہے"..... ہمزی
نے جواب دیا۔

طور پر اہتمامی ایر جنسی کام کرنے والنگن جاہر ہی ہے۔ میں اس کی
بات سن کر رکھ گیا لیکن عاہر ہے اس کے کسی کام میں کوئی رکاوٹ
تو نہیں ڈال سکتا اس لئے اب مجھے اس کی واپسی کا انتظار ہے۔ پھر
اس سے معلوم ہو سکے گا کہ وہ اس طرح اچانک ولنگن کیوں گئی ہے
اور آلوانا کے بارے میں اسے اطلاع کس نے دی ہے۔ جیکن نے فرمایا
کہا۔

"اس کا مطلب ہے جیکن کہ سون عمران کے ہاتھوں سب ہو
چکا ہے"..... جیکی مارٹن نے کہا تو جیکن بے اختیار چونک پڑا۔
"یہ نتیجہ تم نے کیے نکال لیا"..... جیکن نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔

"تمہارے اس فترے سے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی
تلائی بند کر دی جائے"..... جیکی مارٹن نے جواب دیا۔
"لیکن اس کی چینگنگ کیے کی جائے"..... جیکن نے کہا۔
"اس کے آدمی ہمزی سے میری بات کرو اور ابھی سب کچھ معلوم
ہو جائے گا"..... جیکی مارٹن نے کہا۔

"لیکن تم کس حیثیت سے بات کرو جائے"..... جیکن نے کہا۔
"پہیلی بھنسی کے نمائندہ کے طور پر"..... جیکی مارٹن نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جیکن بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے میز کے
کنارے پر موجود بٹن پریس کیا تو کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ویر
اندر داخل ہوا۔

کیا ان کے ہیڈ کوارٹر میں ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہیں رہتا۔ جنکی مارٹن نے پوچھا۔

"رہتے ہیں سر۔ شارک وہاں کا انجمنیج ہے۔ اس کے علاوہ بھی چار پانچ افراد وہاں کام کرتے ہیں۔"..... ہمزی نے جواب دیا۔ پھر وہاں سے فون اینڈ کیوں نہیں کیا جا رہا۔..... جنکی مارٹن نے کہا۔

"کہے ہو سکتا ہے جتاب کہ وہاں سے فون اینڈ نہ کیا جائے۔"..... دوسرا طرف سے اہتمامی حیرت بھرے بچے میں کہا گیا۔ "تم خود وہاں فون کرو، ہم دس منٹ بعد ٹھہریں پھر فون کریں گے۔"..... جنکی مارٹن نے کہا اور فون آف کر دیا۔ پھر دس منٹ بعد جیکسن نے دوبارہ کال کی۔

"ہمزی بول رہا ہوں۔"..... ہمزی کی آواز سنائی دی۔ "کیا شیخ رہا، ہمزی کال کرنے کا۔"..... جیکسن نے پوچھا۔ "سر دا قعی وہاں سے کال اینڈ نہیں کی جا رہی۔"..... ہمزی کے بچے میں حیرت تھی۔

"کہاں ہے یہ ہیڈ کوارٹر۔"..... جیکسن نے پوچھا۔ "سر نادر روڈ پر تھری اے نمبر کوٹھی میں۔"..... ہمزی نے کہا۔ "تم وہاں پہنچ جاؤ میں اور جنکی مارٹن بھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔"..... جیکسن نے کہا۔

"میں سر۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکسن نے فون آف کے اسے میز پر رکھا۔

"جھارنی بات تھیک۔"..... ہے۔ حالات محمول پر نہیں ہیں۔"..... جیکسن نے اہتمامی تشویش بھرے بچے میں کہا اور انھوں کھڑا ہوا۔ جنکی مارٹن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر نوڈی دیر بعد وہ دونوں ایک ہی کار میں نے کہا۔ "وار تیزی سے نادر روڈ کی لرف بڑھتے ٹپے جا رہے تھے۔ نادر روڈ پر تھری اے ایک درمیانے درجے کی کوئی تھی جس کا بڑا گیٹ لٹھا تھا۔ جیکسن نے کار گیٹ کے سامنے روک دی۔ اسی لمحے ان کے بقب میں ایک کار رکی اور پھر اس میں سے ہمزی اپنے دو ساتھیوں حیرت نیچے اتر آیا جبکہ جیکسن اور جنکی مارٹن بھی نیچے اتر آئے۔ ہمزی نے ان دونوں کو سلام کیا۔

"بیل دو۔"..... جیکسن نے کہا تو ہمزی نے آگے بڑھ کر بیل دی ہیں جب کافی درستگ کوئی جواب نہ طا تو اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے ثرات اپنے آئے۔

"میرے خیال کے مطابق اندر کوئی موجود نہیں ہے۔"..... جنکی مارٹن نے کہا۔

"حافظتی انتظامات بھی ان نہیں ہیں۔ میں آدمی بھیجا تا ہوں سر عقبی طرف سے۔"..... ہمزی نے کہا اور جیکسن کے اشتباہ میں سر ٹلانے پر وہ اپنے آدمیوں کی طرف مڑا جو ایک طرف موڈ باند انداز میں کھو رہے تھے۔

“آؤ اسے چیک کریں۔ میرا خیال ہے کہ ہبھاں کچھ افراد ہلاک
ئے ہیں جن کی لاشیں جلا گئی ہیں۔۔۔ جیکی مارٹن نے کہا اور
شروع سب ہمزی کی رہنمائی میں ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گئے
جس واقعی ایک بڑی سی برداشتی موجود تھی جو بند تھی۔
اس کا ذھکر ہشاوا۔۔۔ جیکسن نے کہا تو ہمزی نے سائیڈ بن

پیس کر کے اس کا ذھکر ہڈیا۔
اوہ۔ اس میں کافی مندار میں راکھ موجود ہے۔ پانچ چھ افراد
ہرماں میں جلائے گئے ہیں۔۔۔ جیکی مارٹن نے کہا اور جیکسن نے
سبات میں سرہلا دیا۔

”لیکن ماڈام نے تو کہا تھا کہ اس نے سیاحوں کو آزاد کر دیا ہے پھر
”راکھ۔۔۔ ہمزی نے کہا تو جیکسن اور جیکی مارٹن دونوں اس کی
بات سن کر بے اختیار چونکہ پڑے۔

”سیاحوں کو۔ کیا مطلبا۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔۔۔ جیکسن نے
اہتمائی حرمت بھرے لجئے میں کہا تو ہمزی نے مشکوک افراد کے
گروپ کو ہوٹل شیزو سے انوا کرنے اور ہبھاں چھوڑ جانے سے لے کر
سوں کی کال میں کہے ہو۔۔۔ الفاظ سب کچھ بتا دیا۔

”وری بیٹھ۔۔۔ اس کا معہ سب ہے کہ ہبھاں کوئی خاص گیم کھیلی گئی
ہے۔۔۔ جیکسن نے کہا۔۔۔ تیزی سے اس کمرے سے نکل کر وہ دوزتا
ہوا اس کمرے میں ہبھا۔۔۔ ہبھا فون موجود تھا۔۔۔ اس نے تیزی سے
رسیور انٹھایا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”راکی عقبی طرف سے اندر جاؤ اور پھائیک کھولو۔۔۔ ہمزی نے
ایک آدمی سے کہا۔
”لیں بس۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا وہ
سائیڈ گلی میں داخل ہو کر ان کی نظر میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی در
بعد بڑا پھائیک کھل گیا۔

”اندر تو کوئی موجود نہیں ہے بس۔۔۔ راکی نے پھائیک کھول
کر باہر آتے ہوئے کہا۔
”یہ کہیے ہو سکتا ہے۔۔۔ پھائیک تو اندر سے ہی بند ہے۔۔۔ ہمزی
نے کہا۔

”باس عقبی دروازہ باہر سے بند تھا۔۔۔ راکی نے کہا۔
”اوہ۔۔۔ ہمزی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس دوران
جیکسن اور جیکی مارٹن تیزی سے پیڈل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔
ہمزی اپنے ساتھیوں سمیت ان کے یہچہے اندر داخل ہوا جبکہ ان
دونوں کی کاریں وہیں باہر کھوئی رہ گئیں۔

”ہبھاں مشین روم اور ریڈ روم میں خون کے دھبے موجود ہیں۔
اس کا مطلب ہے کہ ہبھاں کوئی نہ کوئی گزبر ہوئی ہے۔۔۔ جیکسن
نے کہا۔

”ہبھاں بر قی بھنی موجود ہے۔۔۔ جیکی مارٹن نے ہمزی سے
پوچھا۔
”لیں سر۔۔۔ ہمزی نے جواب دیا۔

خواکر کے سماں پہنچایا تھا اور یہ یقیناً عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے لیکن وہ ولنگٹن کیوں۔ ہے ہیں۔ جیکسن نے کہا۔

”کیا سہاں سے ہو۔ نے والی فون کال کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے“
ہنزی۔ ”..... جیکی مارٹن۔ نے ہنزی سے پوچھا۔

”یہ سر۔ ہیڈ کوارٹر میں اس کا انتظام لازمی ہوتا ہے۔“ - ہنزی
نے کہا۔

”ساری شیپس لے آؤ اور ٹیپ ریکارڈ بھی۔“ جیکی مارٹن نے
کہا اور ہنزی نے اثبات بس سر بلاد دیا۔

”تم درست کہہ رہے تھے جیکی صورت حال واقعی پلٹ چکی
ہے۔“ جیکسن نے کہا۔ وہ اب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”میں جہیں پیشگی تاسکتا ہوں کہ کیا ہوا ہے۔ سوسن اور ڈیوڈ
نے انہیں راڑز والی کر ہیوں پر جلد دیا ہو گا پھر انہیں ہوش میں لا یا
گیا ہو گا اور انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں چوئیشن تبدیل کر لی
ہو گی اور سوسن اور ڈیوڈ کے آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہو گا۔ پھر اس
نے انہیں راڑز میں جگہ دیا ہو گا اس کے بعد ان کے درمیان یقیناً
افراد تھے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”کتنے افراد گئے ہیں طیارے پر۔“ جیکسن نے پوچھا۔

”میں سو سو کس وقت فلانی کیا ہے۔“ جیکسن نے پوچھا۔
”وہ تو جتاب ولنگٹن پہنچ چکا ہے اور وہاں سے اطلاع موصول بھی
ہو چکی ہے۔“ پیغمبر نے جواب دیا۔

”لیکن یہ بات بہر ماں طے ہے کہ سوسن اور ڈیوڈ اپنی مریضی سے
اس کا مطلب ہے کہ یہ وہی پانچ ایکریمین تھے جہیں، ہنزی نے

”ایرپورٹ انکوائری۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوی آواز
سنائی دی۔ اسی لمحے جیکی مارٹن نے ہاتھ بڑھا کر لاڈر کا ہن پر میں کر
دیا۔

”چارٹرڈ سیکشن کے پیغمبر سے بات کراؤ میں ثاپ ہجنسی کا چیف
بول رہا ہوں۔“ جیکسن نے اہتمامی سخت اور تحکماں لمحے میں کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے اہتمامی موڈبائی لمحے میں کہا گیا۔

”ہیلو سر مارگ بول رہا ہوں سر۔ پیغمبر چارٹرڈ سیکشن۔“ چند
لمبوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لمحہ موڈبائی تھا۔

”مس سوسن اور مسٹر ڈیوڈ نے طیارہ ولنگٹن کے لئے چارٹرڈ کرایا
تماکیا آپ کو معلوم ہے۔“ جیکسن نے پوچھا۔

”لیں سر۔ میں اس وقت ڈیوٹی پر تھا اور میں مس سوسن اور مسٹر
ڈیوڈ سے اچھی طرح واقف ہوں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کتنے افراد گئے ہیں طیارے پر۔“ جیکسن نے پوچھا۔

”میں سوسن، مسٹر ڈیوڈ کے علاوہ پانچ ایکریمی تھے سر۔ کل سات
افراد تھے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”طیارے نے کس وقت فلانی کیا ہے۔“ جیکسن نے پوچھا۔

”وہ تو جتاب ولنگٹن پہنچ چکا ہے اور وہاں سے اطلاع موصول بھی
ہو چکی ہے۔“ پیغمبر نے جواب دیا۔

”اوکے شکریہ۔“ جیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

ان کے ساتھ گئے ہیں ورنہ وہ لامحالہ کچھ کرتے۔ وہ ریڈ ہجنسی کے اہتمائی تیز ہجنسی ہیں کوئی عام افراد نہیں ہیں۔ جیکن نے کہا۔

ٹاپ ہجنسی کا چیف جیکن بول رہا ہوں سیکرٹری صاحب سو تو نہیں گے۔ جیکن نے کہا۔

”نہیں سر۔ وہ اپنے فس میں کام کر رہے ہیں۔“ دوسری طرف سے مودباش لجھے میں کہا گیا۔

”ان سے میری بات کراؤ۔ اٹ از ایر جنسی۔“ جیکن نے کہا۔

”ہولڈ آن کریں جتاب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو گرفتھ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد سیکرٹری صاحب کی باوقار سی آواز سنائی دی۔

”جیکن بول رہا ہوں سرچیف آف ٹاپ ہجنسی فرام ناسوام۔“ جیکن نے اہتمائی مودباش لجھے میں کہا۔

”یہ۔ کیا بات ہے۔ اس وقت کیوں کال کی ہے۔“ دوسری طرف سے قدرے ناخوٹھ کار سے لجھے میں کہا گیا تو جیکن نے انہیں غصہ طور پر سون اور ڈیوڈ کی عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چارڑہ طیارے سے ولنگٹن روائی اور ہیاں ہونے والے واقعات بتا دیئے۔

”اوہ۔ ویری بیڈ لیکن ڈیوڈ نے تو مجھے کہا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کوئی اہم بلت مجھ سے کہنا چاہتا ہے۔ اس نے سون کی تو بات کی پھر اس نے رسمی اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”لیں۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لبھ مودباش تھا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس عمران نے انہیں کوئی خاص چکر دیا ہو۔ وہ ایسے کاموں کا بھی ماہر ہے۔“ جیکن مارٹن نے کہا اور پھر تھوڑی در بعد ہمزی کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر تھا۔

”ایک ہی ٹیپ ہے میں نے اسے ایڈ جسٹ کر دیا ہے۔“ ہمزی نے کہا۔

”آن کرو اسے۔“ جیکن نے کہا تو ہمزی نے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹیپ ریکارڈر سے سون کی آواز برآمد ہوئی۔ دوسری طرف سے بات کرنے والا ہمزی تھا۔ وہ خاموش ہنخے یہ سب سنتے رہے پھر دفعہ کے بعد ایک اور کال سنائی دینے لگی۔ اس بار بات کرنے والا ڈیوڈ تھا۔ یہ کال سیکرٹری ڈیفس سر گرفتھ کو کی جا رہی تھی اور جیکن نے اس کال کو سنتے ہی بے اختیار ہو گئے مجھنخ لئے۔ جب کال ختم ہو گئی تو ہمزی نے ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا۔

اب یہ بات کلیئہ ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی ڈیوڈ اور سون کے ہمراہ سیکرٹری ڈیفس کو ملنے ولنگٹن گئے ہیں۔ جیکن مارٹن نے کہا اور جیکن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کچھ در سوچتا رہا پھر اس نے رسمی اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

تمی لیکن پاکیشائی ہجھنوں کے بارے میں تو کچھ نہیں کہا تھا۔
سیکرٹری صاحب نے اہمیٰ پریشان سے لجھ میں کہا۔

"سر جہاں تک میرا خیال ہے ان لوگوں نے ڈیوڈ اور سوسن کوئی خاص چکر دیا ہے اور ان لوگوں کا یہ خاص طریقہ ہے کہ وہ آپ مجھے بھی فوراً اب ولگٹھ جانا ہو گا۔..... جیکسن نے اٹھتے ہوئے اعلیٰ افسر کو کوکر کر کے ان کی مدد سے اپنا مشن مکمل کرتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ سروہ آپ کو کسی انداز میں بریف کر کے پہلیکس میزاں کا فارمولہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔..... جیکسن نے کیا میں تمہارے ساتھ جاسکتا ہوں۔..... جیکی مارٹن نے کہا۔
"ہاں۔ میں نے چارٹر طیارے سے ہی جانا ہے اکٹھے ٹپے چلتے ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ پھر اب کیا کرنا چاہیے۔..... میں وہاں واقعی پیشہ ہجنسی سے کام لے کر ان کو کوکروں کرنا چاہیے۔..... سیکرٹری صاحب نے کہا۔

"مر آپ ان سے ملاقات کہاں کریں گے۔..... جیکسن نے پوچھا۔

"میں نے اسے صح آفس آنے کا کہا ہے۔..... سیکرٹری نے جواب دیا۔

"آپ ان سے اپنی رہائش گاہ پر ملاقات نہ کریں۔ صح تک میں انہیں ٹریس کر لوں گا۔..... جیکسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر صح تم مجھے چھلے کاں کر کے حالات بتاؤ بنا پھر میں آفس جاؤں گا۔..... سیکرٹری نے کہا۔

"لیں سڑ۔..... جیکسن نے کہا۔

"اوے تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ گذشو۔ دوسری

"جوگان۔ کیا مطلب۔ یہ تو قدیم بادشاہوں کا کھیل تھا جس کی حق یافتہ شکل پولو ہے۔ صدیقی نے حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ اس کھیل میں کیا ہوتا ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"پاں۔ گھوڑوں پر چڑھ کر لکڑی کے ڈنڈے کی مدد سے گیند کو گول میں ڈالا جاتا ہے۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"اب تم خود سوچو کہ گیند کون ہے، لکڑی کا ڈنڈا کون ہے، گھوڑا کون ہے اور جوگان کا کھلاڑی کون ہے۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ صدیقی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "مطلوب یہ کہ جوگان ٹھیلا جا رہا ہے اگر تو گیند گول میں چلی گئی تو گول ہو جائے گا اور نہ ٹھوڑے پھر دُڑنا شروع ہو جائیں گے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ اگر ڈیوڈ یہ فارمولہ حاصل نہ کر سکتا تو آپ پھر مشن پر کام شروع کر دیں گے۔ صدیقی نے کہا۔

"ظاہر ہے۔ اب بہر حاس گول تو ہونا ہی چلہئے ورنہ خالی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہن عمران صاحب تراہیوں نے ہمارا فائر کھول دیا یا کوئی اور حرپ اختیار کیا تو پھر۔ اس بار جوہان نے کہا۔

عمران صاحب آپ یہ کیا کھیل کھیل رہے ہیں۔ ہماری بحث میں تو کچھ نہیں آ رہا۔ صدیقی نے احتیاطی حیرت بھرے لجئے میں کہا۔ وہ سب اس وقت دلکش کے ہوشیار گرینڈ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ ایک پورٹ سے سیدھے ہمارا ہمپنچھے تھے جبکہ ڈیوڈ اور سون ایک پورٹ سے ہی علیحدہ نیکسی میں بیٹھ کر چلے گئے تھے اللہ تعالیٰ عمران سے ان کی یہ بات طے ہو گئی تھی کہ ڈیوڈ کل سیکرٹری دفاع سے ملاقات کرے گا اور پھر جو نتیجہ بھی لٹکے گا اس سے وہ ہوشیار گرینڈ میں عمران کو مطلع کرے گا سہماں ہمپنچھے تک تو عمران کے ساتھی بالکل خاموش رہے تھے یہن کمرے میں ہمپنچھے ہی صدیقی نے سوال کر دیا تھا۔

"اس کھیل کو جوگان کہا جاتا ہے۔ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا تو صدیقی سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

اس کا مطلب ہو گا کہ ریفری نے گول نہ ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور گھوڑے پر دوزبزیں گے۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے لیکن ان کی بہسی میں کھوکھلا پن متایاں تھا۔ عمران صاحب آپ نے شاید ہمیلی بار چوگان کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اچانک خاور نے کہا۔

ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ میں نے سوچا کہ اس قدیم دور کے کھیل کو ہمیاں ایکریمیا میں ہی زندہ کیا جائے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب کیا آپ کو یقین ہے کہ سیکرٹری و فائع ڈیوڈ کے کہنے پر فارمولہ آپ کو دینے پر تیار ہو جائے گا۔ اس بار نعمانی نے کہا۔

ویکھو یہ تو ایک چانس ہے اور ہمارے کام میں ہر ہمبو پر نظر رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ مسترد یہ تھا کہ ہم زیادہ سے زیادہ سون اور ڈیوڈ کو ہلاک کر دیتے یاکن ایکریمیا میں صرف سون اور ڈیوڈ ہی تو بھخت نہیں ہیں۔ ایکریمیا کی بلا مبالغہ آدمی آبادی کسی نہ کسی انداز میں کسی وجہ سے متعلق ہے اس لئے ہمیں وہاں پہنچا یوں پر جانے اور پیبارٹری کھلوا کر وہاں سے فارمولہ حاصل کرنے میں یقیناً اس آدمی آبادی سے لڑنا پڑتا اس لئے میں نے ایک کوشش کی ہے کہ شاید گول ہو جائے۔ عمران نے اس بار وساحت کرتے ہوئے شاید گول ہو جائے۔ عمران نے اس بار وساحت کرتے ہوئے کہا۔

”اور اگر نہ ہوا تب خاور نے کہا۔
”نہ ہوا تو کسی دوسرے ہمبو پر کام کریں گے۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

عمران صاحب ہو سکتا ہے کہ سون اور ڈیوڈ ہی ہمارے خلاف کام شروع کر دیں۔ آغ آپ کو کیسے یقین ہے کہ وہ ہمارے خلاف کام نہیں کریں گے۔ جوہاں نے کہا۔

ڈیوڈ بے حد سمجھ ار نوجوان ہے۔ سون بھی سمجھ دار ہے لیکن وہ ڈیوڈ کی نسبت قدرے جذباتی ہے اس لئے سمجھے یقین ہے کہ معاملات کسی نہ کسی لمحہ بہر حال ہمارے حق میں ہی جائیں گے۔ باقی غیب کا علم تو اللہ خالی کے پاس ہے، ہم تو صرف اندازے ہی لگا سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا اور سب نے اشاعت میں سر ہلا دیئے۔ پھر اس سے ہے، کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی جج اٹھی تو عمران اور اس کے ساتھی ہمونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”مائیکل بول رہا ہے۔ عمران نے ایکریمی لمحے میں کہا۔
”ڈیوڈ بول رہا ہے۔ مسٹر مائیکل۔ ہمیں سمجھ سے جھلے جھنج ڈائریکٹر نے جیز میں۔ فون پر بات کر لی تھی۔ وہ ہمیڈ آفس پہنچ گئے تھے اور وہاں کے تمام حالات سے بخوبی باخبر تھے۔ انہوں نے جھنج ڈائریکٹر کو بھی پٹ پڑھ دی ہے اس لئے میں نے جب جیز میں کو فون کر کے انہیں ہمایا کہ بی دلکشیں پہنچ گیا ہوں تو ان کا رویہ بے حد بدلا کہا۔

می آگے بڑھ گئے جیسے ان کا ایک دوسرے سے قطعاً کوئی تعلق نہ ہو۔ کوئی نمبر آٹھ اے بلاک نو تعمیر کوئی تھی لیکن اس کے ستون پر باقاعدہ ڈاکٹر پیٹر سن آئیں پلیٹ موجود تھی۔ ہمراں نے کال بیل کا بیٹن پر لیں کر دیا۔

”کون ہے؟..... سزاں پر لگے ہوئے ڈور فون سے ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

‘پرس آف ڈھپ’ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا۔۔۔ دوسری طرف سے چونکے ہوئے لمحے میں کہا گیا
اور اس کے ساتھ ہی خامشی چھا گئی۔ تھوڑی در بعد چھوٹا پھائک کھلا
اور ایک نوجوان پاہر آگاہ۔

”آپ۔ آپ کون ہیں؟..... آئنے والے نے چونک کر عمران کو
دیکھتے ہوئے کہا۔

پُرنس آف ڈھرب کا ایکریمین ایڈیشن عمران نے
مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا تو نوجوان بے اختیار ہش
مداد

“اوہ اچھا۔ لیے... اس نے واپس ٹرتے ہوئے کہا تو عمران
نے ہاتھ انداز کر مخصوص انداز میں اشارہ کیا اور پھر وہ چھوٹے
دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔

”میرے درباری ذرا سست واقع ہونے ہیں اس لئے وہ بھی ابھی
پہنچ جائیں گے۔..... عمر نے کہا تو وہ نوجوان جو ایکر بھی تھا بے

ہوا اور درشت تھا۔ میری ساتھی بھی میری بات نہیں مان رہی اور
شیخنگ ڈائرنکٹر کے بارے میں بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ چارڑی
طیارے سے ہبھاں خود پہنچ رہے ہیں۔ میری ساتھی ان سے لٹنے
ایپرپورٹ گئی ہے تو میں موقع دیکھ کر آپ کو حالات بتا رہا ہوں۔
بہر حال میں شرمندہ ہوں کہ میں آپ کا سودا نہیں کر سکتا۔ دوسری
طرف سے ڈیوڈ کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ آپ کا بے حد شکریہ مسٹر ڈیوڈ کے آپ نے تازہ ترین
حالات سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ آپ بے فکر ہیں ہم خود ہی سووا کر
لیں گے اور آپ پر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ گذبائی۔۔۔۔ عمران نے
جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر انھیں کہرا
ہوا۔

”اوہ چلیں۔ گول نہیں ہو سکا اس لئے گھوڑے دوبارہ دوزانے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے ساتھی بھی اٹھ کر خاموشی سے اس کے پیچے چل پڑے۔ ہوٹل سے باہر آ کر وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ پھر عمران مختلف بسوں میں سفر کرتا ہوا ایک چوک پر اتراء سامنے ایک رہائشی کالونی کا جہازی سائز کا بورڈ نصب تھا۔ یہ نو تعمیر کالونی تھی اس لئے قدرے دران اور سنسان نظر آری تھی۔

”علیحدہ علیحدہ ہو کر چلو۔ کوئی نہ رائٹ اے بلاک۔“..... عمران
نے کہا اور سب نے اشیات میں سر طا دیئے اور پھر وہ واقعی اسی انداز

جواب دیا۔

”سوائے تمہارے“..... عمران نے کہا تو پیرس نے اختیار ہنس پڑا۔

”اگر اجازت دیں تو باہر موجود اپنی نیم پلیٹ اکھاڑ کر لے جاؤ۔ بڑے ہنگے داموں بنی ہے“..... پیرس نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ارے ارے ساری عمر پڑھتے گزر گئی لیکن ڈاکٹر بن سکا ب اگر بیٹھے بٹھائے ڈاکٹر نہ کاموں مل رہا ہے تو تم چاہتے ہو کہ یہ موقع بھی فائع ہو جائے“..... عمران نے کہا تو پیرس نے اختیار کھلا کر ہنس پڑا۔

”مجھے کیا بتنا پڑے؟“..... پیرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”وہی الفریڈ۔ جو تم اصل میں ہو“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے اجازت۔ گذ بائی“..... پیرس نے کہا اور عمران کے اشیات میں سرہلانے پر ہ تیز تیز قدم انھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ کیا مطلب ہوا نران صاحب“..... جوہان نے حیرت پھرے لجھے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے پر بھی حیرت کے نتاثرات موجود تھے۔

”یہ سب کمالات ہمارے چیف کے ہیں۔ اس کی پیش بندی کی

اختیار ہنس پڑا۔ جلد لمحوں بعد خاور اندر داخل ہوا اور پھر اس کے بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی ہی اندر بیٹھ گئے۔

”کیا یہ سب بھی ایکریمین ایڈیشن ہیں؟“..... نوجوان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ہاں اور یہ صاحب اصل ایکریمی ہیں۔ ان کا نام والدین نے تو الفریڈ کھاتھا لیکن انہیں لپٹے والد کا نام بے حد پسند ہے اس لئے یہ پیرس ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے نوجوان کا تعارف لپھنے ساتھیوں سے کرتے ہوئے کہا۔

”میرے والد کا نام تو ڈکٹر تھا پرنس اور میرا پورا نام الفریڈ پیرس ہے۔“..... پیرس نے باقاعدہ احتجاج کرتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے لفظ پیرس کو استعمال کرتے ہوئے مذاق کیا ہے کیونکہ پیرس کا مطلب پیر کا بیٹا ہوتا ہے۔

”تمہاری پیدائش ہی تمہارے والد کی سب سے جی ڈکٹر تم شاید اسی لئے اس نے اپنا نام ڈکٹر کھایا تھا۔ بہر حال آؤ۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار پیرس بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کرے میں بیٹھ چکے تھے۔

”اب بتاؤ اس کوٹھی میں کیا کیا موجود ہے؟“..... عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ سب کچھ جو آپ کو چاہئے“..... پیرس نے مسکراتے ہوئے

وجہ سے ہم بیٹھے بٹھائے اس کوٹھی کی ہر چیز کے مالک بن گئے ہیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

چیف نے بھی نجاتے کہاں کہاں کیا کیا سیٹ اپ بنار کھے ہیں۔ حریت ہے۔ صدیقی نے کہا۔

پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کار کر دگی میں اس کے صبرز کے ساتھ ساتھ تھارے اس چیف کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ عمران نے کہا اور سب نے اس انداز میں سرطادیتے جسے انہیں عمران کی بات سے سو فیصد اتفاق ہو۔

لیکن عمران صاحب اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ جو نتیجہ آپ نکالنا پڑتے تھے وہ تو نہیں نکلا۔ خاور نے کہا۔

نتیجہ تو نکل آیا ہے البتہ لیزآن ہو گیا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لیزآن۔ کیا مطلب۔ سب نے چونک کر پوچھا۔

ہمارے ملک میں جب کسی بھی جماعت کا نتیجہ لکھتا ہے تو آدمی سے زیادہ روں نمبروں کے آگے لیزآن لکھا ہوا ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ ان کے کاغذات میں یا فسیں وغیرہ کی ادائیگی میں کوئی کمی ہے۔ جب یہ کمی پوری ہوگی تو پھر ان کا نتیجہ اوپن ہو گا۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

مطلب یہ ہوا کہ آپ اب دہاں لیبارٹری پر ردیڈ کریں گے۔

صدیقی نے کہا۔

”نہیں۔ یہ شب مل چکی ہے کہ اگر سیکرٹری دفاع سرگرفتو چاہیں تو ہمیں یہ فارمولال ہتا ہے اور اگر سرگرفتو نہ بھی چاہیں تو بھی انہیں بہر حالی محبور کیا جا سکتا ہے۔..... عمران نے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اوہ ٹھیک ہے۔ م سمجھ گئے کہ آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے یعنی عمران صاحب آپ بھول گئے ہیں کہ ناپ ہجنسی کے چھف کو بھی معلوم ہو چکا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ سرگرفتو کی نگرانی کریں۔..... صدیقی نے کہا۔

”سرگرفتو کافون ہے بھی مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ وی آئی پی کلب میں ہوتا ہے۔ سرگرفتو کو دہاں سے اخوا کیا جا سکتا ہے اور پھر اس کے روپ میں ہم سے کوئی بھی آسکتا ہے اسی لئے تو میں نے الفریڈ کو دہاں سے بھجوایا ہے کیونکہ بہر حال وہ ایکری ہے اور سرگرفتو بڑے عہدیدار ہیں۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات یہ سرطادیتے۔

سے یہ لوگ رکھنے والے اگر یہ کنفرم ہو جاتے تو پھر وہ لوگ دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے تھے۔..... ریڈ ہجنسی کے چیف مارٹن نے کہا۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھو کہ ان لوگوں نے ان دونوں ہجنسوں کو اس انداز میں کو رکھا کہ یہ ان کی بات مان کر میرے پاس دوڑے چلے آئے۔..... سرگرفتوں نے قدرے ناخوشگوار لمحے میں کہا۔

”میں اب بھی اس آئیٹیم پر قائم ہوں جاپ کہ اس قدر اہم ترین لیبارٹری کی جاہی۔“، مہتر ہے کہ انہیں اس فارمولے کی کالپی فرے دی جائے۔..... اچاٹ ڈیوڈ نے کہا۔

”یہ کہے ہو سکتا ہے ڈیوڈ یہ تو ملک سے غداری کے مترادف ہے۔..... سرگرفتوں نے انتہائی فصیلے لمحے میں کہا۔

”سرجمنا کہ میں نے پے جھٹے بھی تفصیل ہے بات کی ہے پاکیشیا میں ایسی لیبارٹریاں موجود نہیں ہیں کہ جو پی ایکس میزاں کیلہ کر سکیں اور اب پی ایس میزاں کے لئے وہ مخصوص زمرد بھی ایکریما کو حاصل نہ ہو۔ لے گا اب لئے اگر فارمولہ انہیں دے دیا جائے تو وہ زیادہ سے زیادہ پہنچے عام سے میزاں کو مزید تحریفتار بنالیں گے اس۔“، ایکریما کو کیا فرق پڑتا ہے البتہ ان سے یہ نہ سدا کیا جا سکتا ہے کہ وہ خاص قسم کا زمرد کسی حد تک ہمیں فروخت کر دیں اور پی ایس میزاں کے ایندھن کا فارمولہ اگر

ہال ناکرے کے درمیان ایک بڑی سی میز کے گرد سون، ڈیوڈ ٹاپ ہجنسی کا چیف جیکسن اور ریڈ ہجنسی کا چیف مارٹن موجود تھے جبکہ میز کی دوسری طرف ایک اوپنی پشت کی کرسی پر سیکرٹری دفاع سرگرفتوں بینے ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر احتیاطی گہری سمجھی گی تھی۔

”اس ساری کارروائی کے سامنے آنے کا مطلب ہوا کہ ریڈ ہجنسی اور ٹاپ ہجنسی دونوں اس مشن میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہیں۔..... سرگرفتوں نے قدرے سخت لمحے میں کہا۔

”جاپ پاکیشیا سیکرت سروس دنیا کی احتیاطی فعال اور خطرناک ترین سروس ہے اس لئے اس ابتدائی ناکامی کو ناکامی نہیں کہا جا سکتا اور ویسے بھی یہ لوگ بہر حال سون اور ڈیوڈ کے قابو میں آگئے تھے۔“، اور بات ہے کہ ان کے میک اپ جدید ترین چینکنگ ریز کے باوجود بھی چھیک نہ ہو سکے اور اس طرح کنفرمیشن نہ ہونے کی وجہ

خوگران یا کسی دوسرے ملک کے پاس پہنچ بھی گیا تو اس سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں اب بھی ان کی بات مان لینی چاہئے۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"خاموش رہو ڈیوڈ اور مجھے مجبور مت کرو کہ میں تمہارے کو رٹ مارشل کا حکم دے دوں" سرگرفتھے نے اس بار ڈیوڈ کو بڑی طرح جھوکتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے بے اختیار ہوت بھیخت لئے۔

"سر آپ نے کسی غیر ملکی دورے پر تشریف لے جانا ہے" اچانک جیکسن نے کہا تو سرگرفتھے بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ بات پوچھنے کا مقصد" سرگرفتھے نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"اس لئے سر کہ مجھے یقین ہے کہ اب عمران اس فارمولے کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو استعمال کرنے کی کوشش کرے گا" جیکسن نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی وہ ایسا ہی آدمی ہے" ریڈ آجنسی کے چہف مارٹن نے بھی جیکسن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میرا اس سے کیا تعلق" سرگرفتھے نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"سر وہ اگر آپ کو اغوا کر لے اور آپ کے میک اپ میں خود سیکرٹری دفاع بن جائے۔ آواز اور لجھے کی نقل وہ کامیابی سے کر لیتا ہے تو کیا سیکرٹری دفاع کے حکم پر یہ فارمولہ لیبارٹری سے باہر نہیں آ

سکتا۔ جیکسن نے ہما تو سرگرفتھے کے ہمراہ پر حیرت کے ساتھ اہتمائی تشویش سے، کاشرات ابراہم نے۔

"اوہ۔ اوہ لیکن یہ کے ممکن ہے" سرگرفتھے نے کہا۔

"اس کے لئے سب کچھ ممکن ہے جتاب اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ آپ فوری طور پر کسی غیر ملکی دورے پر جا رہے ہیں یا نہیں" جیکسن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ مجھے دورے پر چلا جانا چاہئے مگر تم لوگ اور ایکریمیا کی اتنی باؤ ماں تھیں اسے پکڑ نہیں سکتیں" سرگرفتھے نے اس بار غصے پر لجھے میں کہا۔

"جتاب وہ کام تو ہر حال ہو گا البتہ ہمیں آپ کی حفاظت بھی کرنی پڑے گی اور اگر آپ موجود نہ ہوں گے تو پھر اس کے لئے یہ بھوری بن جائے گی کہ وہ لیبارٹری جائے اور وہاں اسے آسانی سے کو رکیا جاسکتا ہے" جیکسن نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ہم تمہاری بات اب سمجھ گیا ہوں۔ ولیے میں نے آج ہی کارمن کے یک ہفتے کے دورے پر جانا ہے۔ میرا پروگرام فائل ہو چکا ہے لیکن ب تم لوگوں کا کیا پلان ہے۔ یہ سن لو کہ یہ فارمولہ کسی صورت میں بھی ملک سے باہر نہیں جانا چاہئے اور ان لوگوں کا خاتمه ہر صورت میں ہونا چاہئے" سرگرفتھے نے کہا۔

"آپ بے فکر ہیں سر۔ ہم اب اپنا پلان بدلتے دیں گے۔ اب ہم پکنٹک ان پہاڑیوں پر ہی کریں گے البتہ آپ لیبارٹری کے انچارج

نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔
 ”محبے معلوم ہے۔ عمران اور پاکیشیا سینکڑ سروس اہتمائی
 خطرناک لوگ ہیں یہکہ اس کے باوجود میں نے تمہارے سیکشن کا
 انتخاب اس لئے کیا تھا۔ تمہارے اور ڈیوڈ کے اندر ایسی صلاحیتیں
 موجود ہیں کہ تم معموداً سے تجربے کے بعد بہر حال ان کا مقابلہ کر
 سکتے ہو۔ اب بھی محبے اپنیں ہے کہ تم اگر اپنی پوری صلاحیتوں سے
 کام لو تو تم ان کا خاتمہ کر سکتی ہو اور میری بات سن لو اب وہاں
 عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچے بھل گئے کا کوئی فائدہ نہیں ہے
 کیونکہ عمران ہمیشہ ہر ہال میں کو سامنے رکھ کر اقدام کرتا ہے اس لئے تم
 یہ نہ سمجھنا کہ وہ تمہارے انتظار میں وہاں ہو ٹھیں میں پہنچا ہوا ہو گا۔
 محبے سو فیصد یقین ہے کہ اسے بہر حال یہ معلوم ہو جائے گا کہ
 سینکڑی صاحب نے اذار کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ لامحالہ کوشش
 کرے گا کہ سینکڑی صاحب کے ذریعے یہ فارمولہ بالا بالا ہی ازا لے
 لیکن اب سینکڑی صاحب کے غیر ملکی دورے پر جانے کی وجہ سے وہ
 لیک ویو جانے پر مجبور وجاہے گا اس لئے تم بھی اپنے سیکشن سمیت
 وہاں سے سیدھی لیکے ویو پہنچو اور وہاں اس عمران اور اس کے
 ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کرو۔ بس جھمیں یہ
 خیال رکھنا ہو گا کہ تم پاڈیوڈ اس کے ہاتھ نہ آؤ کیونکہ اس کی ہمیشہ
 یہی کوشش ہوتی ہے کہ وہ ہیڈ کو قابو میں کر کے سارے نیت
 درک کا خاتمہ کرادے اور اپنا کام مکمل کر لے اور اب بھی اس نے

سائز و ان جتاب انتحوفی ڈیٹر کو بتا دیں کہ آپ ایک ہفتے کے غیر
 ملکی دورے پر جا رہے ہیں تاکہ اگر عمران آپ کی آواز اور لمحے میں
 نظر کرتے ہوئے اسے کال کرے تو اسے معلوم ہو جائے کہ اسے
 غلط آدمی کال کر رہا ہے۔ جیکسن نے کہا۔
 ”ٹھیک ہے۔ میں اسے کہہ دوں گا محبے بہر حال اس مشن میں
 تمہاری کامیابی کی ضرورت ہے۔ سرگر فتح نے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی وہ اٹھ کر رہے ہوئے۔ ان کے انھتے ہی وہاں موجود سب
 لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔
 ”تم پہنچو اور اپنی پلانٹنگ کر لو یہ سب سے محفوظ جگہ ہے۔ سر
 گر فتح نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے
 گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد وہ سب واپس کر سیوں پر بیٹھ گئے
 اب تم بتاؤ سون تمہارا کیا پروگرام ہے۔ مارٹن نے
 سون سے مغاطب ہو کر کہا جو اس دوران خاموش چشمی رہی تھی۔
 ”چیف یہ حقیقت ہے کہ کنفرمیشن کے چکر میں محبے عمران اور
 اس کے ساتھیوں کو ہیڈ کوارٹر لے جانا پڑا اور میں نے اپنے طور پر
 وہاں ہر قسم کے حفاظتی اقدامات بھی کرنے تھے لیکن یہ عمران اور
 اس کے ساتھی واقعی ان معاملات میں بجاوے گر ہیں۔ انہوں نے جس
 انداز میں ان کر سیوں سے چھٹکارا حاصل کیا اس کا کبھی میرے ذہن
 میں تصور بھی نہ آسکتا تھا لیکن اب محبے یہ تجھ پر ہو چکا ہے اس لئے
 اب محبے یقین ہے کہ اب مجھ سے کوئی کوتاہی نہ ہو گی۔ سون

سمی کام کرتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ تم نے اسے کسی قسم کا کوئی موقع نہیں دینا کیونکہ اسے معمولی ساموقع بھی مل جائے تو وہ حالات کو اپنے مطلب میں ڈھال لیتا ہے۔..... ریڈ ہجنسی کے چیف نے اسے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے چیف آپ کو اور چیف جیکن کو اب کوئی شکایت نہ ہوگی اور اس بارہم بہر حال کامیاب ہوں گے۔..... سون نے اہتمائی باعتماد لجھے میں کہا۔

”اوکے اور ہاں جیکن اب تم نے بھی محتاط رہنا ہے کیونکہ عمران اگر سون پر ہاتھ نہ ڈال سکا تو وہ یقیناً تم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا۔..... مارٹن نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا ہی آدمی ہے اس لئے میں اب اس وقت تک ماسوام نہیں جاؤں گا جب تک سون کا مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ وہاں میرا نائب کام کرے گا اور سون میرے نائب سے تم نے کوئی رابطہ نہیں رکھنا۔..... جیکن نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں۔..... سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے دش یو گذلک۔..... مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

”یہ سیکرٹری دفاع والا معاملہ تو ختم ہو گیا۔ اب کچھ اور سوچتا ہوئے گا۔..... عمران نے رسور رکھ کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا۔..... صدیقی نے پوچھا کیونکہ عمران نے لاڈر کا بٹن پر لس نہ کیا تھا اس لئے وہ دوسری طرف سے ہونے والی آواز نہ سن سکتے۔

”سیکرٹری صاحب کل رات کارمن کے ایک ہفتے کے دورے پر روانہ ہو چکے ہیں۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کیا ان لیبارٹریوں و صرف سیکرٹری دفاع ہی براہ راست ڈیل کرتا ہے یا کسی اور ہدایت کا بھی عمل دخل ہوتا ہے۔..... صدیقی نے پوچھا۔

”جس قسم کا کام ہم پہنا چلتے ہیں وہ صرف سیکرٹری دفاع کے

ذریحے ہی یا جا سکتا ہے۔ بہر حال اب ہمیں ڈائریکٹ ایکشن کرنا پڑے گا۔ میں نے کوشش تو کی تھی کہ معاملات بالا بالا ہی نہ جائیں لیکن شاید قدرت کو یہ منظور نہ تھا۔..... عمران نے کہا۔ "تو اب پھر دوبارہ ماسوام اور لیک ویو جانا ہو گا۔..... چوبان نے کہا۔

"اب وہاں حالات اور بھی زیادہ ہمارے خلاف ہوں گے۔ اب انہوں نے سارا ذریعہ میں لگانہا ہے اس لئے مجھے کچھ اور سوچتا پڑے گا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انٹر کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز اس بار سب ساتھیوں کو سنائی دی۔ شاید عمران نے اس بدلاؤڈر کا بٹن پر لیں کر دیا تھا۔

"پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں جیز سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "ہیلو جیز بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایسی۔ ڈی ایسی (اکسن)۔..... عمران نے اپنا پورا تعارف کرتے ہوئے کہا۔ "اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے

مجھے یاد کیا ہے۔ میں تو بھا تھا کہ آپ مجھے بھول کچے ہوں گے۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں تو شاید بھوا جاتا کیونکہ تمہاری شکل یاد آتے ہی مجھے پہنے سکول کے وہ پیغمبر یا ز آجاتے ہیں جن کے ہاتھ میں جتنا مباڑنا ہوتا تھا اتنی ہی لمبی اور اڑی ہوئی ان کی موجودگی، ہوتی تھیں اور وہ ڈنڈے کے بے دریغ استعمال کے ساتھ ساتھ اپنی موجودگیوں کا بھی بے دریغ استعمال کرنے رہتے تھے۔ مطلب ہے ایک ہاتھ سے ڈنڈا چلاتے تھے اور دوسرا ہاتھ موجودگیوں پر اس طرح پھیرتے رہتے تھے جیسے ڈنڈے کے ساتھ ساتھ موجودگیوں بھی چلا رہے ہوں اور مجھے ان کے ڈنڈے سے زیادہ ان کی موجودگیوں سے خوف آتا تھا البتہ تمہاری بیوی کو میں نہیں بھول سکا جو ہے چاری مستقل سکول میں پڑھتی ہے۔..... عمران کی نجا نے کب سے رکی ہوئی زبان جب روائی ہوئی تو پھر رکنے میں ہی نہ آرئی تھی۔

"میں نے اپنی بیوی کے کہنے پر ہی تو اتنی بڑی موجودگی رکھی ہوئی ہیں۔ اسے بڑی موجودگی، ہی پسند ہیں۔..... دوسری طرف سے جیز نے زور دار قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ بے چاری لیا کرے اسے دنیا کو یہ تو بتانا ہی پڑتا ہو گا کہ اس کی شادی کسی رد سے ہوئی ہے۔..... عمران نے جواب دیا اور اس بار جیز کا قہقہہ بھلے سے زیادہ بلند تھا۔ عمران کے ساتھی بھی یہ باتیں سن کر مسکرا رہے تھے حالانکہ وہ جیز کو نہ جلتے تھے لیکن

عمران کی باتوں سے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ جیز جسمانی طور پر مکروہ آدمی ہو گا اور اس نے بڑی بڑی موچھیں رکھی ہوئی ہوں گے۔

”ولیے عمران صاحب شکر ہے آپ نے میری طرح موچھیں نہیں رکھ لیں ورنہ جوزی لقیناً مجھے چھوڑ جاتی ”..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار عمران نے اختیار ہنس پڑا۔

”ارے یہ تمہارا وہم ہے۔ جوزی موچھوں کی بجائے تمہاری دیوانی ہے۔ موچھیں تو اس نے اس لئے رکھوائی ہیں کہ کوئی اور تمہاری طرف نظر پھر کر بھی نہ دیکھ سکے۔ ”..... عمران نے کہا۔

”شکر ہے کہ آپ کے منہ سے بھی کبھی کبھی سچی بات نکل ہی آتی ہے ”..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”شکر ہے تم نے کسی بات کو تو چجع تسلیم کرہی لیا۔ بہر حال سناؤ تمہارے آبائی علاقے لیک ویو کا کیا حال ہے ”..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”لیک ویو۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کو اس دور دراز علاقے میں کام پڑ گیا ہے ”..... جیز نے اس بار سنجیدہ لججے میں کہا۔

”لیک ویو کے ساتھ پہاڑیاں ہیں جہاں سناؤ ہے بڑا چھاشکار ملتا ہے ”..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ بہر حال آپ کیا چاہتے ہیں ”۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا۔

”لیک ویو میں کوئی یہاگروپ جو وہاں بہائش گاہ اور دوسرا ضروری سامان مہیا کرے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے تعلقات حکومتی افراد سے نہ ہوں۔ تمہارا معاوضہ تمہاری موچھیوں سے زیادہ شامل جائے گا۔ ”..... عمران نے کہا۔

”میرے معاونتے کو، ہننے دیں۔ آپ نے جوزی کی میرے ساتھ جمعت کی بات کر کے مجھے جو صرف بخش دی ہے میرے لئے وہی کافی ہے۔ وہ علاقہ تو چھوٹا سا ہے اللہتہ وہاں ایک کلب ہے جس کا نام وہاں کلب ہے۔ اس کلب کے مالک رہڑ ہے۔ وہ انتہائی با احتیاط آدمی ہے اور آپ کے معیار پر نبھی پورا اترے گا۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں آپ اسے میرا حوالہ دے دیں۔ باقی رہا اس کا معاوضہ تو یہ آپ جانیں اور وہ۔ بہر حال وہ آدمی سو فیصد آپ کے مطلب کا ہے۔ ” جیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے بے حد شکر یہ۔ تم اسے فون کر کے کہہ دو لیکن اسے میرا نام مائیکل بتانا ”..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے ”..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے گذ بائی کہہ کر سیور رکھ دیا۔

”تو اب آپ نے وہاں جا کر ایکشن کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن عمران صاحب وہاں اصل مسئلہ تو اس لمبارثی کے کھلوانے کا ہے۔ یہ مرحد کیسے طے ہو گا۔ ”..... خاور نے کہا۔

”تم پتاو۔ تمہارے ذہن میں کیا آئیڈیا ہے ”..... عمران نے اٹا

سوال کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کا ذہن اس قدر طاقتور ہے کہ اس کی موجودگی میں ہم سے کسی کا ذہن کام ہی نہیں کر سکتے۔“..... چوہان نے درخت پر وان نہیں چڑھ سکتے۔..... خاور نے جواب دیا تو عمران سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

”خاور درست کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ آپ کی عدم موجودگی میں ہمارے ذہنِ ذاتی کام کرتے ہیں لیکن آپ کی موجودگی میں ہمیں یوں لگتا ہے کہ جیسے ہمارے ذہنوں میں کچھ بھی موجود نہ ہو۔“..... چوہان نے ہستے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میرا ذہن ایسا کیوں ہے۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”اللہ تعالیٰ کی آپ پر خاص رحمت ہے اور کیا ہو سکتا ہے۔“..... چوہان نے سکراتے ہوئے کہا۔

”وہ تو ہے ہی۔ اس سے تو انکار نہیں ہے لیکن ایک اور بات بھی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ کون سی عمران صاحب۔“..... چوہان نے چونک کرو چھا۔ ”میری مفلسی۔ جس کی وجہ سے مجھے موونگ کی دال کھانی پڑتی ہے۔ اگر تمہاری طریق مجھے بھی بھاری تنخواہ ملتی اور میں بھی مرغنا کھانے کھاتا تو۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ہمیں معلوم ہے کہ آپ کتنے مفلس اور قلاش ہیں۔ باقی رہی

”بھی بات تو ہم بھی مرغنا خداویں نہیں کھاتے۔ جیسے عام لوگ لاتے ہیں ویسے ہی ہم بھی عام سا کھانا کھاتے ہیں۔“..... چوہان نے سے ہوتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کیا مطلب۔ کیہ تنخواہیں ملنی بند ہو گئی ہیں جہیں۔“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”تنخواہوں کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہمیں بہر حال اپنے آپ کو ذہنی اور سماں طور پر فٹ رکھنا ہوتا ہے۔“..... چوہان نے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ نہاری تنخواہیں بینکوں میں پڑی سڑتی رہتی ہیں۔ کمال ہے۔ تم اسے سی فلاحی ادارے میں جمع کرا دیا کرو اور مگر جہیں تپ معلوم نہ ہو۔ آغا سلیمان پاشا سے پوچھ یعنی اس نے تو پہاڑوں پر سید بک بھی رکھو ہوئی ہے تاکہ مخیر حضرات کو کہیں دور ہانے کی تکلیف ہی نہ اٹھنی پڑے۔“..... عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار کھلا کھلا کر اس پڑے۔

”اس کام کے لئے ہم نے ایک فلاحی ادارہ بنایا ہوا ہے جس کے انجام صدر صاحب ہیں۔“..... چوہان نے سکراتے ہوئے کہا۔

”وہ آج تک خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکا فلاحی ادارے کا حساب کتاب کہاں یاد رکھ سکتا ہے اس لئے اس سے بات کی جائے تو وہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ بہر حال میں نے تو تم سے تم لوگوں کا آئیڈیا پوچھا تم نے دوسرا چکر چلا دیا اور بات بھجوئے چیک والے پر دال دی۔“..... عمران نے منہ بنتے ہوئے کہا۔

"آپ ہیاں رہ جائیں اور ہمیں وہاں جانے دیں پھر دیکھیں
ہمارے ذہن کسے چلتے ہیں۔" اس بار خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"جہارا مطلب ہے کہ میں اس چھوٹے سے چیک سے بھی محروم
ہو جاؤ۔ یہ اچھی دستی ہے۔"..... عمران نے شکایت کرنے کے سے
انداز میں کہا۔

"تو پھر آپ بتا دیں کہ لیبارٹری کھلوانے اور فارمولہ حاصل
کرنے کا اصل پلان کیا ہے۔"..... خاور نے ہنسنے ہوئے کہا۔
"اچھا تو جہارا مطلب ہے کہ ایک خفیہ پلان بھی میں نے بنایا
ہوگا۔"..... عمران نے کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ وہ پلان جو آپ عام طور پر بناتے ہیں۔" - خاور
نے ہنسنے ہوئے کہا۔

"فی الحال تو سوچ رہا ہوں جب بن گیا تو بتا دوں گا۔"..... عمران
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور انھایا اور انکوائری کے نمبر
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راہل کلب کا نمبر دے دیں۔"..... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا
اور پھر ہاتھ ہٹا کر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر
پر لیں کرنا شروع کر دیا۔

"راہل کلب" سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"ہمہاں مادام ڈینی اکڑ آتی جاتی رہتی ہیں مجھے ان سے بات کرنی
ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"وہ موجود ہیں۔ آپ نام"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"مجھے ان سے پاکیش کے علی عمران کے حوالے سے بات کرنی
ہے۔ میرا نام مائیکل ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ہیلو ڈینی بول رہی ہوں۔"..... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز
سنائی دی لیکن آواز اور مجھے سے صاف تر چلتا تھا کہ بولنے والی ادھیز
عمر خاتون ہے۔

"یا تو میں ڈینی کہو با مسرو ڈینی یا اسی ڈینی اور می سے میرا مطلب
ہے مادام ڈینی۔ ور اصل یہ می اور مادام ملتے جلتے سے لفظ ہیں اور مجھے
یوں لگتا ہے جیسے دو چار چھپے اگر بیک وقت مان کو آواز دیں تو مادام
ہی کہتے ہوں گے۔"..... عمران نے اپنے اصل لمحے میں بات کرتے
ہوئے کہا۔

سکیا۔ کیا مطلب۔ ملی عمران تم جبکہ مجھے تو بتایا گیا تھا کہ عمران
کے حوالے سے کوئی مائیکل بات کرنا چاہتا ہے۔"..... دوسری طرف
سے حیرت بھرے لمحے بن کہا گیا۔

"اگر وہ اتنی خوش سمت ہوتی کہ اسے اصل نام بتا دیا جائے تو
وہ اب تک مادام نہ چکی ہوتی۔"..... عمران نے کہا تو دوسری

”تعلقات ایسے لوگوں۔۔۔ کہیے جن جاتے ہیں اور پھر آپ ان کی موصیات کو بھی یاد رکھتے ہیں۔۔۔ چوہان نےہستے ہوئے کہا۔
”ہی مغلی اور قلاشی اور اس کی وجہ سے موںگ کی دال۔۔۔
عمران نے ایک گہرائیں لیتے ہوئے کہا تو کہہ سب کے بے اختیار
متعارفوں سے گونج اٹھا۔ پھر دس منٹ تک ایسی ہی ہلکی پھلکی باشیں
جوتی رہیں اس کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے¹
کیا تو عروج کر دیئے۔

”ڈینی بول رہی ہوں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی مادام ڈینی کی
خواز سنائی دی۔

”مجھے مادام ڈینی سے بات کرنی ہے۔ میرا نام علی عمران ایم ایس
ہی۔ ڈی ایس سی (اکسن) ہے۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لمحے میں
لیا تو عمران کے ساتھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

”سوری رانگ نمبر۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے
گریڈل دبایا اور پھر ٹون آئے پر دوبارہ وہی نمبر پریس کر دیئے۔

”مادام ڈینی بول رہی ہوں۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے ڈینی
نے اپنے نام کے ساتھ مادام بھی بولا تھا۔

”اوہ۔۔۔ مگر میں نے تو سرف ڈینی سے ملتا تھا۔۔۔ عمران نے کہا
تو اس بار دوسری طرف۔۔۔ ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

”مجھے اہتمامی ضروری نام ہے نانی بوائے اس لئے جو کچھ کہنا ہے
رسیور رکھ دیا۔

”طرف سے مادام ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
”یو نانی بوائے چاہے کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے تمہاری
فطرت نہیں تبدیل ہو سکتی۔۔۔ بہر حال بتاؤ کیا مسئلہ ہے کیونکہ مجھے
معلوم ہے کہ تم بغیر کسی مقصد کے مجھے تو کیا کسی اور سے بھی بات
کرنے کے روادر نہیں ہو سکتے۔۔۔ مادام ڈینی نےہستے ہوئے کہا۔
”کیا یہ فون محفوظ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”اوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔۔۔ نہیک ہے نمبر نوٹ کردا اور دس منٹ
بعد اس نمبر پر کال کرنا۔۔۔ دوسری طرف سے اہتمامی سنجیدہ لمحے
میں کہا گیا۔

”کیا یہ نمبر اس فون سے بہت نزدیک نصب ہے۔۔۔ عمران
نے چونک کر کہا۔

”نزدیک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ مادام ڈینی نے چونک کر حیرت
بھرے لمحے میں کہا۔

”اگر تم دس منٹ بعد اس تک پہنچ سکتی ہو تو پھر لازماً بہت
نزدیک ہی ہو گا۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لمحے میں کہا تو
دوسری طرف سے مادام ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”پھر وہی شرارت۔۔۔ دوسری طرف سے ہستے ہوئے کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے
رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب آج تک ہماری کچھ میں یہ راز نہیں آیا کہ آپ

جلدی کہہ ڈالو درد پھر کل ملائکت ہو سکے گی۔ مادام ڈینی نے
پختہ ہوئے کہہ دیا۔
“ کل تو مگبھی نہیں آتی اس لئے موقع کو فنیت سمجھنا چاہئے تو
مادام ڈینی ایک ساتھ دان ہے جس کا نام ڈاکٹر انقونی پیڑ ہے ۔
ٹاسوام کے ساتھ ہبھائیوں میں واقع ایک لیبارٹری ہے ریڈ زرو
لیبارٹری کہا جاتا ہے میں کام کرتا ہے اور میں نے اس سے ایک اہم
ساتھی مشورہ کرنا ہے۔ کیا اس کا بندوبست ہو سکتا ہے ۔ ” عمران
نے اس بار اہتمانی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

“ کیا یہ مشورہ فون پر کرو گے یا ۔ مادام ڈینی نے بھی سنجیدہ
لمحے میں کہا۔

“ فون پر کسے تفصیلی مشورہ ہو سکتا ہے۔ اب ڈاکٹر صاحب
بہر حال لپٹنے گر تو آتے جاتے ہی رہتے ہوں گے یا چمٹنی لے کر آبھی
سکتے ہیں ۔ عمران نے کہا۔

“ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ کیا پاکیشیا سے ۔ مادام ڈینی
نے کہا۔

“ نہیں۔ ولنگن سے ہی بات کر رہا ہوں ۔ عمران نے جواب
دیا۔

“ اوه۔ پھر ٹھیک ہے۔ بہر حال مجھے حلوم کرنا ہو گا کہ اس وقت
کیا پوزیشن ہے ۔ مادام ڈینی نے جواب دیا۔

“ کتنی در بعد فون کروں ۔ عمران نے کہا۔

“ کتنی در کا سیا مطلب۔ ایک دو روز تو بہر حال لگ ہی جائیں
گے ۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

“ اگر معاوضہ تمہاری جسمانی جھٹکا آفر کر دیا جائے تب ۔ ” عمران
نے مسکراتے ہوئے آما۔

“ اوه۔ پھر تو واقعی فوری کام کرنا ہو گا۔ اور کے ایک گھنٹے بعد اس
نمبر پر فون کر لینا۔ دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لمحے میں
کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ
دیا۔

“ اس مادام ڈینی کا ساتھ دانوں سے کیا تعلق ہے عمران
صاحب۔ ” صدیقی نے پوچھا۔

“ مادام ڈینی ایکی بیمایا کی وزارت ساتھ اور یمنیا لوچی میں تھرہ
سیکرٹری ہے اس سے ساتھ ساتھ وہ ایک بہترین خبر بھی ہے اور
بھاری معاوضہ پر ان رکی بات بتاتی ہے ۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

“ یمن جب وہ عوام کاری ملازم ہے تو پھر وہ یہ کام کیسے کرتی
ہے ۔ چوہاں۔ ” حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

“ یہ ایکریمیا ہے جوہاں سہاں ہر چیز بھی اور خریدی جا سکتی ہے۔
سہاں دولت کی پو ما ہوتی ہے ۔ عمران نے کہا اور سب نے
اشیات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر
رابطہ کیا۔

مہر ڈین میں ہون۔ وابطہ قائم ہوتے ہی مادام ڈین کی قیمت حفظ

”ہر ٹن بول رہا ہوں۔ کچھ معلوم ہوا۔“..... عمران نے کہا۔
”سوری عمران۔ تمہارا کام نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بار نری مکمل
طور پر سیلہ کر دی گئی ہے حتیٰ کہ وہاں فون بھی نہیں ہو سکتا۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹرانسیور تو بات ہو سکتی ہو گی۔ آخر کوئی نہ کوئی ذریعہ را لے
کا تو ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”اندر سے فون پر باہر بات کی جا سکتی ہے لیکن باہر سے اندر کا ل
نہیں جا سکتی اور ٹرانسیور کا وہاں کوئی سلسلہ نہیں ہے۔“..... مادام
ڈین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں نے ہر صورت میں ان سے مشورہ کرنا ہے کوئی راستہ
نکالو۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا راستہ نکالوں۔ بہر حال مجھے سوچنے دو۔“..... مادام ڈین نے
کہا۔

”کوئی نہ کوئی ذریعہ بہر حال باہر سے اندر را لے کا ہو گا وہ ذریعہ
تلash کرو۔“..... عمران نے کہا۔

”اوکے پھر ایک گھنٹہ مزید لگ جائے گا۔“..... مادام ڈین نے
کہا۔

”کوئی بات نہیں۔ اگر تم یہ ذریعہ ٹریس کر دو تو معاوضہ ایک

لاکھ ڈالر تھیں مل رہا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی یہ ذریعہ تلاش کرنا ہی پڑے گا۔“..... مادام
ڈین نے کہا۔

”اوکے میں ایک گھنٹے بعد پھر فون کروں گا۔“..... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی س نے رسیور رکھ دیا۔

”یہ مادام ڈین یقیناً نہ ہو دی ہے۔“..... صدیقی نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے وہ میں نے ایک لاکھ ڈالر کی آفر کر دی ہے۔ اب
کام ہو جائے گا۔“..... عمران نے کہا اور سب نے اشیات میں سر ہلا
 دیئے۔

”آپ اس سائنس وان سے رابطہ کر کے کیا حاصل کرنا چاہتے
ہیں عمران صاحب۔“..... اچانک خاور نے کہا۔

”بھلے رابطے کی تو کوئی صورت نہ کے پھر سوچوں گا۔“..... عمران
نے کہا اور خاور نے اس انداز میں سر ہلا دیا جسے وہ سمجھ گیا ہو کہ
عمران ابھی تک خود بھی اس معاملے پر واضح نہیں ہے۔ پھر ایک گھنٹے
کے وقت کے بعد عمران نے ایک بار پھر مادام ڈین سے رابطہ کیا۔

”عمران تمہارا تم ہو گیا ہے۔ بڑی محنت کرنی پڑی ہے۔ ڈاکٹر
انتحوفی ٹیزر کی اکلوں، بیٹی ہماں یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ اس کے
پاس مایہا نمبر موجود ہے جس سے وہ براہ راست ڈاکٹر سے رابطہ ک
لیتی ہے اور یہ نمبر غیریہ ہے۔“..... مادام ڈین نے صرت ہجرے لمحے
تک کہا۔

”کیا نمبر ہے۔۔۔۔۔“ ہمran نے پوچھا تو دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا اور ہمran بھج گیا کہ یہ سہلاں نمبر ہے۔
”اس لڑکی کا نام اور اس کا آئدھہ تھا۔۔۔۔۔“ ہمran نے کہا۔
”کیا مطلب۔ کیا تمہیں میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔۔ مادام ذین نے یکٹ فصلیے لجھے میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہے ذین۔ یا ہر ہے اس نمبر اگر میں نے بات کی تو ڈاکٹر صاحب نے بات کرنے سے ہی انکار کر دیا ہے اس لئے مجھے اس کی بیٹی سے سفارش کرانی پڑے گی تب میرا مسئلہ حل ہو گا۔“
ہمran نے کہا۔

”شلی فون کی گھنٹی تھی سون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔
”لیں۔ سون بول ہی ہوں۔۔۔۔۔ سون نے اچھائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”ولنگشن سے مارک بول رہا ہوں سون۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو سون نے اختیار چونک پڑی کیونکہ مارک ریڈ ہجنسی کے ایک سیکشن کا انچارج تھا۔ اس کا سیکشن ولنگشن میں ہی کام کرتا تھا۔ سون ولنگشن بے لیک دیو آنے سے ہپھے مارک سے خصوصی طور پر ملی تھو اور اس نے اس کے ذمے ولنگشن میں ہمran اور اس کے ساتھیوں کی تلاش کا کام لگایا تھا۔ مارک سے اس کے خاصے دوستائے تعلقات تھے اس لئے مارک نے حامی بھری تھی اور اب مارک کی کال آنے کا طلب تھا کہ اس نے کوئی اہم بات معلوم کر لی ہے۔

”اوہ ہا۔ تھماری بات درست ہے۔ اس کا نام مارشا ہے اور وہ میشن یونیورسٹی میں سائنس کی طالب علم ہے لیکن یونیورسٹی ہو سٹل میں رہنے کی بجائے رابرٹ کالوٹی کی کوئی نمبر ایک سو بارہ اے میں طازموں کے ساتھ رہتی ہے۔۔۔۔۔ مادام ذین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے اب بتا دو کہ رقم کس اکاؤنٹ میں اور کس بینک میں جمع کراوی جائے۔۔۔۔۔“ ہمran نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے اکاؤنٹ نمبر اور بینک کے بارے میں بتا دیا گیا۔
”اوکے تھینک یواہند گذ بانی۔“ ہمran نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
”اب اس لڑکی کو ٹریس کرنا ہو گا۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور ہمran نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اوہ مارک تم۔ کیا کوئی خاص بات معلوم ہوئی ہے۔" سون نے اچھائی اشتیاق بھرے لمحے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی تو ثریں نہیں، ہو سکے البتہ یہ اطلاع مل گئی ہے کہ رائل کلب کی مالکہ مادام ڈینی جو وزارت ساتھ اور میکنالوجی میں تھڑا سیکرٹری ہے اس کی بات چیت عمران سے ہوئی ہے لیکن تفصیل کا علم نہیں ہوا۔" مارک نے کہا۔

"کیا اسے معلوم ہے کہ عمران کہاں موجود ہے۔" سون نے پوچھا۔

"میرے خیال میں انہاں نہیں ہے کیونکہ ساری بات چیت ایک خصوصی فون پر ہوتی رہی ہے۔ لمحے رائل کلب میں موجود میرے ایک آدمی نے بتایا ہے کہ اس نے مادام ڈینی کے قریب سے گزرتے ہوئے عمران کا نام سنایا۔" مارک نے کہا۔

"تو پھر اس مادام ڈینی سے پوچھ گئے کرنی تھی کہ کیا باتیں ہوئی ہیں کیونکہ عمران بغیر کسی مقصد کے اس سے کوئی بات نہیں کر سکتا۔" سون نے کہا۔

"میں اس پر ہاتھ ڈال دیتا یعنی وہ سرکاری ملازمہ ہے اور سیکرٹری یوں کی پوسٹ پر ہے اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے بات کر لوں۔ اگر تم کہو تو ہاتھ ڈال دوں یعنی اگر کوئی گزوی ہوئی تو پھر چیف مارشن کو سنبھالنا تھا را کام ہو گا۔" مارک نے کہا۔

"تم فکر منت کرو یہ اچھائی اہم مشن ہے اس پر پورے ایکدیمیا کم

ھٹ اور ساکھ داؤ پر لگی؛ کوئی ہے۔" سون نے کہا۔
اوکے۔ میں پھر تمہ فون کروں گا۔" مارک نے کہا۔

"جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کر دو کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اچھائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں اس لئے ایسا ہے ہو کہ وہ اپنا کام کر گزر بی اور ہم معلوم ہی کرتے رہ جائیں۔" سون نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں۔ تم فکر منت کرو زیادہ سے زیادہ ایک دو گھنٹے کے اندر اندر میں کال کروں گا۔" مارک نے کہا۔

"اوکے میں چیف۔" چھاری کار کردگی کی ذاتی طور پر بھی تعریف کروں گی۔" سون نے کہا تو دوسری طرف سے مارک نے اس کا شکریہ اوکیا اور رابطہ ختم کر دیا تو سون نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"عمران ضرور کوئی کوئی خاص چکر چلانے گا کیونکہ وہ اتنا احمد نہیں ہے کہ اس طرز کھلے عام ہبھاڑیوں پر آکر گھومتا پھرے۔" سون نے کہا اور اسی لئے دروازہ کھلا اور ڈیوڈیو ڈال دا خل ہوا۔

"کیا بات ہے۔ تم رے پھرے پر پریشانی موجود ہے۔" کیا ہوا ہے کوئی خاص بات۔" ڈیوڈ نے کہا تو سون نے اسے مارک کی کال کے بارے میں تفصیلات بتا دیں۔

"اوہ۔ وہ لازماً ڈاکٹر نسخوںی یہڑ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا ہو گا۔" ڈیوڈ۔ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس سے اسے کیا ذکر ہو گا۔ وہ یہبارٹری میں تو داخل نہیں ہو

سکتا جبکہ یہ بارہ میں باہر سے کوئی کال بھی نہیں کی جا سکتی۔ دس سو سن نے کہا۔

”مادام ڈینی یہودی ہے اس لئے رقم پر ہی معاملہ بن گیا۔ دس سو سن کا لارز پر سودا طے ہو گے اور اس نے مجھے عمران سے ہونے والی کامیابی کا راز ہی ہے کہ وہ ایسی کمزوریاں تلاش کریا کرتا ہے۔“ مارک نے کہا۔

”چلو یہ اچھا ہوا۔ اس درج اب آئندہ کوئی مسئلہ نہیں ہے گا۔ ذیوڈ نے کہا۔

”لیکن وہ کیا کر سکتا ہے۔ یہی بات تو میری بھوٹ میں نہیں آ رہی۔“ مارک نے اسے فون پر کسی ذریعے سے بات کر لے گا تو چلو مان لیا کہ وہ ڈاکڑ سے فون پر فارمولہ لکھوادی سے گا۔ سو سن اس سے کیا ہو گا۔ کیا ڈاکڑ سے فون پر فارمولہ لکھوادی سے گا۔ سو سن بات دی۔

”اوہ۔ تو عمران نے وہ نمبر معلوم کریا ہے جس سے وہ ڈاکڑ تھوڑی سیڑھے رابطہ کر سکتا ہے اور وہ اس کے لئے اس کی بھی کو تمہارا کرنا پاہتا ہے۔ کیا تم ایک کام کر سکتے ہو مارک۔“ سو سن ناممکن کو ممکن بنا لیتا ہے۔ بہر حال مارک کو میں جانتا ہوں وہ ساری بات اس مادام ڈینی سے اگلوالے گا۔ اس کے بعد صحیح اندازہ ہو سکے گا کہ عمران کس آئیڈی ہے پر کام کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے۔“ ذیوڈ نے کہا اور سو سن نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً فیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو سو سن نے جھپٹ کر رسیور انھایا۔

”یہاں۔ کیوں نہیں۔ بتا۔“ مارک نے کہا۔“ اس لڑکی مارشا سے عمران لازماً ملاقات کرے گا۔ میں یہاں ہوں۔“ دوسری طرف سے مارک کی آواز۔“ کم از کم بے ہوش کر دو۔““ اگر تم لپٹنے سیکشن سمیت اس لڑکی نگرانی کرو تو تم آسانی سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو کورسیور انھایا۔

”یہی۔ سو سن بول رہی ہوں۔““ سو سن نے کہا۔““ مارک بول رہا ہوں۔““ دوسری طرف سے مارک کی آواز۔““ کم از کم بے ہوش کر دو۔““ اگر تم یہ کام کر ڈالو تو سمجھو کہ تم نے اپنی سنائی دی۔““ تھدگی کا سب سے بڑا کارنامہ۔ سرانجام دے دیا اور اس کا انعام جیسی قدر ملے گا کہ شاید تم تدویر بھی نہ کر سکو۔““ سو سن۔““ ہاں۔ کیا کام ہوا ہے یا نہیں۔““ سو سن نے کہا۔“

"یہ سرکاری کام ہے سون اس لئے میں اسے ضرور کروں گا۔
کسی لائچ کے۔ تھیک ہے تم اس کے بارے میں مجھے تفصیل
دو۔..... مارک نے کہا۔

"جلیسے تو ظاہر ہے انہوں نے بدلتے ہوں گے۔ وہ میک
کے ملہرہ میں جہیں عمران کا قد و قامت بتا دیتی ہوں اور
کے ساتھیوں کی تعداد بھی اس طرح تم انہیں آسانی سے خاخت
سکو گے۔..... سون نے کہا۔

محدث کالونی کی کوئی تحریک برا ایک سو بارہ در میانے درجے کی
تھی۔ عمران نے کار اس، کے پھانٹ کے سامنے روکی اور پھر
تکریدہ ستون کی طرف بڑھ گیا جہاں کال بیل کا بن موجود تھا۔
اوکے میں ابھی کام شروع کر رہتا ہوں۔ پھر جیسے ہی کام ہو
تفہ کال بیل کا بن پریس کیا اور پھر یہجھے ہٹ کر کھدا ہو گیا۔
میں جہیں کال کروں گا۔..... مارک نے کہا اور اس کے ساتھ
کے ساتھ صرف خاور اور چوہان تھے جبکہ صدیقی اور نعمانی کو اس
رابطہ ختم ہو گیا تو سون نے رسیور رکھ دیا۔

"کاش میں ہباں کی بجائے ولنگشن میں ہوتی۔..... سون
میں سفر نہ کر سکتے تھے یہ نکے ایکریمیا میں کار میں چار سے زیادہ
کہا۔

"محوری ہے۔ ہباں سے دہاں جانے تک عمران اپنا کام کر
افراد کی ضرورت بھی نہ تھی۔ خاور اور چوہان کار میں ہی بیٹھے
تھے۔ تھوڑی در بعد کوئی کاچھوٹا پھانٹ کھلا اور ایک نوجوان
لیا۔ اس کے لباس سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ طازم ہے۔

صیرا نام مائیکل ہے اور یہ یہرے ساتھی ہیں۔ ہمیں مس مارشا

۔ تشریف رکھیں میرا ام مارشا ہے مجھے میرے ملازم نے بتایا ہے کہ آپ ذیڈی کا کوئی اہم پیغام لے کر آئے ہیں ۔ مارشانے حیرت بھرے مجھے میں کہا اور وہ ود بھی ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی ۔

”ہاں مس مارشا۔ آپ کے لئے اہتمائی اہم پیغام ہے کہ آپ ہمارے سامنے ڈاکٹر صاحب سے فون پر بات کریں اور انہیں اپنی خیریت کے بارے میں بنائیں ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ” یہ کیا بات ہوئی ۔ میں سمجھی نہیں ۔ ذیڈی سے تو میری فون پر بات چیت ہوتی رہتی ہے ۔ مارشانے اہتمائی حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

” اصل میں ڈاکٹر صاحب آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ اگر وہ آپ کو فون کریں تو یہاں نری کے اصول کے مطابق فون کالز نیپ ہوتی ہیں جبکہ باہر سے اگر وہاں فون کیا جائے تو کالز نیپ نہیں ہوتیں اس ۔ ۔ ۔ انہوں نے مجھے بھیجا ہے تاکہ آپ ہمارے سامنے فوری طور پر انہیں فون کال کریں ۔ ظاہر ہے باقی بات وہ خود کریں گے ۔ عمران نے جواب دیا۔

” یکن ۔ آپ کے سامنے والی شرط کا کیا مطلب ہوا ۔ مارشا نے اٹھ گئی ۔

” وہ جلد از جلد آپ ۔ ۔ ۔ بات کرنا چاہتے ہیں ۔ عمران نے کہا تو مارشانے ہونٹ چھاتے ہوئے ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور انھیا اور تیزی سے نہر پر میں کرنے شروع کر دیئے ۔ عمران غور سے کھوئے ہوئے۔

” ہے نور ملن سمجھ ڈاکٹر انتخونی ڈیڑھا صاحب کا ایک اہم حصہ میں پیغام بھیجنانا ہے ۔ عمران نے پڑے نرم سے مجھے کہا۔

” اور اچھا۔ میں پھانک کھوتا ہوں آپ کا راندر لے آئیں ۔ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ شاید ڈاکٹر کے نام نے اس پر کیا تھا اس لئے بغیر کسی مزید پوچھ گئے کے انہیں اندر آنے کی اجتنادے دی تھی ۔ عمران واپس مڑ کر کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد پھانک کھل گیا تو اس نے کار آگے بڑھا دی ۔ پورچ میں ایک چھک کا رہنے سے موجود تھی ۔ عمران نے کار اس کے ساتھ جا کر پورچ کھوئی کی اور پھر عمران سیست اس کے ساتھی کار سے نیچے اتر آئیں ۔ ملائم نے پھانک بند کیا اور تیزی سے مڑ کر پورچ کی طرف آگیا۔ ” آئیے جتاب ۔ ملائم نے کہا اور انہیں لے کر برآمد سائیڈ میں بننے ہوئے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔

” تشریف رکھیں میں مس صاحبہ کو اطلاع کرتا ہوں ۔ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ عمران مسکراتا ہوا صوفے پر چھک گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔ قبدر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایکری بی لڑکی اندر داخل ہوئے اس نے پتلون اور شرت ہہنی ہوئی تھی البتہ اس کی آنکھوں پر تھے چشمے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے استقبال کے لئے

اُن نہر دن کو دیکھ بہا تھا اور رضا جسے جسے نہر پر میں کرتی جا رہی تھی اسے اطمینان ہو آج اپنے تھا کہ مادام ذینی نے جو نہر بتایا ہے وہ درست ہے۔

"برائے کرم لاڈڑ کا بٹن بھی پر لیں کر دیں"..... عمران نے کہا تو مارشا نے چونک کر ایک لمحے کے لئے عمران کی طرف دیکھا اور پھر لاڈڑ کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بھنٹنے کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران نے اپنے ساتھ بیٹھنے ہوئے چوہان کی طرف دیکھا تو چوہان سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مارشا اسے دروازے کی طرف جاتے دیکھ کر چونکی ہی تھی کہ دوسری طرف سے رسیور اٹھایا گیا۔

"میں ایک بھاری اور باوقار سی آواز سنائی دی اور عمران نے ساتھ بیٹھنے ہوئے خاور کی طرف دیکھا۔

"مارشا بول رہی ہوں ذیڈی"..... مارشا نے تیز تیز لمحے میں کہا ہی تھا کہ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسی لمحے خاور بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے نہ صرف رسیور اس کے ہاتھ سے جھپٹ لیا بلکہ اس کا دوسرا بآزو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور مارشا چیختی ہوئی اچھل کر صوفے پر گری اور پھر وہ جسے ہی اٹھنے لگی خاور نے اس کی کٹپٹی پر ایک اور ضرب لگا دی اور چیختی ہوئی مارشا ایک بار پھر جھکلے سے گری اور ساکت ہو گئی۔ عمران نے رسیور خاور کے ہاتھ سے لیا ہی تھا کہ اچانک گھنٹی نج اٹھی

کور عمران نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا۔

"ہمیو..... رسیور سے، ڈاکٹر انتحوئی ہیٹر کی آواز سنائی دی۔

مارشا بول رہی، ہور ذیڈی۔ نجانے یہ کال کیوں کت گئی تھی۔ میں تو پریشان ہو گئی تھی عمران نے مارشا کے لمحے اور آواز میں بلت کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی پریشان ہو گیا تھا لیکن تم نے کال کیوں کی ہے۔"

دوسری طرف سے اس بار نذرے اطمینان بھرے لمحے میں کہا گیا۔

"ذیڈی۔ میں نے رات کو خواب میں آپ کو احتیاطی بڑی حالت میں دیکھا ہے۔ اس وقت سے میں بے حد پریشان ہوں۔ میں نے لپنے آپ کو بہت روکا کہ پ کو فون نہ کروں لیکن اب مجبور ہو کر میں آپ کو فون کر رہی ہوں۔ آپ پلیز ہیاں آجائیں میں بے حد پریشان ہوں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ پلیز مارشا۔ تم سامس کی طالب علم ہو پھر ان خوابوں وغیرہ پر کیوں یقین کر رہی ہو۔ تم بے فکر ہو میں بالکل ٹھیک ہوں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ گذ بائی"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر انتحوئی ہیٹر نے ما اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ایک طویل سانس لے کر سیدھا ہو گیا۔

"اب کیا کرنا ہے"..... خاور نے کہا۔

"اس مارشا کو اٹھا کر ساتھ لے چلو۔ اب اس کی محنت کی دھمکی

ڈاکٹر کو ہدیہ لے کر ہبھاں پہنچنے پر مجبور کر دے گی۔..... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر بلاتے ہوئے صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی مارشا کو انٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ دونوں آگے یتھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے جہاں چوہاں کردا ہوا تھا۔
”ہبھاں دو ملازم تھے دونوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔..... چوہاں نے کہا۔

”ٹھیک ہے آؤ۔..... عمران نے کہا اور پورچ کی طرف بڑھ گیا۔
تحوڑی دربعدان کی کار کو ٹھی سے نکل کر تیزی سے واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ بے ہوش مارشا عقبی سینہوں کے درمیان پڑی ہوئی تھی۔ تھوڑی دربعدان کی کار اپنی رہائش گاہ کے سامنے پہنچ گئی تو عمران نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن دیا۔ چند لمحوں بعد پھائک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں لے جا کر روک دی اور پھر وہ تینوں کار سے نیچے اترے۔ اسی لمحے نعمانی پھائک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔
اس دربعان خاور نے بے ہوش مارشا کو باہر نکال کر کاندھے پر ڈالا اور اندر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیا نیہ مارشا ہے عمران صاحب۔..... نعمانی نے کہا۔
”ہاں۔ ڈاکٹر کی بیٹی مارشا ہے۔ اب اس کے ذریعے ڈاکٹر کو مجبور کیا جائے گا۔..... عمران نے اثبات میں سر بلاتے ہوئے کہا اور نعمانی نے بھی اثبات میں سر بلادیا۔

میلی فون کی گھسنٹی بتتے ہی سون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔
وہ اور ڈیوڈ دونوں کا، دری سے مارک کی طرف سے فون کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ۔ سون بول ہی ہوں۔..... سون نے کہا۔

”مارک بول رہا ہے سون۔ مارشا کو انخوا کر دیا گیا ہے۔
دوسری طرف سے کہا گے تو سون اور لاڈر پر مارک کی بات سنتا ہوا ڈیوڈ دونوں بے اختیار ابلیل پڑے۔

”انخوا کر دیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کب۔..... سون نے اہتاںی پر بیشان لجھے میں ہا۔

”میں آپ کو کال کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت جب مارشا کی رہائش گاہ پر پہنچا تو، ہاں دو ملازم بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور مارشا موجود نہ تھی۔ ان ملازموں کو جب ہوش دلایا گیا تو ان میں

ے ایک جس کا نام جیکب ہے نے بتایا کہ کار پر تین افراد آئے تھے۔ ان میں سے ایک نے بتایا کہ انہیں ڈاکٹر انتونی میرنے بھیجا ہے اور انہوں نے مارشا کو اچھائی اہم پیغام دیا ہے جس پر اس نے پھانک کھول دیا۔ انہوں نے کار اندر پورچ میں روکی اور پھر ملازم نے انہیں ڈرائیورگ روم میں بھایا اور پھر جا کر اس نے مارشا کو اطلاع دی۔ مارشا بے حد حیران ہوئی۔ بہر حال وہ ڈرائیورگ روم میں چلی گئی اور ملازم ان کے لئے شراب لینے کے لئے ایک کمرے میں آیا تو ایک آدمی اس کے پیچے آیا اور پھر اس نے اس کی کنسپٹی پر ضرب لگائی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ جس کے بعد اسے ہمارے سامنے ہوش آیا۔ دوسرے ملازم کو سرے سے کچھ معلوم نہیں ہے۔ وہ کچن میں تھا کہ اچانک اس کی کنسپٹی پر ضرب لگائی گئی اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ ویسے مارشا کو ٹھی سے غائب ہے۔ اس ملازم سے میں نے ان تینوں کے جیسے اور کار کے بارے میں تفصیل معلوم کر لی ہے۔ اب میرے آدمی اس کار کو تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں۔ مارک نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ یہ کام یقیناً اس عمران نے اس لئے کیا ہو گا کہ وہ مارشا کے ذریعے ڈاکٹر کو بلیک میل کر کے اس سے فارمولے کی کانپی حاصل کر لے۔ میں چیف سے کہہ کر ڈاکٹر سے رابطہ کرتی ہوں تم انہیں تلاش کرو۔ سوسن نے کہا۔

”میرے آدمی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔“ مارک نے کہا۔

”اوے۔ میں پر تم سے رابطہ کروں گی۔“ سوسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ عمران واقعی ہے پناہ شاطر آدمی ہے اس نے یہ الہما کھیل کھیلا ہے کہ میں سچ بھی نہ سکتی تھی۔“ سوسن نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

”تم ڈاکٹر سے کسی طرح رابطہ کرو سوسن دردہ اس عمران نے اگر ڈاکٹر سے رابطہ کر دیا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔“ ڈیوڈ نے کہا اور سوسن نے اخبارات میں سر ملا دیا اور پھر رسیور انھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”باس جیکن ڈولنگشن میں ہے۔“ تم کے فون کر رہی ہو۔ ”ڈیوڈ نے کہا۔

”میں چیف مارٹن کو کال کر رہی ہوں۔“ سوسن نے کہا اور ڈیوڈ نے اخبارات میں سر ملا دیا۔

”میں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک خٹک اور کھردی سی آواز سنائی دی۔“

”سوسن بول رہی ہوں چیف مارٹن سے بات کرائیں۔“ سوسن نے کہا۔

”اوہ۔ ہولڈن کریں۔“ دوسری طرف سے اس بار مودبادا لجھ میں کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سوسن کیوں کال کیے۔“

چیلی جاؤں کیونکہ اب ہے ان رہنا بے سود ہے۔۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔
” نہیں۔ تم ہمیں ہو۔ وہاں مارک کام کرے گا اور جب ڈاکٹر
بلیک میل نہ ہو سکے تو عمران لا محالہ ہمیں آئے گا اس لئے ایسا نہ
ہو کہ تم وہاں ہبھنجو اور وہاں ہبھنج جائے اور اسے وہاں کامیڈان خالی
ملے۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

” صحیک ہے چیف۔۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

” اوکے۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
تو سوسن نے ایک طوبی سانس لیتے ہوئے رسپورر کھو دیا۔
” عمران کے اس نئے کھیل نے ہمیں عضو متعطل بنانا کر رکھ دیا
ہے۔ اب سارا کھیل اسی مارک کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے۔۔۔ سوسن
نے کہا۔

” عمران اس مارک کے بس کاروگ نہیں ہے سوسن اور چیف
بہر حال ڈاکٹر کو قابل کرنے لے گا اس لئے ہے فکر رہو عمران اس کھیل
میں کامیاب نہ ہو سکے اور معاملات پھر وہیں آجائیں گے جہاں سے
چلے تھے اس لئے بے کار رہو۔ آخری گیم ہماری ہی ہو گی۔۔۔ ڈیوڈ نے
کہا اور سوسن نے اثبات، میں سر ہلا دیا۔

” اوه۔ دری ہیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اب مارٹن کے
ذریعے ڈاکٹر کو بلیک میل کر کے اپنا مشن مکمل کرنا چاہتا ہے۔۔۔
مارٹن نے کہا۔

” میں سر۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کی ہے کہ آپ کسی طرح
ڈاکٹر صاحب تک یہ بات ہبھنگ دیں کہ وہ کسی بلیک میلنگ میں نہ
آئیں۔ ہم مارٹن کو بھی رہا کرائیں گے اور عمران کو بھی ختم کر دیں
گے کیونکہ لیبارٹری سیلڈ ہے اور ہمارے پاس وہاں کے نمبر نہیں
ہیں۔۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

” جو نمبر مادام ڈینی نے معلوم کر کے عمران کو بتائے ہیں ان کے
بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

” نہیں بس۔ اس وقت تو ہمارے ذہنوں میں یہ بات ہی نہ تھی
کہ الیسا بھی ہو سکتا ہے اس لئے ہم نے اس پر توجہ نہ دی اور اب اگر
یہ معلوم کرنے کی کوشش کی تو اس میں کافی وقت لگ جائے گا اور
اس دوران عمران اپنا کام کر گزرے گا۔۔۔۔۔ سوسن نے کہا۔

” صحیک ہے میں کوشش کرتا ہوں۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔
” میرا خیال ہے چیف کہ اب میں وہاں رہنے کی بجائے دنگن

..... عمران نے اپنی رہائش گاہ پر پہنچتے ہی رسیور انٹھایا اور تیزی سے نہ پر لس کرنے شروع کر دیئے اور پھر دوسری طرف سے گھنٹی کچھ درمک بجھتی رہی اور پھر رسیور انٹھایا گیا۔

..... لیکن دوسری طرف سے آواز سنائی دی لیکن لمحے میں جھلاہٹ نایاں تھی۔

..... ذاکر انتحوئی حیر میری بات اطمینان سے متوجہ میرا نام علی عمران ہے اور میرا اتعلق پاکیشیا سے ہے۔ جہاری بیٹی مارشا کو ہم نے اس کی رہائش گاہ سے انداز کر لیا ہے اور اب وہ ہمارے قبیلے میں ہے۔ ہم اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتے اور اس کی زندگی کے بدلتے میں تم سے صرف استھانا چاہتے ہیں کہ تم کا سمک سنار ایمرالڈ سے پی ایکس میرا میل کا اینڈھن حیا کرنے والے فارموں کی ایک کاپی ہمارے حوالے کر دو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو نہ پہنچے

..... جہاری بیٹی کو اہتمامی عبرت اک انداز میں بلک کر دیا جائے گا۔

..... عمران نے اہتمامی سرد لمحے بن کھا۔

..... کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کہیے ممکن ہے۔ ابھی مارشا نے مجھ سے بات کی ہے۔ دوسری طرف سے ذاکر انتحوئی حیر نے بو کھلانے ہوئے لمحے میں کھا۔

..... ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی تکلیف ہو۔ ولیے اگر تم اس کی چیخیں سننا چاہتے ہو تو دوسری بات ہے۔ بہر حال اس کا ثبوت یہ ہے کہ جس نمبر پر اس وقت تم سے بات ہو رہی ہے یہ نمبر صرف مارشا کو معلوم تھا اور مارشا نے تم سے خواب کے بارے میں جو بات کی تھی وہ بھی ہماری موجودگی میر کی تھی اور یہ بھی سن لو کہ اس فارموں کی کاپی ہمیں ملنے سے ایکر بیبا کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچے گا کیونکہ ہمارے پاکیشیا تو یا شگران کے پاس بھی ایسی لیبارٹریاں نہیں ہیں کہ اس میں پی ایمس میرا میل حیا کر کیا جاسکے۔ ہم صرف اپنے ملک سے ملنے والے کامک ایمرالڈ کو اپنے ملک کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ ہم اس سے اپنے عام میرا میل اور دفاعی طیاروں کی سپیڈ اس قدر اعانتا چاہتے ہیں کہ وہ ہمارے دشمن ملکوں کے لئے ناقابل تحریر بن جائیں۔ عمران نے کہا۔

..... نہیں۔ یہ کہیے ہو سکتا ہے کہ میں ملک سے خداری کروں۔ نہیں ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ ذاکر انتحوئی حیر نے جواب دیا۔

..... ایک منٹ ہولڈ کر۔ عمران نے کہا اور پھر کچھ درمک بجھتے کر دو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے انکار کیا تو نہ پہنچے

کے حق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے مارشا اہمیتی تکفیل کی وجہ سے چیخ رہی ہو۔

ٹھیک ہے۔ مارشا کو کچھ مت کہو میں تمہیں کافی دینے کے لئے

تم نے سن لیں ڈاکڑا بی بی کی چیخیں اور یہ صرف ڈال کر ان میں مرجیں بھی تھا درست ہم اس کے پورے جسم میں زخم ڈال کر ان میں مرجیں بھی دیں گے اور پھر اس کی چیخیں اس سے بھی زیادہ کربناک ہوں گی اس لئے تم باہر نہیں آسکتے وہم انتشار نہیں کر سکتے اس لئے تم اس بولو۔ جواب دو یا پھر ہم کارروائی شروع کر دیں۔ عمران نے ان پر فارمولے کے میں پوانت ٹھیکے لکھوا دو۔ ہم مارشا کی بات تم غراتے ہوئے لجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ میری معصوم بیٹی کو نہ کہا۔

مت تکفیل دو پلیز۔ وہ معصوم ہے۔ اسے مت گھیٹواں سلسلے میں پلیز۔ اس بار ڈاکڑے گھنگھیانے ہوئے لجے میں کہا۔

"تو پھر دو ٹوک انداز میں جواب دو۔ ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہاں یا ناہ میں جواب دو اور یہ سن لو کہ پھر تمہارے پاس مزید کوئی گنجائش نہ ہو گی سوائے اس کے کہ تم مارشا کی کربناک چیخیں سنتے رہو اور پھر مارشا توب توب کر آخر کار جان دے دے گی پھر تم اس فارمولے کو چلتے رہنا۔" عمران کا لجہ ہے خود ہو گیا تھا۔

"سنو۔ سنو۔ کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اس فارمولے کو ایکریبا کے خلاف استعمال نہیں کر دے گے؟" ڈاکڑے کہا۔

"ڈیڈی۔ ڈیڈی پلیز جو یہ لگتھیں ہیں انہیں دے دیں پلیز۔" ہاں۔ میں وعدہ کرتا ہوں اور تم خود کچھ سکتے ہو کہ ہم چاہیں بھی تو اسے ایکریبا کے خلاف استعمال نہیں کر سکتے۔ عمران نے مارشا کے لجے میں خود ہی بات کرتے ہوئے کہا جبکہ مارشا لیے ہی صوف

پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔
”راہ کلب“..... رابط قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

”اوہ۔ اوہ۔ اچھا اچھا۔ تم فکر مت کرو سب تھیک ہو جائے۔
”ادام ذینی سے بات کرو۔ میں مائیکل بول رہا ہوں۔“ عمران
ڈونٹ وری۔ ڈاکٹر انھوئی ہٹر نے کہا۔
”ہیلو ڈاکٹر اب تمہیں اطمینان ہو گیا ہے نا۔ اب ہدایت کیجئے کہا۔
لکھواو۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن کس طرح۔ یہ تو اہمیتی محبیدہ فارمولہ ہے۔ میں کیسے۔“ ہیلو ذینی بول رہی ہوں۔ چند لمحوں بعد ذینی کی آواز سنائی
کے پواستش لکھواوں۔ نہیں یہ تو ناممکن ہے۔ ڈاکٹر نے کہا۔

”جھاری یہاں تھی میں فیکس تو ہو گی۔“ عمران نے کہا۔
”علی عمران بول رہا ہوں ذینی۔ کیا تمہارے کلب میں فیکس
ہاں ہے۔ مگر وہ اس فون کے ساتھ تو منسلک نہیں ہے۔“ عمران نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔
”ہاں ہے۔ کیوں۔“ ذینی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جس فون کے ساتھ فیکس ہے اس سے باہر فون تو ہو سکتے۔“ اس کا نمبر مجھے ہتاوہ اس پر ایک اہم دستاویز آئے گی وہ تم نے
منہجاں کر رکھنی ہے۔ میر تم سے لے لوں گا اور اس کا معافہ
ہاں۔“ ڈاکٹر نے کہا۔

”تو پھر چند منٹ بعد میں دوبارہ تمہیں کال کروں گا اور دستاویز
 بتاؤں گا جس پر تم فارمولے کی کاپی فیکس کرو گے لیکن یہ سب
کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہو ناچاہئے ورنہ پھر مارشا فون دیا۔“ عمران نے کہا۔
”اوہ اچھا۔ تھیک ہے۔ نمبر نوٹ کر لو۔“ دوسری طرف سے
”ذینی نے کہا اور اس کے ساتھ یہی اس نے نمبر بتا دیا۔“

”میں کسی کو نہیں بتاؤں گا پلیسی مارشا کو کچھ نہ کہو۔“ دوسری
طرف سے کہا گیا اور عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا اور
ہاتھ ہٹا کر ٹوٹ آنے پر اس نے تیزی سے نمبر میں کرنے شروع کیا۔

فارمولہ فیکس پر آئے تم نے اسے سنجدال کر لپنے سیف میں رکھ دیا۔
تم خاتمات کے پاؤ جو و آپ اس بیمار ٹری سے فارمولہ نکال لینے میں
ہے۔ کچھ گئیں۔ یہ احتیاطی اہم دستاویز ہے۔ عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے تم فکر مت کرو۔ مجھے صرف معاوضہ ہے عرضی۔
خاور نے کہا تو عمران بے
حیران کوئی اور سوچ بھی نہیں سکتا۔ خاور نے کہا تو عمران بے
حیران مسکرا دیا۔
..... مادام ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے..... عمران نے کہا اور پھر ہاتھ سے کریڈل دبا کر اس پر دھونے کے بعد ہے کے پیر کے نیچے پر مدد کرنے کے لئے نمبر ۰۳۱۴۷۲۶۸۷۵ سے شروع کر دیا۔ عمران نے اپنے شکاری ہونے کا میں ”..... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر انتحوفی ہیز کی آواز سمعان کر دیا۔ عمران نے کہا اور خاور بے اختیار ہنس پڑا۔ جو بان، نعمانی اور صدیقی میں جو اس دوران کر سیوں پر خاموش بیٹھے دی۔

..... علی عمران بول رہا ہوں فیکس کا نمبر نوٹ کچھے اور اس نمبر پر فارمولہ فیکس کر دیں۔ آپ کی مارٹا صبح سامت والپس گھر پہنچ جائے گی۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماڈام ڈینی کو کر دیتے۔

..... رائل کلب بظہ قائم ہوتے ہی نوانی اواز سنائی دی۔

”ٹھیک ہے میں ابھی اسے فیکس کرتا ہوں۔..... واکرٹنے کہا۔
”کتنی در لگ جائے گی تمہیں۔..... عمران نے پوچھا۔
”مانیکل بول رہا ہو ی۔ مادام ڈینی سے بات کراؤ۔ عمران نے
کہا۔

”نصف گھنٹہ تو لگ جائے گا۔۔۔۔۔ ڈاکر نے کہا۔
”اور سنو کسی کو نہ بتانا کہ تم نے اسے فیکس کیا ہے۔ اس میں
چہارائی فائدہ ہے۔ میں آدمی گھنٹے بعد تھیس دوبارہ فون کروں گا
دی۔

۔ علی عمران بول رہا ہوں۔ فیکس پر فارمولہ موصول ہو گیا ہے۔
نہس عمران نے کہا۔

"موصول ہو گیا ہے اور میں نے اسے سیپ میں رکھ دیا ہے لیکن

فارمولہ فیکس پر آئے تم نے اسے سنبھال کر لپنے سیف میں رکھ دیا۔
”مجھے کہیں۔ یہ اتنا ہی اہم دسادہ ہے۔ عمران نے کہا۔
”ٹھیک ہے تم فکر مت کرو۔ مجھے صرف معاوضہ سے عزیزی
ہے۔ مادام ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے..... عمران نے کہا اور پھر یادت سے کر پڑل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیجے۔ لیں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر انتحوفی ہیرڈ کی آواز سنالی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں فیکس کا نمبر نوٹ کچھے اور اس نمبر پر فارمولہ فیکس کر دیں۔ آپ کی مارشا صحیح سلامت واپس گھر پہنچ جائے گی۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماڈام ڈینی بٹایا، ہوا فیکس نمبر دوہراؤ دیا۔

”ٹھیک ہے میں ابھی اسے فیکس کرتا ہوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔
”کتنی در لگ جائے گی تمہیں۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”نصف گھنٹہ تو لگ جائے گا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر نے کہا۔۔۔۔۔
”اور سنو کسی کو نہ بتانا کہ تم نے اسے فیکس کیا ہے۔۔۔۔۔ اس میں
چہارا ہی فائدہ ہے۔۔۔۔۔ میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کر دوں گا
اور پھر مارشا سے بھی بات کراؤں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسپور
ر کے کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔۔۔۔۔

”آپ نے کمال کر دیا میران صاحب۔ اس قدر سخت حفاظتی

سون او کہ میں اپنی مرضی کا معاونہ لوں گی ذینی نے کہا۔
ٹھیک ہے۔ تم فکر مت کرو تمہاری مرضی ہبھی معاونہ تھیں
لے گا۔ میں نے کبھی ان معاملات میں رقم کی پرواہ نہیں کی۔
عمران نے کہا۔

اوکے۔ پھر آجاؤ لیکن معاوضے سمیت دوسری طرف سے
کہا گیا۔

ٹھیک ہے عمران نے کہا اور کریڈل، باکر اس نے نون
آنے پر تیزی سے نہر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
میں رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف پر ڈاکٹر انتحوں
بھئی کی اواز سنائی دی۔

ڈاکٹر کیا تم نے وہی فارمولہ فیکس کیا ہے جو میں نے کہا تھا یا
لوئی اور فارمولہ فیکس کیا ہے عمران نے کہا۔

وہی کیا ہے۔ تم بے شک چیک کرو۔ میں مارشاکی جان کسی
درستک میں ڈال سکتا تھا ڈاکٹر انتحوں بھئی نے کہا۔

اوے اب اپنی بیٹی سے بات کرو عمران نے کہا۔
ڈینی۔ ڈینی آپ نے اچھا کیا کہ ان کا کام کر دیا۔ اب یہ مجھے

واپس پہنچنے جا رہے ہیں۔ ان کا رو یہ بھی مجھ سے بدلتا گیا ہے۔
اب تو یہ اہتمامی دوستاد انداز میں بات کرو رہے ہیں عمران نے
مارشاکی اواز اور مجھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ ان کا کام جو ہو گیا ہے۔ بہر حال تم کو نہیں پہنچ کر مجھے پھر

کمال کرنا تاکہ مجھے اطمینان ہو سکے۔ ڈاکٹر انتحوں بھئی نے کہا۔
”لیں ڈینی۔ عمران نے مارشاکی آواز میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس نے رسیور کھو دیا۔

”لو بھی مشن مکمل ہو گیا۔ اب ہم نے فارمولہ دصوں کرنا ہے
اور واپس چلے جانا ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”اس مارشاکا کیا کر رہے ہے۔ خاور نے کہا۔

”اے ساتھ لے لو۔ راستے میں کسی مناسب جگہ پر ڈال دیں
گے۔ ہوش میں آنے کے بعد خود ہی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے
گی۔ عمران نے کہا۔

”اس کی رہائش گاہ پر اسے کیوں نہ پہنچا دیا جائے۔ خاور نے
کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے طازم اس دوران ہوش میں آجکے
ہوں اور وہاں چوں میں موجود ہو اور پھر ہمیں آگے جانے کے لئے لبا
چکر کاٹ کر جانا پڑے گا اس لئے راستے میں ڈال دیں گے۔ عمران
نے کہا اور سب نے اشیاء میں سرہلا دیئے۔

وگ نہیں ہونے تھے ارشہ ہی وہ کار جس پر وہ سوار ہو کر مارشا کی رہائش گاہ پر پہنچتے۔ کار کا صرف رنگ اور ماؤل ہی مارشا کے طازم سے معلوم ہو سکا تھا کیونکہ بقول اس کے اس نے رجسٹریشن نمبر کا خیال ہی نہ کیا تھا اور جو جیسے اس نے بتائے تھے وہ بھی عام ایکریمیوں کے تھے اور، لٹکن اتنا بڑا شہر تھا کہ وہ بذات خود کسی ملک جتنا تھا۔ لتنے بڑے ملک میں صرف ان موہوم سی معلومات کی بناء پر چند افراد کو تلاش کرنا بھروسے کے ذمیر سے سوئی تلاش کرنے سے بھی زیادہ مشکل کام تھا لیکن چونکہ اس کے سیکشن کے آدمی اہتمائی تربیت یافتہ تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ جلد یا بذردا ان کے کسی نہ کسی طرح سراڑ لگا ہی لیں گے اور چونکہ طویل انتظار کے باوجود کسی طرف سے کافی روپورٹ اسے نہ مل رہی تھی اس نے وہ بے چینی کے عالم میں رہی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اچانک میز پر موجود فون کی گھنٹی بیک اٹھی تو مارک بخالی کی سی تیزی سے مڑا اور اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیو، انھا لیا جسے اگر اسے معمولی سی بھی درہ ہو گئی۔ قیامت نوٹ پڑے گی۔

..... مارک نے اہتمائی پر جوش لجھے میں کہا۔

..... انکل کلب کی دام ڈینی آپ سے یات کرنا چاہتی ہے بآس دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی تو مارک کا جوش بے اختیار نہنڈا پڑ گیا لیکن دوسرے لمحے یہ خیال اس کے ذہن میں برق کے کندے کی طرح پکا کہ یقیناً ڈینی عمران کے

مارک اپنے ہیئت کو اڑ کے آفس میں بڑی بے چینی کے عالم میں نہل رہا تھا کیونکہ چیف مارٹن کی طرف سے بھی اسے حکم دیا گیا تھا کہ اس نے ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا نہ صرف سراغ لگانا ہے بلکہ انہیں ہلاک بھی کرنا ہے۔ چیف نے اسے بتایا تھا کہ سون اور ڈیوڈ کی ڈیوٹی لیک دیو میں لگائی گئی ہے جبکہ اس کی ڈیوٹی سہماں و لٹکن میں لگادی گئی ہے درہ سون اور ڈیوڈ خود و لٹکن آنا چاہتے تھے اس لئے اب تمام ذمہ داری مارک پر آگئی تھی۔ چہلے تو وہ صرف سون کی وجہ سے یہ کام کر رہا تھا لیکن اب چیف نے اس کی باقاعدہ نہ صرف ڈیوٹی لگادی تھی بلکہ اس سے وعدہ بھی کر لیا تھا کہ اگر وہ اس مشن میں کامیاب ہو گیا تو اسے ترقی بھی دے دی جائے اس نے اس کا پورا سیکشن پورے شہر میں پاگلوں کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرتا پھر رہا تھا لیکن اب تک نہ ہی وہ

یہ کس طرح تمہارے پاس ہے... مارک نے پوچھا۔
ہاں۔ یہ پوچھنا تمہرے حق ہے کیونکہ ظاہر ہے تم نے اس کے
معاویے میں مجھے بھاری رقم دینی ہے۔ مجھے عمران کا فون آیا کہ کیا
جسے کلب میں فیکس۔۔۔ میں نے جب اقرار کیا تو اس نے مجھے سے
ہس کا نمبر لیا اور مجھے بتایا کہ اس نمبر پر ایک سائنسی فارمولہ آئے گا۔
میں اسے سن بھال کر سیف، میں رکھ لوں۔ پھر وہ مجھے حاصل کر لے
گا اور مجھے بھاری معاویہ دے گا جس پر میں مجھے گئی کہ یہ دی
فارمولہ ہو گا جو وہ یہ بارٹری سے حاصل کرنا چاہتا ہے اور جس کی وجہ
سے تم اس کے مجھے لگے ہوئے ہو۔ میں نے سوچا کہ مقصد تو دولت
کانا ہے تو پھر کیوں نہ یہ دولت تم سے حاصل کی جائے اس طرح
ایکریمیا کا فارمولہ بھی ایکریمیا میں رہ جائے گا اور دولت بھی مل جائے
گی۔۔۔ ڈینی نے مزے لے لے کر بات کرتے ہوئے کہا۔

تم اس وقت کہاں سے بول رہی ہو۔۔۔ مارک نے پوچھا۔
اپنے کلب سے۔ کیس۔۔۔ ڈینی نے پوچھا۔
کیا عمران یہ فارمولہ ایسے تمہارے کلب آئے گا۔۔۔ مارک نے
پوچھا۔

میرا خیال ہے کہ یہاں نہیں ہو گا۔ وہ رقم میرے اکاؤنٹ میں
جمع کرادے گا اور فارمولہ کسی بھی آدمی کے ذریعے یا کسی بھی اور
ذریعے سے منگوا سکتا۔ اور اب تک تو ایسے ہی ہوا ہے۔ ویسے ہو
سکتا ہے کہ وہ خود آجائے۔ تم بہر حال مجھے دو نوک جواب دوتاکہ

یہ نہیں کوئی بات کرنا چاہتی ہو گی ورنہ اسے فون کرنے کی کی
فرودت قسمی تو اس کی آنکھوں میں بے اختیار چمک ہرانے لگی۔
کراوہ بات۔۔۔ مارک نے کہا اور گھوم کر دہ میز کے یچھے اپتے
کر کی پر جیٹھے گیا۔

ہیلو ڈینی بول رہی ہوں رامیں کلب سے۔۔۔ چند لمحوں بعد
ڈینی کی آواز سنائی دی۔
مارک بول رہا ہوں ڈینی۔ کیسے فون کیا ہے۔۔۔ مارک نے
نرم لمحے میں کہا۔

وہ فارمولہ حاصل کرنا چاہتے ہو جو عمران نے زیڈ فرو یہ بارٹری
سے نکوایا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے ڈینی کی آواز سنائی دی تو
مارک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حریت سے پھٹ کر
محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً کانوں تک پھیل گئی تھیں۔

کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ مارک کے منہ
سے اس انداز میں الفاظ نکلے جیسے بغیر اس کی مرضی کے خود بخود زبان
پر سے پھسل کر باہر آ رہے ہوں۔

میں درست کہہ رہی ہوں مارک۔ وہ فارمولہ اس وقت میرے
قبضے میں ہے اور کسی بھی لمحے عمران یہ فارمولہ مجھے سے حاصل کر سکتا
ہے اگر تم چاہو تو یہ فارمولہ میں تمہارے حوالے کر سکتی ہوں۔
عمران سے کوئی بھی بہانہ کیا جا سکتا ہے۔۔۔ ڈینی نے کہا تو مارک
کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔

کے اس کی کاپی عمران لو دے دوں۔ اب اگر اس کے نزدیک یہ غلط فارمولہ ہو گا تب بھی خپر کوئی حرف نہیں آئے گا۔ ذینی نے کہا۔

”وہ بے حد شاطر آہی ہے ذینی۔ وہ قیامت تک تمہارا چھا نہیں چھوڑے گا۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ تم اسے خود بلاو اور ہمیں اس کی آمد کے بارے میں اطلاع کر دو ہم اسے ہلاک کر دیں گے اس طرح تمہاری جان ہمیں کے لئے چھوٹ جائے گی۔ مارک نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں خود جو مناسب سمجھوں گی کروں گی تم فوراً پانچ لاکھ ڈالر لے کر یہے پاس آجاؤ اور فارمولہ لے جاؤ لیکن جسیں زیادہ در رہیں لگنی چاہتے۔ ذینی نے کہا۔

”میرا آدمی تمہارے پاس پہنچ جائے گا زیادہ سے زیادہ دس منٹ کے اندر پانچ لاکھ ڈالر کا گارینش ڈچیک لے کر۔ مارک نے کہا۔
اوکے سمجھو اے۔ ذینی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو مارک نے ہزار سے کریڈٹ دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے دو بہن پر لیں کر دیئے۔

”لیں باس۔ دوسری طرف سے اس کے سیکر نری کی آواز سنائی دی۔

”راجر کو سمجھو میر۔ پاس فوراً ابھی اسی وقت۔ مارک نے تیز لمحے میں کہا اور رسیو رکھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے

میں کوئی فیصلہ کر سکوں۔ ذینی نے کہا۔
”میں فارمولہ خریدنے کے لئے چیار ہوں۔ یو لو کھنی، رقم دوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ میں ملازم ہوں۔ مارک نے کہا۔
”دس لاکھ ڈالر دے دو۔ ذینی نے کہا۔

”دس نہیں صرف پانچ لاکھ ڈالر ملیں گے اور وہ بھی نقد اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام بھی سلمیت نہیں آئے گا۔ یہ میرا وعدہ لیکن اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہو گی۔ مارک نے کہا۔

”چلو ٹھیک ہے پانچ لاکھ ہی دے دو۔ بہر حال فارمولہ تو ایکریما میں ہی رہے گا۔ شرط کیا ہے۔ ذینی نے پوچھا۔
”تم اس کی کاپی کر کے عمران کو فروخت نہیں کرو جی۔ اگر تم نے ایسا کیا تو پھر یہ سمجھا جائے گا کہ تم نے ایکریما سے خداری کی ہے۔ مارک نے کہا۔

”میں تو ایسا نہیں کروں گی لیکن میں اس کا ثبوت تمہیں کیجے دوں گی کہ میں نے اس کی کوئی کاپی نہیں کی۔ ذینی نے کہا۔
”میرا سیکشن اور حکومت کی دوسری ہجنسیاں چینگٹ کرتی رہیں گی اور اگر تم نے یہ فارمولہ عمران کو دے دیا تو ہمیں تپہ چل جائے گا۔ مارک نے کہا۔

”لیکن مجھے بہر حال عمران کو فارمولہ دینا تو ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ عزمیت میرے مجھے لگ جائے گا اس کے لئے میں نے ہمیں سوچا ہے کہ وزارت سائبنس سے کوئی بھی سائبنسی فارمولہ حاصل کر

اندھوں میں ایک چیک بک نکال کر اس نے چیک پر پانچ لاکھ ڈالر کی رقم کا اندر ارج کیا اور نیچے اپنے دستخط کر کے اس نے مخصوص کو ڈالکھا اور پھر چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے چیک بک واپس دراز میں ڈال کر ابھی دراز جند کی تھی کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”آورا جر یہ چیک لو اور فوراً رائل کلب ہبھنخوڑ وہاں مادام ڈینی ہو گی اسے یہ چیک دے کر اس سے کاغذات لے کر آنے ہیں لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ کام کرنا ہے۔ اگر تمہیں درج ہو گئی تو پھر یہ کاغذات کسی اور کے ہاتھ لگ جائیں گے۔“..... مارک نے چیک راجر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میں باس۔“..... راجر نے چیک لیا اور تیری سے واپس مڑ گیا۔ ”اگر یہ واقعی وہی فارمولہ ہے تو پھر یہ عمران واقعی اس صدی کا محبوب ہے کہ یہ بارٹری سیلڈ ہے اور فارمولہ وہاں سے رائل کلب کی فیکس مشین پر فیکس ہو کر آگیا ہے۔“..... مارک نے بسراتے ہوئے کہا اور اس نے ایک بار پھر انہ کر ہٹانا شروع کر دیا۔ جہلے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سلسلے میں بے چینی تھی اب اسے فارمولہ کے بارے میں بے چینی تھی۔ گودہ چاہتا تو یہ تھا کہ اپنے سیکشن کو رائل کلب کے گرد پھیلا دے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کا سراغ بہر حال رائل کلب سے ہی نکل سکتا ہے لیکن وہ اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ ہمیلے یہ فارمولہ ہاتھ آجائے پھر کوئی بھی کارروائی اس نے

جگہ سکتی ہے اس لئے وہ سلسلہ ٹھہٹا رہا اور پھر اسے ٹھیٹے ہوئے چھٹے ٹھٹے تے زیادہ ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور راجر اندر داخل ہوا۔

سکن کے ہاتھ میں ایک خاکی رنگ کا لفافہ تھا۔

”کیا ہوا۔ لے آئے ہو۔“..... راجر نے کہا۔

”میں باس۔“..... راجر نے لفافہ مارک کی طرف بڑھاتے ہوئے

”کوئی پر ایتم۔“..... مارک نے کہا۔

”نہیں باس۔ میں کار۔ بجائے موڑ سائیکل پر گیا تاکہ جلد از جلد بخ سکوں۔ وہاں میں نے اونٹ پر جب آپ کا نام یا تو مجھے فوراً ڈینی کے آفس ہبھنچا دیا گیا۔ ڈینی نے چیک لے کر میز کی دراز سے یہ لفافہ مل کر مجھے دیا اور میں اسے لے کر واپس آگیا۔“..... راجر نے جواب دیا۔

”نگرانی تو نہیں ہوئی تھی۔“..... مارک نے پوچھا۔

”تو باس۔ ولیے میں نے خیال رکھا تھا۔“..... راجر نے جواب دیا۔

”اوے کے ٹھیک ہے۔ جاؤ۔“..... مارک نے کہا اور پھر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس سے لفافہ کھول کر اس میں موجود کاغذات کے بارے میں بے چینی تھی۔ کوہہ چاہتا تو یہ تھا کہ اپنے سیکشن کو رائل کلب کے گرد پھیلا دے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران کا سراغ بہر حال رائل کلب سے ہی نکل سکتا ہے لیکن وہ اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ ہمیلے یہ فارمولہ ہاتھ آجائے پھر کوئی بھی کارروائی اس نے

پر کھا ہوا ترانسیز اٹھا کر اسے لہنے سامنے رکھا اور اسے
ایک فریڈونی ایڈ جست کر کے اس نے اس کا بین آن کر دیا۔
ہیلو ہیلو مارک کا لگ۔ اور ”..... مارک نے ترانسیز آن کی
لارک نے کہا۔

ہولڈ کریں ”..... دسری طرف سے کہا گیا۔
ہیلو مارٹن بول رہا ہوں ”..... چند لمحوں بعد ریڈ ہجنسی کے
چیف مارٹن کی آواز سنائی دی۔
مارک بول رہا ہو ریڈ ”..... مارک نے احتیاً مود باند لجھے
میں کہا۔

” میں کیا روٹ ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے
میں ”..... مارٹن نے پوچھا۔

” باس ان کا سراغ لگایا گیا ہے۔ وہ جلد ہی ٹریک ہو کر ہلاک ہو
جائیں گے لیکن میرے پاس آپ کے لئے احتیاً اہم ترین خبر ہے اور
وہ یہ کہ جس فارمولے کا عمران ریڈ لیبارٹری سے حاصل کرنا چاہتا
ہوا وہ فارمولہ سیلڈ لیبارٹری سے باہر آگیا تھا لیکن عمران کی بجائے میں
نے اسے حاصل کر لیا ہے مارک نے کہا۔

” کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل تو نہیں ہو گئے ”..... ریڈ
مارٹن نے احتیاً بو کھلا۔ ہونے لجھے میں کہا۔

” میں درست کہہ رہا، دن بات ”..... مارک نے کہا اور پھر اس
نے ڈینی کے فون کرنے سے لے کر زاجر کے ذریعے فارمولہ حاصل

کے پار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

” لس۔ باس فریڈرک بول رہا ہوں۔ اور ”..... چند لمحوں بعد
اس کے سیکشن کے نائب فریڈرک کی آواز سنائی دی۔

” فریڈرک۔ عمران یا اس کا کوئی ساتھی یا ادی رائل کلب میں
گا۔ اس نے مادام ڈینی سے ملتا ہے اور اس سے کوئی فارمولہ حاصل
کرنا ہے اس لئے تم لہنے پورے سیکشن کو رائل کلب کے گرد پھیلیں
دو اور خصوصی مشیزی سے مادام ڈینی کا فون بھی سنو اور یہ پر کرو۔
اس طرح تم عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لو گے اس کے
بعد تم نے فل ایکشن کرنا ہے اور پھر مجھے روٹ روٹ دینی ہے۔ میری
بات سمجھے گئے ہونا۔ اور ”..... مارک نے کہا۔

” میں باس۔ آپ بے قدر رہیں۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اور ”.....
دسری طرف سے کہا گیا۔

” اور ایڈ آں ”..... مارک نے کہا اور ترانسیز آف کر کے اس
نے اس پر اپنی مخصوص فریڈونی ایڈ جست کرنے والا بین پریس کیا
اور پھر اسے میز کے کنارے پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور
پھر فون پریس کے نیچے موجود سفید رنگ کا بین پریس کر کے اس نے

کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

پل کر کے اپنے پاس نہ رہ لے اس نے اس نے لا محالہ ذینی ہے یہ بیت انگلوالی سی ہے کہ اس نے اس کی کاپی تمہیں فروخت کی ہے یا دوسری صورت میں اگر ذینی نے اپنا وعدہ نبھایا تو عمران کیا خاموشی سے واپس چلا جائے گا نہیں۔ بلکہ وہ ذینی سے اصل صورت حال انگلوا لے گا اور پھر وہ تمہارے خلاف کام شروع کر دے گا اس نے اگر ذینی ہم یہ سمجھتے رہ جاتے کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلا گیا ہے۔ اودے یہ عمران واقعی ذہانت کا جادوگر ہے۔ بہر حال گذشتہ تم نے ایکریما پر حکومت یہاڑی کی فیکس، مشین آف کردا گئی۔ مارن نے شخصیں سے بات کرتے ہوئے کہا۔

اوہ سر۔ میں سمجھ گیا۔ میں ابھی احکامات جاری کر دیتا ہوں۔ مارک نے کہا۔

جلدی کرو اور فارمولے سمجھے بھجوادو فوراً اور جلدی۔۔۔۔۔ مارن نے کہا اور اس کے ساتھ نی رابطہ ختم ہو گیا تو مارک نے بھلی کی سی تیزی سے ریسور رکھا اور رانسیٹر انھا کر اس نے اس پر احتیاطی تیزی

فتاری سے فریڈرک کی ذیکر نسی ایڈ جست کی اور بن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو مارک کانگد۔ اور۔۔۔۔۔ مارک نے بار بار کال دیتے چھوئے کہا۔

لک بس۔ میں فریڈرک بول رہا ہوں۔ اور۔۔۔۔۔ فریڈرک کی مود بانہ اواز سناتی دی۔
کہاں موجود ہو تم اس وقت۔ اور۔۔۔۔۔ مارک نے تیز نہیں

اوہ ہے اوہ۔ ویری بیٹھ۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران نے اس مارٹا کو استعمال کر کے ڈاکٹر انھونی ہیٹر کو فارمولہ دینے پر مجبور کر دیا اودے چونکہ یہاڑی سیلڈ تھی اس لئے اس نے اسے فیکس پر حاصل کیا۔ اودے ویری بیٹھ۔ اگر ذینی ہبھودی ہونے کی وجہ سے دولت کی خاطر تمہیں فون نہ کرتی تو عمران خاموشی سے فارمولہ حاصل کر کے نکل جاتا اور ہم یہ سمجھتے رہ جاتے کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلا گیا ہے۔ اودے یہ عمران واقعی ذہانت کا جادوگر ہے۔ بہر حال گذشتہ تم نے ایکریما پر احسان کیا ہے۔ تم یہ فارمولہ فوراً ہیڈ آفس بھجوادو اور سنو تمہیں چاہئے تھا کہ فارمولہ حاصل کرتے ہی ذینی کو ہلاک کر دیتے کیونکہ اس طرح عمران کے فارمولہ حاصل کرنے یا ہمارے سمجھے آنے کے امکانات ختم ہو جاتے۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

چیف ذینی نے تو ہمیں فارمولہ دیا ہے اور ہم نے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا ہے اسے کیوں ہلاک کیا جاتا۔ مارک نے احتیاطی حریت بھرے لجھے میں کہا۔

تم بعض اوقات احتیاطی احتمال باتیں کرتے ہو مارک۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ذینی تمہارے ساتھ کئے گئے وعدے کا پاس کرے گی۔ وہ ہبھودی ہے اس نے دولت کے لائٹ میں تمہیں فارمولے کی کاپی دے دی ہے اور دوسری کاپی وہ امحاء۔ عمران کو دے دے گی اور عمران کو بھی ظاہر ہے اسی بات کا خدشہ ہو گا کہ کہیں ذینی اس کی

میں پوچھا۔

”میں ابھی اپنے ساتھیوں سمیت رائل کلب ہمچا ہوں باس بعد اب وہیں سے بول رہا ہوں۔ اور“..... فریڈرک نے کہا۔

”سنو۔ فوری طور پر اس رائل کلب کی مالکہ مادام ڈینی کو اس انداز میں ہلاک کراؤ کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے ہلاک کیا ہے اور اس کے بعد وہاں نگرانی کرو اور پھر عمران اور ان کے ساتھیوں کا سراغ لگاؤ۔ فوراً یہ کام کرو یہ چیف کا حکم ہے۔ اور“..... مارک نے کہا۔

”میں باس۔ اور“..... دوسری طرف سے فریڈرک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈینی کی ہلاکت کی محیجے فوراً پورٹ دینا اور کام تھس قدر تھے رفتاری سے ہو سکے کرو۔ اور ایڈٹ آپ۔“ مارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیسٹر آف کیا اور اس لے ساتھ ہی اس نے جن دبا کر اس پر اپنی فریڈرک کی ایڈ جسٹ کی اور پھر ٹرانسیسٹر کو کہا۔ اس نے ریور اٹھایا۔ وہ اب اس فارموبے لو راجر کے ہاتھ ہی ہیڈ لوارڈ بیگوانا چاہتا تھا۔

کار میں عمران کے ساتھ اس بارچوہاں اور صدیقی تھے جبکہ نعمانی اور خاور کو عمران نے دوسرا کار میں مارشا کو کسی عمران جگہ پر بچانے کا کہا تھا۔ جبکہ عمران کا خیال تھا کہ وہ خود راستے میں اسے میں ڈلوا دے گا لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس طرح سے خاصا ملبہ چکر کا لٹا پڑتا۔ بکہ وہ جلد از جلد ڈینی سے وہ فارمولہ حاصل کرننا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ ڈیوٹی نعمانی اور خاور کی لگائی تھی اور وہ صدیقی اور بچوہاں سمیت وہ رائل کلب کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

کھائیوں کے سمت پر عمران نو د تھا جبکہ صدیقی ساتھیوں سمیت پر اور اکیلا ہو ہاں عقی سمت پر بیٹھا۔ واتھا۔ راستے میں جگہ جگہ ٹریفک چینگنگی وجہ سے انہیں کافی در بلک رکنا پڑا تھا لیکن جو نکہ ان کے کاغذات مل تھے اس لئے انہیں جانے کی اجازت دے دی گئی۔

”عمران صاحب یہ ڈیزی ہو دی ہے کہیں وہ فارمولے کی کافی نہ کر

لے تاکہ اسے کسی اور کو فروخت کر سکے۔ صدیقی نے ٹرینک

چینگ سے نکلتے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ ایسا کر سکتی ہے لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ وہ کافی
چاہے پورے ایکریمیا کو فروخت کر دے اس سے ہمیں کوئی فرق
نہیں پڑتا اور دوسری بات یہ کہ یہ کافی اس سے خریدے گا کون۔ فیض
مالک کو وہ فروخت نہیں کر سکتی اس لئے مجھے اس بات کی کفر نہیں
ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس طرح اس ریڈ ہجنسی یا ٹاپ ہجنسی تک یہ اطلاع تو
بہر حال چھپنے گی کہ ہم اس سے کافی لے گئے ہیں۔ صدیقی

”چھپتی رہے۔ ایک بار قار مولا ہمارے ہاتھ آجائے پھر ہمیں کوئی
پرواہ نہیں۔ عمران نے کہا اور صدیقی نے اشیات میں سرہادیں
”عمران صاحب کو ٹھی سے روادہ ہونے سے پہلے آپ نے اپنا بھو
نیا میک اپ کیا ہے اور سب کو بھی نیا میک اپ کرنے کا کہا ہے
اس کی کوئی خاص وجہ ہے جبکہ میرے خیال میں پہلے میک پر
میں بھی ہمیں کسی نے نہیں دیکھا۔ عقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے
جوہان نے کہا۔

”ہم نے مارشا کو اخواز کیا ہے۔ اس کے ملازم جیکب نے بہر حال
ہمیں دیکھا ہے اور اب تک یقیناً وہ ہوش میں آگیا ہو گا اور مارشا کی
گشادگی کی صورت میں بھی وہ لا محالہ پولیس تک چھپ چکا ہو گا اسی

لئے ہمارے طبقے بھی یقیناً پولیس تک چھپ چکے ہوں گے اور کار کے
بارے میں تفصیلات بھی اس لئے میں نے اپنے ساتھ ساتھ سب کے
شئے میک اپ کر دیئے ہیں، تاکہ کوئی خطرے والی بات نہ رہے اور وہ
کار بھی گیراج میں بند کر کے یہ دوسری کار نکالی ہے۔ عمران نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ کچھ ضرورت۔ زیادہ محاط نہیں ہو رہے۔ صدیقی نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹاپ اور ریڈ ہجنسی دونوں ایکریمیا کی اہتمامی تربیت یافتہ
ہجنسیاں ہیں اور لا محالہ یہ لوگ ہمیں ہمارا تلاش کرتے پھر رہے
ہوں گے اور محاصلات کے اس سیٹھ پر میں کوئی رسک نہیں یعنی
چاہتا۔ عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اشیات میں سرہلا
دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار رائل کلب کے
سامنے چھپنے کی لیکن عمران نے جیسے ہی کار کپاونڈ گیٹ میں موڑی وہ
بے اختیار چونک پڑا کہ نکل کپاونڈ میں پولیس کی کار میں موجود تھیں
اور وہاں افراقتی کا عالم تھا۔ لوگ اس طرح بھاگے چلے جا رہے تھے
جیسے ان کے یہچے پاگل لکھنے لگ گئے ہوں۔

”ہمارا کیا ہوا ہے۔ صدیقی نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”کوئی خاص واقعہ ہوا ہے۔ عمران نے اہتمامی سنجیدہ لجے
میں کہا اور کار کو ایک سانیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف لے گیا۔
پارکنگ تقریباً خالی پڑی تھی۔ عمران نے جیسے ہی کار روئی پارکنگ

بوانے دوڑتا ہوا ان کے قریب آیا۔
سر کلب بند کر دیا گیا ہے۔ پارکنگ بوانے نے کہا۔
”کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔
”سر کلب کی مالکہ مادام ڈینی کوان کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ پارکنگ بوانے نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھی
ہے اختیار چونک پڑے۔

”کب۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”سرابھی پانچ منٹ پہلے تپہ چلا ہے۔ پارکنگ بوانے نے
جواب دیا۔

”قاتلوں کا تپہ چلا ہے۔ عمران نے پوچھا۔
”سر کسی کو علم ہی نہیں ہو سکا۔ یہ توجہ اسنٹ ٹیکٹ آفس
میں گئے تو ہبھی مادام کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ پارکنگ بوانے
نے جواب دیا۔ اسی لمحے ایک پولیس آفیسر تیزی سے ان کی کار کی
طرف آیا۔

”آپ پلیز والپس چلے جائیں کلب فی الحال بند کر دیا گیا ہے۔
پولیس آفیسر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ عمران نے کہا اور کار موڑتی شروع کر دی۔
چند لمحوں بعد وہ کپاؤنڈ سے باہر آئے اور عمران کار کو دائیں طرف
بڑھاتے ہوئے کافی آگے لے گیا اور پھر اس نے کار ایک سائیڈ روڈ پر
بنی ہوئی پارکنگ میں روک دی۔

”یہ کیا ہوا ہے عمران صاحب کہیں یہ سارا سلسلہ اس فارمولے
سے متعلق تو نہیں ہے۔ صدیقی نے کہا۔
”شاپید۔ لیکن اب یہے تپہ کیا جائے۔ عمران نے کہا اور پھر
وہ کار سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے ساتھی بھی نیچے
اٹر آئے۔

”اوہ کہیں بیٹھنے ہیں۔ جب پولیس چلی جائے گی تو پھر کسی سے
معلومات حاصل کر پس گے۔ عمران نے کہا اور اس کے
ساتھیوں نے اثبات میں سر ٹلا دیئے۔ تھوڑی دور ایک اور چھوٹا سا
کلب نما ہوٹل تھا۔ عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ اس کلب نما ہوٹل
کا ہال آدمی سے زیادہ نالی تھی لیکن عمران پہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ
وہاں زیر زمین دنیا کا ایک بھی فرد نظر نہ آرہا تھا۔ زیادہ تر کار و باری
لوگ ہی بیٹھے نظر آرہے تھے۔ عمران کا ذہن کی طرف بڑھ گیا لیکن ابھی
وہ کاؤنٹر کے قریب ہے پاہی تھا کہ سائیڈ سے ایک ادھیز عمر ایکری
نکل کر تیزی سے پیروں دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران
اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

”مسٹر ایک منٹ۔ عمران نے اس سے مخاطب ہو کر کہا تو
وہ بے اختیار تھہک تھہک لرک گیا۔

”آپ نے مجھ سے کہا ہے۔ اس آدمی نے حیرت بھرے لجے
میں کہا۔

”ہاں۔ آپ کا ام وکٹر ہے اور آپ آج سے پندرہ سال چلے

” نہ تماج۔ نہ ہمیں کے ہار۔ نہ آواز لگانے والے نقیب۔ میں کسے پرنس ہو سکتا ہوں۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لمحے میں کہا تو دکڑ بے اختیار اچھل پڑا۔

” اوہ۔ اوہ مجھے ڈارا قد و قامت دیکھو کر شک ہوا تھا۔ عمران۔ خوش آمدید۔ دکڑ نے احتیاطی سرت بھرے لمحے میں کہا اور اس نے تیزی سے مصالغے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

” حیرت ہے کہ اتنے طویل عرصے کے بعد بھی تمہاری یادداشت اس قدر تیز ہے کہ ڈارا قد و قامت تک تمہیں یاد ہے۔ مصالغے کے دوران عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” تمہیں کوئی بھوس ہی نہیں سکتا۔ بہر حال تم میک اپ میں ہو اور تمہارے ساتھی ہی تمہارے ساتھ ہیں اس کا مطلب ہے کہ تم ہبھاں کسی خاص مشن پر ہو۔ دکڑ نے انہیں کرسیوں پر بینٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے ہما اور خود بھی ایک سائیڈ پر موجود کرسی پر بینٹھ گیا۔

” جہاں تک بیری کمزوری یادداشت کام کرتی ہے تم نے رٹھائرمنٹ کے بعد زر زمین دنیا سے تعلق ختم کر دیا تھا۔ کیا اب بھی ایسا ہی ہے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” ہاں۔ میں تھا۔ سے صرف بزنس کرتا ہوں۔ صاف سترابزنس۔ کلب بزنس۔ تم نے خود دیکھا ہو گا کہ ہبھاں تمہیں زر زمین دنیا کا کوئی آدمی نظر نہ آب ہو گا۔ دکڑ نے اشبات میں سر ہلاتے ہوئے

ایکریہا کی بلیک ہجنسی کے ہیڈ آفس میں بطور ریکارڈ کپر کام کرتے تھے۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس آدمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابراہی۔

” ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن آپ مجھے کہے جانتے ہیں۔ میں تو آپ کو نہیں پہچانتا۔ اس آدمی نے بڑے غور سے عمران اور اس کے پیچے کھرے اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

” آپ کا ایک دوست ہوا کرتا تھا پرنس آف ڈسپ۔ عمران نے کہا تو دکڑ بے اختیار اچھل پڑا۔

” اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ اوہ۔ اوہ۔ وہ آئیے میرے ساتھ۔ میں اس کلب کا مالک ہوں آئیے پلیز آئیے۔ دکڑ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر وہ تیزی سے واپس اس راہداری کی طرف مزدگیا۔

” آؤ بھی اس کا مطلب ہے کہ دکڑ صاحب کی یادداشت ابھی قائم ہے۔ عمران نے مسکرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے دکڑ کے پیچے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچے چل پڑتے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس نباڑے کمرے میں داخل ہو گئے۔

” تم۔ تم خود تو پرنس نہیں ہو۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی دکڑ نے مذکور عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کہا۔

”ہاں میں نے دیکھا ہے۔ بہر حال تم فکر مت کرو ہمیں تم سے کوئی کام نہیں۔ ہم تو دیسے ہی ہاں آئے تھے کہ اچانک تم نظر آگئے ورنہ ہمیں تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ یہ کلب مذاہلہ چہاری محیت ہے اور ہاں تم شاید کسی کام جا رہے تھے اور شاید ہمارے لئے رک گئے ہو۔ ایسی بات ہے تو ہم ہاں میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں تم رہنے کام پر چلے جاؤ۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا کوئی خاص کام نہیں ہے۔ بہر حال چلے ہتاڈ کہ تم کیا پہنچا پسند کرو گے۔“..... وکٹر نے کہا۔
”جوس منگوالو۔“..... عمران نے کہا تو وکٹر انھما اور اس نے میز پر رکھے ہوئے اندر کام کا رسیور انھما کر جوس کا آرڈر دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ دوبارہ اسی کری پر آکر بیٹھ گیا۔

”اگر تم چہارا مشن حکومت کے خلاف نہیں ہے بلکہ کسی مجرم تنظیم کے خلاف ہے تو میں چہاری مدد کر سکتا ہوں۔“..... وکٹر نے کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔ اب یہ چہارا کام نہیں ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ فیلڈ سے طویل عرصے تک ٹیکھو رہنے کے بعد آدمی کے وہ رالیے نہیں ہوتے۔ اس آفر کے لئے چہارا ٹکریہ ہم تو رائکل کلب کی مادام ڈینی سے ملنے آئے تھے کہ وہاں پڑے چلا کر اسے ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں مجھے بھی اطاعت ملی ہے یقیناً اس نے ڈبل گیم کمپلی ہو گی جس کا یہ نتیجہ نکلا ہے۔“..... وکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ڈبل گیم۔ کیا مطلب۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
”وہ ہبودی تھی اور حد درجہ دولت کی، ہوس میں ہنگامی اس لئے وہ اکثر ایک پارٹی کا ہم کرتی تو ساتھ ہی دوسری پارٹی سے بھی بات کر لیتی تھی۔ میں۔ اسے کئی بار منع بھی کیا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی۔ مجھے یقین ہے کہ ایسی ہی کسی پارٹی نے اسے ہلاک کیا ہو گا لیکن تمہیں اس سے کیا کام تھا۔“..... وکٹر نے کہا اور پھر اس سے جھلے کہ عمران کوئی جواہر دستاویز کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے انھما نے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے تین گلاس موجود تھے۔ اس نے ایک ایک گلاس عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا۔

”تم نہیں لو۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں ٹکریہ۔“..... وکٹر نے تھہر سا جواب دیا۔ وہ خاصا سنجیدہ رہنے والا آدمی نظر آتا تھا۔

”میں نے ایک فارمولہ اس کے پاس امامتار کھوایا تھا وہ لینے آیا تھا لیکن آجے پولیس موجود تھی۔“..... عمران نے کہا تو وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

”اس چیز کا تعلق حکومت سے تھا۔“..... وکٹر نے کہا تو عمران

چونک پڑا۔

”کیوں۔ تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے۔“..... عمران نے کہا تو وکٹرنے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”میں تمہاری کوئی مدد تو نہیں کر سکتا لیکن یہ بتا سکتا ہوں کہ مادام ڈینی کے قاتل کا تعلق حکومت کی ریڈ ہجنسی سے تھا اور ریڈ ہجنسی اس وقت حرکت میں آتی ہے جب کوئی اہم حکومتی معاملہ ہو اس لئے میں نے پوچھا تھا کہ جو فارمولہ تم نے امامت ڈینی کے پاس رکھوا یا تھا اس کا تعلق حکومت سے تو نہیں تھا۔“..... وکٹرنے کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس کا قاتل ریڈ ہجنس تھا۔“..... عمر من نے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”میرا ایک خاص آدمی اس وقت رائل کلب میں موجود تھا۔ وہ اسٹینٹ ینجر رافیل کے آفس سے نکل رہا تھا کہ اس نے ریڈ ہجنسی کے مارک سیکشن کے ایک آدمی ماسٹر ڈیوڈ کو تیز تیز قدم الٹھاتے ڈینی کے آفس کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس وقت تو خیال نہ کیا لیکن نیچے ہال میں آگراہے اس کا ایک اور واقف آدمی مل گیا اور وہ اس کے ساتھ ہال میں بیٹھ گیا اور اس نے وہاں مارک کے نائب فریڈرک کو بھی دیکھا تھا اور پھر تھوڑی درج بعد اچانک وہاں شور برپا ہوا اور پولیس چینچ گئی تو پتہ چلا کہ ڈینی کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ وہ وہاں سے انٹھ آیا اور اس نے مجھے اطلاع دی اور ماسٹر ڈیوڈ کو میں جانتا ہوں وہ مارک سیکشن میں

ہی کام کرتا ہے اس لئے۔ مجھے یقین ہے کہ ڈینی کو ماسٹر ڈیوڈ نے ہی بناک کیا ہے۔..... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”مجھے ڈینی نے بتایا تھا کہ اس نے وہ فارمولہ پہنچنے خصوصی سیف میں محفوظ کر رکھا ہے۔ کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی طرح اس سیف کو چیک کر دیا جائے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی دوسرا معاملہ ہو میرے والا نہ ہو کیونکہ اس فارمولے کے بارے میں کسی حکومتی ہجنسی کو کوئی عالم نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”علم نہیں ہے یاد چھپنے نہیں ہے۔“..... وکٹرنے کہا۔
”میں نے لفظ علم اَنعام کیا ہے۔“..... عمران نے گول مول سا جواب دیا۔

”ڈینی کو معلوم تھا۔ یہ فارمولہ حکومت کے لئے کار آمد ہو سکتا ہے۔“..... وکٹرنے کہا۔

”میرے خیال میں اس نہیں ہے کیونکہ یہ فارمولہ اسے فیکس پر ملا تھا اور وہ کمپیوٹر کو ڈنگ۔ میں ہو گا اس لئے ظاہر ہے وہ اسے پڑھ ہی نہیں سکتی اور اسے یہ ہی معلوم نہیں ہے کہ یہ فارمولہ کہاں سے فیکس ہو کر آ رہا ہے البتہ اسے صرف اتنا معلوم تھا کہ یہ ساتھی فارمولہ ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میں وہ سیف تو فریڈرک نہیں کر سکتا کیونکہ ابھی پولیس وہاں موجود ہے اور میں اس سلسلے میں شامل بھی نہیں ہوں چاہتا لیکن اگر تم کہوتے میں مارک سے معلوم کر سکتا ہوں کہ یہ

۔ ہسلو مارک بول رہا ہے: چند لمحوں بعد ایک بھاری سی
وکرٹنے کہا۔

۔ وکرٹ بول رہا ہوں مارک۔ تمہیں مادام ڈینی کی ہلاکت کی اطلاع
تو مل گئی ہو گی: وکٹ نے کہا۔

۔ مادام ڈینی۔ تمہارا مغلب رائل کلب والی مادام ڈینی سے ہے یا
کوئی اور ہے: مارک نے جو نکے ہوتے لجھے میں کہا۔

۔ ہاں وہی۔ تمہارے سیکشن کے لوگ وہاں موجود تھے اور مجھے یہ
بھی معلوم ہے کہ ماسڑہ بودنے یہ کام کیا ہے۔ میں نے مادام ڈینی

سے بھی بھاری رقم و صور کرنی تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ

مجھے ایک اپنے فارمولے کی کاپی دے دے گی جس کو میں کسی بھی
دوسرے ملک کو فروخت کر کے بھاری دولت کا سکتا ہوں لیکن میں

نے انکار کر دیا کیونکہ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں صاف ستر اکام کرتا
ہوں لیکن اب میری رقم ڈوب گئی ہے۔ یقیناً یہ کام اس فارمولے

کے سلسلے میں ہی ہوا ہو گا۔ کیا اپنہا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی طرح
کوئی اپنے ملک کو فروخت کر دے دو: وکرٹ نے کہا۔

۔ کیا واقعی ڈینی نے تم سے فارمولے کی کاپی کی بات کی تھی: -
مارک کے لجھے میں بے پناہ حریت تھی۔

۔ ہاں کیوں۔ تم آج لجنتے ہو اس کی فطرت کو کہ وہ ہر کام سے
دولت پیدا کرنے کی وجہی تھی۔ کہیں نہ کہیں سے اسے کوئی فارمولہ
ہاتھ لگ گیا ہو گا اور اس نے میری رقم سے جان چھڑانے کے لئے مجھے
میں سر۔ ہولا آن کریں: دوسری طرف سے کہا گیا۔

واردات اس فارمولے کی بناء پر ہوتی ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے
وکرٹ نے کہا۔

۔ تم اس سے کس طرح پوچھو گے: ہمراں نے کہا۔

۔ میں اس سے براہ راست تو کوئی بات نہیں کروں گا البتہ ہم
بات کروں گا کہ کوئی نہ کوئی اشارہ مل ہی جائے گا۔ آخر میں نے
تمام ہر بلیک ہجنسی میں گزاری ہے۔ یہ اور بات ہے کہ میں فیصلہ
آدمی نہ تھا لیکن بہر حال تعلق تو تھا: وکرٹ نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

۔ اگر تم اپنہا کر لو تو مجھے ہے حد اطمینان ہو جائے گا: ہمراں
نے کہا تو وکرٹ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گئے
اس نے میز پر موجود ایک سیاہ رنگ کے فون کار سیور اٹھایا اور تھوڑے
سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ہمراں کی نظریں غربوں پر ہوئی
ہوتی تھیں۔

۔ اگر لاڈڑ ہو تو اسے آن کر دیتا: ہمراں نے کہا تو وکرٹ
اشیات میں سر ہلاتا ہوا اور پھر جب اس کے ہاتھ رکے تو دوسری طرف
سے گھنٹی بھنٹنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر سیور اٹھایا گیا۔

۔ لس: ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

۔ وکرٹ بول رہا ہوں وکرٹ کلب سے مارک سے بات کراؤ۔ وکرٹ
نے اہتاہی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

آفر کر دی۔ کیا کوئی خاص اہمیت کا فارمولہ تھا جو تم اس انداز میں پوچھ رہے ہو۔ وکٹر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

تم نے اچھا کیا و کہ کہ اس سے کاپی ہی نہیں لی اور مجھے فون کے اس بارے میں بتا دیا۔ اس فارمولے کی وجہ سے ڈینی ہلاک کرنا ہو گا۔ حکومت اس پر ہوتی ہے ہلاک کرنا ہو گا۔ حکومت اسے، معاملات میں نہیں پڑا کرتی۔ اب آئندہ کسی کے سامنے اس فارمولے کے بارے میں بات بھی نہیں۔

ٹھیک ہے تم نے اچھا یا کہ مجھے تفصیل بتا دی اس طرح مجھے کرنا درد تھا را حشر بھی ڈینی جسیما ہو سکتا ہے۔ مارک نے کہا۔

کسی اہمیت کا احساس ہو گا۔ اب میں زبان بند رکھوں گا۔ شکریہ وکٹر نے معنی خیز نظرؤں سے عمران کی طرف دیکھا اور عمران نے بتایا۔ وکٹر نے کہا، اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھے اہمیات میں سرہلا دیا۔

کیا مطلب۔ کیا اس فارمولے کا تعلق حکومت سے ہے یا کہ یہ مارک کیا ہے۔ یہ مارک کیا ہے و نہیں میں کام کرتا ہے۔ عمران نے مادام ڈینی تو خود بھی حکومت کے خلاف کام نہیں کرتی۔ میں تو سمجھتا ہوں۔ تھا کہ کسی تنقیم سے اس نے اسے حاصل کیا ہو گا۔ وکٹر نے بتایا۔

ہاں۔ اس کا سیکشن و نکشن میں کام کرتا ہے اور خاصے تیز اور حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

یہ فارمولہ پاکیشیا سینکڑ سروس کے لئے کام کرنے والے علی ہوں گے۔ اس کے اب ہمیں اجازہ نہ دو۔ اب بہر حال یہ بات تو سامنے آگئی ہے کہ فارمولہ اب ڈینی کے سيف میں نہیں رہا۔ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے بلکہ تم جو چاہے کرتے رہے۔ مجھے نہ مارک سے دلچسپی ہے اور نہ کسی درستے۔ وکٹر نے اٹھ کر ہوئے کہا۔

تم بے فکر ہو۔ تم مجھے جانتے تو ہو اس نے بے فکر ہو۔

فارمولہ پاکیشیا سینکڑ سروس کے لئے کام کرنے والے علی ہوں گے۔ اس نے ڈینی کا خاتمہ کر دیا تاکہ کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے کہ فارمولہ کیا اور اب میرے آدمی اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ملاش کر رہے ہیں جسے ہی وہ ملے انہیں بھی ہلاک کر دیا جائے گا۔

عمران نے کہا اور پھر دکڑ سے مصافحہ کر کے وہ مڑا اور آفس سے بیرون چلا۔ ساتھ ساتھ فون چیس لانے کا بھی کہہ دیا تو دیڑ سر بلاتا ہوا واپس چلا۔ تھوڑی در بخدا سب نجی ہال میں ایک کونے میں آکر جمع کر دی اور ساتھ ہی ایک فون چیس بھی لا کر میز پر رکھ دیا۔ عمران نے اوھر اور دیکھا اور پھر گئے۔

”اس ڈینی نے اہمی غلط کام کیا ہے۔۔۔۔۔ صدقی نے غصے کر دیئے جو دکڑ نے کرتے تھے۔۔۔۔۔ لمحے میں کہا۔۔۔۔۔

”لیں۔۔۔۔۔ وہی نسوانی آواز سنائی دی جو اس سے پہلے اس نے دکڑ کے فون سے لٹکتی ہی سی تھی تو عمران سمجھ گیا کہ اس نے درست نمبر پر میں کئے ہیں۔۔۔۔۔

”ڈیوڈ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ مارک سے بات کرو۔۔۔۔۔ عمران نے معلومات بھی فروخت کی ہوں گی جو میں نے اس کے ذریعے حاصل کی تھیں۔۔۔۔۔ میرا مطلب ہے مارشا اور ڈاکٹر انٹونی دیڑ کے خاص فون نمبر کے بارے میں اس لئے اس نے فارمولے کی بات مارک سے کی ہو گی لیکن فوری طور پر میرے ذہن میں اور کوئی فیکس نمبر موجود تھا۔۔۔۔۔ بہر حال اب مارک سے یاریڈ ہجنسی سے یہ فارمولہ حاصل کر ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔

”ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔۔۔
”ہیلو مارک بول ہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد مارک کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”ڈیوڈ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔۔۔۔۔
”اوہ ڈیوڈ تم۔۔۔۔۔ سون کہاں ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بے تکلف اس لمحے میں کہا گیا۔۔۔۔۔
”وہ کسی کام میں صروف ہے اس لئے اس نے مجھے کہا ہے کہ دیڑ کو اشارے سے بلا یا اور اسے پاٹ کافی لانے کا آرڈر دینے کے

”دہ نہ بتاتا میں اس کی عادت جانتا ہوں لیکن مجھے وہ فون نہ معلوم ہیں جس پر مارک سے اس کا رابطہ ہوا ہے اس لئے میں خود ہجھ معلوم کر لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس لفڑی دیڑ کو اشارے سے بلا یا اور اسے پاٹ کافی لانے کا آرڈر دینے کے

یو انہوں نے کلب سیل کر دیا۔ ظاہر ہے یہ خبر عمران تک بھی پہنچی ہو گی اس لئے وہ وہاں کیسے آ سکتا تھا۔ اب میرے آدمی انہیں دوبارہ شہر میں تلاش کرتے ہیں۔ مارک نے کہا۔

”اوکے میں سون کو پورٹ دے دیتا ہوں۔ عمران نے ہا اور فون کا بٹن آف کر کے اس نے فون پسیں میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید لمحن کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کے ساتھی فاموش بینچے ہوئے تھے۔ عمران کافی پیتا رہا اور پھر اچانک وہ چونکہ میں نے اسے حاصل کر لیا۔ مارک نے بڑے فاتحہ لجھے میں کہا۔

”اچھا۔ لیکن کیسے۔ عمران نے لپٹنے لجھے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا اور مارک نے وہی تفصیل بتادی جو اس سے بھٹکے اس نے دکڑ کو بتائی تھی۔

”تو یہ فارمولہ چہارے پاس ہے۔ عمران نے کہا۔ ”نہیں چیف مارٹن نے اسے لپٹنے پاس ملگوا لیا ہے۔ میرا آدمی اسے ہٹھا کر ابھی واپس آیا ہے۔ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔ ”وہ لا محالہ ڈینی سے رابطہ کرتا اس نے میرے آدمی رائل کلب میں موجود تھے لیکن پھر چیف نے ڈینی کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا۔ اس ڈینی کی ہلاکت کی خبر فوراً ہی عام ہو گئی اور پولیس پہنچ گئی۔

”میں تمہیں فون کروں۔ عمران نے اس بار قدرے بے تکلفاً لجھے میں کہا کیونکہ مارک کے لجھے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ان کے درمیان خاصی بے تکلفی ہے۔

”میں سون کو فون کرنے ہی والا تھا کہ جہاری کاں آگئے سون کو بتا دینا کہ فارمولہ عمران نے احتیاطی حیرت انگیز طور پر ریڑی لیبارٹری سے حاصل کر لیا تھا لیکن اس سے بھٹکے کہ یہ فارمولہ اس تک پہنچتا میں نے اسے حاصل کر لیا۔ مارک نے بڑے فاتحہ لجھے میں کہا۔

”اچھا۔ لیکن کیسے۔ عمران نے لپٹنے لجھے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا اور مارک نے وہی تفصیل بتادی جو اس سے بھٹکے اس نے دکڑ کو بتائی تھی۔

”تو یہ فارمولہ چہارے پاس ہے۔ عمران نے کہا۔ ”نہیں چیف مارٹن نے اسے لپٹنے پاس ملگوا لیا ہے۔ میرا آدمی اسے ہٹھا کر ابھی واپس آیا ہے۔ مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اور عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔ عمران نے پوچھا۔

”وہ لا محالہ ڈینی سے رابطہ کرتا اس نے میرے آدمی رائل کلب میں موجود تھے لیکن پھر چیف نے ڈینی کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا۔ اس ڈینی کی ہلاکت کی خبر فوراً ہی عام ہو گئی اور پولیس پہنچ گئی۔

اوہ۔ اوہ عمران صاحب آپ۔ فرمائیے کیا حکم ہے۔۔۔۔۔ اس بعد دوسری طرف سے بے تلفاقانہ لجھے میں کہا گیا۔

”میں ولنگٹن سے ہی بول رہا ہوں گراہم اور مجھے ریڈ ہجنسی کے چیف مارشن کے بارے میں معلومات چاہئے۔ کیا تم وے سکتے ہو۔ فکر مت کرو تمہارا معاوضہ تمہیں مل جائے گا اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔ کس قسم کی معلومات۔۔۔۔۔ اس بار گراہم نے بھی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”اس کا ہیڈ آفس کہاں ہے اور وہ اس وقت کہاں موجود ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”آپ دس منٹ بعد فون کریں دوسرے نمبر پر۔۔۔۔۔ گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک اور نمبر بتا دیا۔ عمران نے اوکے کہہ کر فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ فون انہیاں اور اس کو آن کر کے اس نے وہ نہ پریس کر دیئے جو گراہم نے بتائے تھے۔

”لیں۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے گراہم کی ہی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”ایک ہزار ڈالر میرے آفس کے پتے پر بھجوادیں ہیڈ آفس آس روڈ پر آگ پلازا کی چوتھی منزل پر ہے۔ مارشن سپورٹس کار پوریشن

کے نام سے اور مارٹن ویں موجود ہے وہ وہاں ٹینچگ ڈائریکٹر ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ سب بظاہر دفتر ہیں ورنہ یہ ریڈ ہجنسی کا ہیڈ آفس ہے اس لئے وہاں اہتمائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔۔۔۔۔ گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کی رہائش گا، یا کوئی ایسی جگہ جہاں وہ لازماً جاتا ہو۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”پھر دو ہزار ڈالر مجوانا۔ اس کی رہائش گاہ ولنگٹن کے اہتمائی پوش علاقے گرین وڈ کاؤنٹی میں ہے۔ نمبر کا تو علم نہیں ہے البتہ اس پوری کالوں میں سرٹ چھروں سے بنی ہوئی وہی ایکلی عمارات ہے لیکن وہاں بھی انتظامات اہتمائی سخت ہیں البتہ ایک اور میپ وے دیتا ہوں۔ وہ دفتر۔۔۔ اٹھ کر رہائش گاہ پر جانے سے پہلے سیٹلائز روڈ پر واقع سپر کلب میں ضرور جاتا ہے اور وہاں دو تین گھنٹے گزارتا ہے۔۔۔۔۔ گراہم نے کہا۔

”کیا یہ اوپن کلب ہے یا خصوصی سبریش ہوتی ہے اس میں۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”اوپن کلب ہے یعنی بڑے لوگوں کا ہے۔۔۔۔۔ گراہم نے جواب دیا۔

”اوکے شکر یہ۔۔۔ قم بہر حال پہنچ جائے گی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب اس مارٹن کو فوری طور پر کور کرنا ہو گا۔۔۔ آفس ٹائم ختم

ہونے میں تو بہت در ہے اس لئے ہمیں اس کے آفس ہی جانا ہو گا
درد ہو سکتا ہے کہ فارمولہ کسی ایسی جگہ پہنچ جائے جہاں سے اس کا
حصول ناممکن ہو جائے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اب ڈاکٹر انھوئی پیرز سے بھی رابطہ نہیں ہو سکتا کیونکہ
مارشا ظاہر ہے اب تک واپس رہائش گاہ پہنچ چکی ہو گی اور یقیناً ڈاکٹر
کو بھی اس کی اطلاع مل گئی ہو گی۔..... صدیقی نے کہا۔

”ہاں اب وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہم مارشا کو
دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مجھے دراصل اس ریڈ ہجنسی کے سہماں
ہمارے خلاف کام کرنے کا خیال ہی نہ تھا۔ میں یہی سمجھا تھا کہ
سو سن اور ڈیوڈ ہی لیکن ویو میں ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے اور
میں کوئی اور طریقہ سوچتا۔..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب ہمارے خلاف تو ٹاپ ہجنسی کام کر رہی تھی اور
سو سن کا سیکشن تو ڈپو شیشن پر ٹاپ ہجنسی کے لئے کام کر رہا تھا پھر
یہ ریڈ ہجنسی براہ راست کیوں سلمت آگئی ہے۔..... چہاں نے
کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ حکومت نے یہ ٹاسک براہ راست ریڈ ہجنسی کو
ہی دے دیا ہو۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ہیڈ آفس پر حملہ
کرنے کی بجائے اس مارٹن کو کہیں اور کور کرنا چاہئے۔..... اچانک
صدیقی نے کہا۔

”اس طرح در ہر جائے گی اور فارمولہ کہیں اور پہنچ جائے
گا۔..... عمران نے ہوٹے چباتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں ایسا نہیں ہو گا۔ فارمولہ مارٹن کے پاس ہی
رہے گا کیونکہ یہ بارٹری سیلڈ ہے اور ریڈ ہجنسی ڈینی کو ہلاک کر کے
مٹھن ہو گی کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ فارمولہ ریڈ ہجنسی
کے پاس پہنچ چکا ہے۔..... صدیقی نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ واقعی شہاری بات درست ہے۔ اد کے پھر اس کلب
میں اسے ٹھیکرا جاسکتا ہے۔ آڑاٹھو بھلے رہائش گاہ پر چلتے ہیں پھر وہاں
سے کلب جائیں گے۔..... عمران نے کہا اور اٹھ کھوا ہوا۔ اس کے
ساتھی بھی اثبات ہی سر ہلاتے ہوئے اٹھ کر کھوئے ہوئے اور
صدیقی نے ایک بڑا نٹ فون پیس کے نیچے رکھا اور پھر وہ تینوں تیز
تیز قدم اٹھاتے کلب کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ٹھے گئے۔

میکسی ایک کالوں میں دخل ہوئی اور پھر سون کے بتائے ہوئے
چھپے کے مطابق کوٹھی نہ رائٹ کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔
سون اور اس کے ساتھی نجیپے اترے۔ سون کے ایک ساتھی نے
میکسی ڈرائیور کو ہمینٹ کی جبکہ دوسرے نے آگے بڑھ کر ستون پر
لگے ہوئے کال بیل کے ٹن پر الٹگی رکھ دی۔ میکسی ڈرائیور میکسی کو
آگے بڑھا لے گیا۔ سون ہوتے ہی نجیپے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ چند
لمحوں بعد چھوٹا پھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آیا اور پھر سون کو
دیکھ کر اس نے انتہائی مودبادہ انداز میں سلام کیا اور ایک طرف
ہٹ گیا۔ سون سلام کا واپدیتے بغیر تیزی سے اس چھوٹے پھانک
سے گزر کر اندر داخل ہی۔ اس کے پیچے اس کے تینوں ساتھی بھی
اندر آگئے۔ سب آمدے ہیں، مشین گنوں سے مسلح چار آدمی موجود تھے۔
سون کے قریب پہنچنے۔ انہوں نے اسے سلام کیا لیکن سون تیز تیز
قدم اٹھاتی آگے بڑھتی ہی گئی۔ اسی لمجے ایک راہداری کا دروازہ کھلا
اور ایک لمبے قد کا آدمی باہر آگیا۔ اس نے بڑے مودبادہ انداز میں
سلام کیا۔

”تم نے معلوم کیا جیکب کہ وکٹر اس وقت کہاں موجود ہے۔“
سون نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
”میں مادام۔ وہ اس وقت اپنی ایک دوست لڑکی کے فلیٹ میں
ہے۔..... اس آدمی نے جیکب کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کہاں ہے اس کا فلیٹ۔..... سون نے پوچھا۔

چار ٹرڈ طیارہ جسے ہی ولنگٹن ائرپورٹ پر لینڈ ہوا سون لپٹنے تین
ساتھیوں کے ساتھ طیارے سے نجیپے اتری اور وہ سب تیز تیز قدم
المحاسنے پبلک لاونچ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چار ٹرڈ طیارے بک ہی
اس وقت کے جاتے تھے جب بک کرانے والوں کے کاغذات چیک
کر لئے جاتے تھے اور پھر ایسے طیارے ان یونڈ سفر کرتے تھے اس لئے
ایسے طیاروں کے مسافروں نے منزل مقصد پر کسی قسم کی پوچھ پوچھ
نہ کی جاتی تھی اور نہ ان کی چینگ ہوتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب
پبلک لاونچ سے نکل کر اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جس طرف
میکسی شینڈ تھا اور تھوڑی در بعد وہ چاروں میکسی میں بٹھے ولنگٹن کی
مزکوں پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر
سون تھی اور اس کے تینوں ساتھی عقبی سیٹ پر موجود تھے۔ سون
کے ہمراہ پر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ تھوڑی در بعد

"مادام روز دیلی پلازہ میں ہے۔۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیجے ہوئے کہا۔
"کس ٹائپ کے فلیٹ ہیں یہ۔۔۔۔۔ سون نے پوچھا۔
"نگری فلیٹ ہیں مادام۔۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو ساؤنڈ پروف ہوں گے۔۔۔۔۔ جیکب ہے آداب سارا کام وہیں ہو گا۔۔۔۔۔ سون نے کہا اور تیزی سے مڑ گئی اور جیکب نے اشبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ تھوڑی در بجه سون لپٹنے شینوں ساتھیوں سمیت کار میں سوار و نگشن کی سرکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ کار کی ڈرائیورنگ سیٹ پر جیکب تھا جبکہ سون سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی اور اس کے شینوں ساتھی عقیقی سیٹ پر موجود تھے۔۔۔۔۔

"تم نے خود ہمراں اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔۔۔۔۔ سون نے اچانک جیکب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں مادام۔۔۔۔۔ لیکن کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ مارک کے آدمیوں کی میرے آدمی نگرانی کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیا اور سون نے اشبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیورنگ کے بعد کار ایک آٹھ منزلہ رہائشی پلازہ کے کپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور تیزی سے پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

"کیا نمبر ہے فلیٹ کا۔۔۔۔۔ سون نے جیکب سے پوچھا۔

"چوتھی منزل فلیٹ نمبر بارہ مادام۔۔۔۔۔ جیکب نے جواب دیا۔۔۔۔۔
"ٹائی تم ہے بھلے چاؤ اور چوتھی منزل کے فلیٹ نمبر بارہ میں ہے ہوش کر دینے والی گیئر، فائر کرو اور پھر دروازے کالاک کھول کر اندر جا کر ہمیں اطلاع د۔۔۔۔۔ سون نے عقبی طرف بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہے کر کہا۔

"میں مادام۔۔۔۔۔ ان آدمی نے کار رکنے پر دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا تیزی سے پلازہ کے میں حصے کی طرف بڑھتا چلا گا۔۔۔۔۔

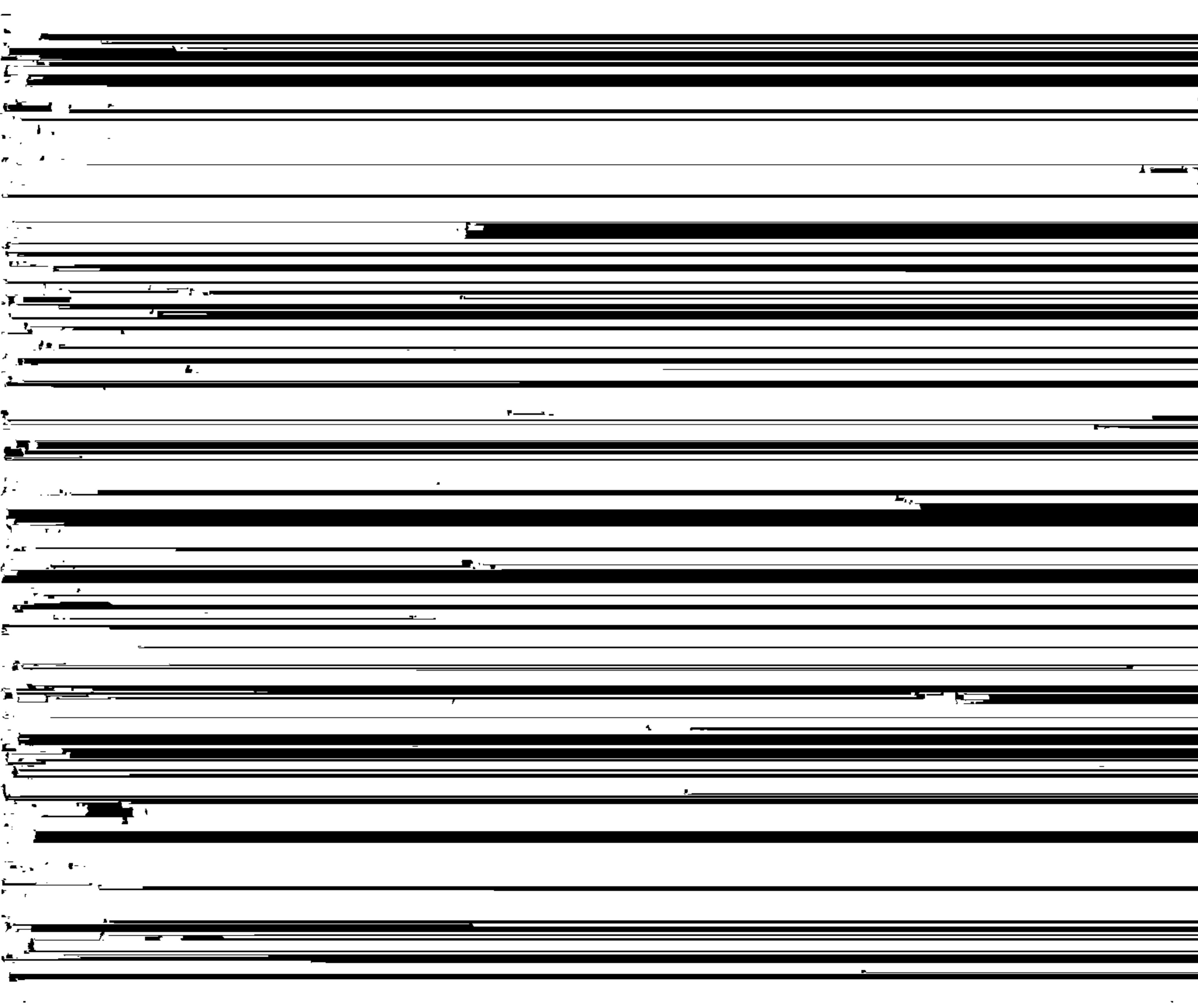
"اس وقت تک ہم کار میں ہی رہیں گے۔۔۔۔۔ سون نے کہا اور جیکب نے اشبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔ سون نے اپنی جیکب کی جیب سے ایک فلکٹ فریکنی کا: المسیز کال کر رہا تھا میں لے لیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد ٹرا نسیہر سے کال آفی شروع ہو گئی تو سون نے جلدی سے اس کا بثن آن کر دی۔۔۔۔۔

"ہیلو، ہیلو ٹائی کالنگ۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ ٹائی کی آڈ او سنائی دی۔۔۔۔۔

"میں۔۔۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ سون نے اہتمائی سنجیدہ بجھ میں کہا۔

"میں نے حکم کی تبلیل کر دی ہے۔۔۔۔۔ فلیٹ میں ایک عورت اور ایک اوصیہ عورت موجود ہے اور وہ دونوں بے ہوش ہیں۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ ٹائی نے جواب دیا۔۔۔۔۔

"اوکے ہم آرہے ہیں تم اس دوران وہاں سے رسی ڈھونڈ کر



کہ اور عمران کا نام لیا گیا۔ نوجوان کافرستان میں کچھ عرصہ رہ چکا
ہے اس لئے وہ حیران ہو رہا تھا کہ یہ نام تو کافرستانی یا پاکیشیانی
کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ سب تم نے کیوں کیا ہے۔

وکٹ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

میرے آدمی نے اسے تو کچھ نہیں بتایا لیکن وہ عمران کا نام سن کر
نک پڑا کیونکہ وہ بھی انہیں ہی تکاش کر رہا تھا۔ وہ ہال سے انہ کر
سے ہبھاں ہیچنی ہوں۔ عمران کے خلاف میں کام کر رہی ہوں۔

میرے آدمی کے پاس اہتمائی طاقتور کاں کیجھ موجود تھا اس
سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ عمران ہبھاں ہے۔ اگر تم یہ بتا دو تو

اسے کنفرم کراؤ تو میں خاموشی سے واپس چلی جاؤں گی ورنہ دوسرا

صورت میں تم خود سمجھ دار ہو کہ کیا ہو سکتا ہے۔ سو سن فتنہ

کہ عمران نے کسی حیرت انگیز طریقے سے یہ بارہ شری سے فارمولہ

کہ اس کے پاس ہبھاں ہے کہ میری عمران سے ملاحت کیا۔

میرا ایک آدمی اس وقت تھا اور جب میرے آدمی اس کے پاس ہی یہ سمجھا ہوا

باندھنا پڑا اور ہبھاں اس انداز میں آنا پڑا۔..... سو سن نے کہا۔

کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ یہ سب تم نے کیوں کیا ہے۔

وکٹ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

جہاری پاکیشیانی بھجت علی عمران سے ملاحت ہوتی ہے۔

اس بارے میں اطلاع لیکر دیو میں ملی اور میں فوراً چار ڈرڈ طیار

تھی جگہ آگیا جہاں سے وہ تم رے آفس سے نکلنے والے افراد کو دیکھو

سے ہبھاں ہیچنی ہوں۔ عمران کے خلاف میں کام کر رہی ہوں۔

میرے چھانچے جب وہ تینوں افراد باہر آئے تو اس نے انہیں دیکھا۔ بھر

ہے کہ عمران کے بارے میں ہبھی معلوم ہو گا اس لئے میں نے غصہ

نمکوایا۔ میرے آدمی کے پاس اہتمائی طاقتور کاں کیجھ موجود تھا اس

سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ عمران ہبھاں ہے۔ اگر تم یہ بتا دو تو

اسے کنفرم کراؤ تو میں خاموشی سے واپس چلی جاؤں گی ورنہ دوسرا

صورت میں تم خود سمجھ دار ہو کہ کیا ہو سکتا ہے۔..... سو سن فتنہ

کہ عمران نے کسی حیرت انگیز طریقے سے یہ بارہ شری سے فارمولہ

کہ اس کے پاس ہبھاں ہے کہ میری عمران سے ملاحت کیا۔

وکٹ نے اہتمائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

میرا ایک آدمی اس وقت تھا اور جب میرے آدمی کے پاس ہی یہ سمجھا ہوا

موجود تھا اور جس نوجوان نے تمہارے آفس میں جوں کے پیکنے

لئے اس عمران اور اس کے دو ساتھیوں کی نگرانی کرنے کی کوشش

ہبھائے تھے میرا آدمی اس کا دوست تھا اور اس کے پاس ہی یہ سمجھا ہوا

تحاب جب تم نے اپنے آدمی کو جوں لانے کا کہا تو وہ بے حد حیران ہوا

کیونکہ یہ اس کے لئے حیران کن آرڈر تھا۔ بہر حال جب وہ واپس آیا تو

اس نے میرے ساتھی کو بتایا کہ تمہارے آفس میں تین آدمی موجود

لئے لیقیناً عمران کی تم سے دوستی ہو گی اور اب تمہیں معلوم ہو گا کہ عمران کہاں ہے۔۔۔۔۔ سون نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”اگر تم یقین کر سکتی ہو تو کرو کہ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے البتہ میں تمہیں یہ بتاسکتا ہوں کہ عمران کو تم کہاں کھاش کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ وکٹر نے جواب دیا تو سون بے اختیار چونکہ پڑی۔

اور رہائش گاہ کے بارے بیں تفصیلات حاصل کی تھیں۔ میں سمجھ گیا کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ میں۔۔۔ مارٹن کو خود فون کر کے اے سے یہ تفصیل بتا دی تاکہ وہ ہوشیار رہے۔۔۔ اگر تم مارٹن اور مارک سے بات کر پہنچیں تو تمہیں اس انداز میں یہ سب کچھ نہ کرنا پڑتا اور اب بھی تم ان قیتوں جگہوں کی نگرانی کر اکر عمران کو کوڑ کر سکتی ہو۔۔۔ وکٹر نے تفصیل سے جواب دیا۔۔۔ ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں معصوم کر لیتی ہوں۔۔۔۔۔ سون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ پڑے ہوئے فون کار سیور انٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ریس کر۔۔۔ شروع کر دیئے۔

”میں۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔ سون بول رہی ہوں۔۔۔ کیا چیف آفس میں موجود ہیں۔۔۔ سون نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ وہ ابھی انٹھنے ہی، دالے ہیں۔۔۔ کیا آپ بات کریں گی ان سے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”ہاں۔۔۔ کراؤ بات۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

”ہیلو مارٹن بول رہا ہے۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد مارٹن کی آواز سنبھلے میں ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ عمران نے ہال سے جو کالیں کیں تھیں بھی نیپ ہو گئیں اور چونکہ ان میں چیف مارٹن کے ہیڈ آفس کے سنا فی دی۔۔۔

”کیا بات ہے سون۔۔۔ کوں فون کیا ہے تم نے۔۔۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔۔۔۔۔ مارٹن نے کہا۔

”چیف میں ولنگٹن سے ہے۔۔۔ بول رہی ہوں۔۔۔ مجھے اطلاع ملی تھی کہ

”ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتماد ہے۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔
”تمہارے آدمی نے تمہیں عمران کی ایک فون کال کی تفصیل بتائی ہے۔۔۔۔۔ دوسری کالوں کے بارے میں نہیں بتایا۔۔۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی کیا وجہ ہے لیکن میں نے اپنے کلب میں۔۔۔۔۔ رکھا ہوا ہے کہ میرے کلب کے احاطے میں جو فون یا ثرا نسیز کال کی جائے یا رسیو کی جائے وہ باقاعدہ نیپ کی جاتی ہے اور اہم کال کے بارے میں مجھے بتایا جاتا ہے۔۔۔۔۔ اور بات ہے کہ میں ان کالوں کو کسی کے خلاف استعمال نہیں کرتا لیکن اس سے بہر حال میں بعض الیے واقعات سے واقف ہو جاتا ہوں جن کی مجھے کلب بنس کے سلسلے میں ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ عمران نے ہال سے جو کالیں کیں تھیں بھی نیپ ہو گئیں اور چیف مارٹن کے ہیڈ آفس کے بارے میں معلومات تھیں اس لئے مجھے فوراً نیپ سنائی گئی تھی۔۔۔۔۔ نے اسے سنا اور اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ عمران نے یہ کال کو گراہم کو کی تھی اور اس سے چیف مارٹن کے ہیڈ آفس، اس کے کلب

عمران بلیک ہجنسی کے سابقہ بھجت و کثرے اس کے کلب میں ملا تھا۔ چنانچہ میں چارٹرڈ طیارے سے بہاں آگئی تاکہ میں وکٹرے سے معلوم کر سکوں کہ عمران کہاں ہے لیکن بہاں وکٹرنے مجھے بتایا کہ عمران نے کسی طرح ریڈرولیبارٹری سے فارمولہ حاصل کر لیا تھا جو مارک نے ڈینی سے حاصل کیا اور آپ کو بھیج دیا اور وکٹرنے بتایا ہے کہ عمران نے کسی گراہم سے آپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کی تھیں جس کا علم وکٹرے کو بھی ہو گیا اور اس نے آپ کو کال کر کے خود ہی ساری بات بتا دی تھی۔ میں یہ ساری باتیں کنفرم کرنا چاہتی ہوں۔ سوسن نے کہا۔

”تو کیا تمہیں ڈیوڈ نے نہیں بتایا فارمولے کے بارے میں جبکہ مجھے مارک نے بتایا تھا کہ ڈیوڈ کی کال آئی تھی اور اس سے فارمولے کے بارے میں بات ہوئی تھی۔ مارٹن نے کہا۔

”باس وہ کال ڈیوڈ نے نہیں کی تھی بلکہ عمران نے خود کی تھی وکٹرے کے کلب پاٹ سے فون پر۔ میرے آدمی نے وہ کال سن لی تھی اور اسی کی وجہ سے تو مجھے معلوم ہوا اور میں بہاں آئی ہوں۔ سوسن نے کہا۔

”اوہ۔ میں سمجھا کہ ڈیوڈ نے تمہیں بتایا ہو گا۔ بہر حال وکٹرنے درست بتایا ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ عمران نے میرے آفس، رہائش گاہ اور کلب کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور میں اب اٹھ کر کلب جا رہا تھا۔ مارک کو میں نے تفصیل بتا دی تھی۔

مارک کے آدمی کلب کے ادر اور باہر موجود ہوں گے اس طرح ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ہلاک کر سکیں گے۔ مارٹن نے کہا۔

”لیکن باس اصل میں عمران کے خلاف میں اور میرا سیکشن کام کر رہا تھا۔ آپ نے اب مجھے اور میرے سیکشن کو یہ لفڑ نظر انداز کر دیا ہے۔ سوسن نے مہرے بنتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ عمران کی سرگرمیاں بہاں و لنگشن میں شروع ہو گئیں اور اس نے اہتمامی حریت انگریز انداز میں ڈاکٹر انتحومنی پیڑ سے فارمولہ حاصل کر لیا۔ یہ تو ڈینی کا لائچہ ہمارے کام آگیا اور نہ ہمیں تو سرے سے معلوم ہی نہ ہوتا لیکن اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت خود ہے ورنہ وہ بھوتوں کی طرح ہمارے پیچھے لگے رہیں گے۔ بہر حال تم بے فکر ہو عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا کرپٹ بہر حال تمہیں مل جائے گا۔ مارٹن نے کہا۔

”چھیف آپ یہ فارمولہ نخوذ کر لیں۔ عمران لا محالہ اس فارمولے کے پیچھے ہی ہو گا ورنہ اسے آپ سے کیا مطلب۔ سوسن نے کہا۔ ”میں سمجھتا ہوں۔ تم بے فکر ہو فارمولہ میرے آفس میں نخوذ ہے۔ مارٹن نے جواب دیا۔

”پھر میرے لئے کیا حکم ہے باس۔ سوسن نے کہا۔ ”تم کیا کرنا چاہتی ہو۔ مارٹن نے پوچھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ اس مشن پر کام کروں۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

"نہیں۔ اس سلسلے میں زیادہ بھیرو بھاڑ کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ تمہارا کریڈٹ رہے گا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے قدرے غصیلے لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سون کے چہرے پر یقینت اتنا گھنے کے تاثرات ابھر آئے۔۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔۔۔ تمہارا چہرہ بگڑ کیوں گیا ہے۔۔۔۔۔ وکٹرنے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"چیز مارک کے مقابلے میں مجھے نظر انداز کر رہا ہے حالانکہ یہ مشن میرے ذمے نگایا تھا اور مارک کو میں نے اپنے طور پر اس کام پر لگایا تھا لیکن اب مارک ہی اس کلب میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرے گا۔۔۔۔۔ سون نے بگڑے ہوئے لمحے میں کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ہیو گو کی بیجی ہو حالانکہ تم نے جس انداز میں مجھے باندھا ہے اور یہ کارروائی کی ہے اس کے بعد مجھے تم سے کوئی ہمدردی نہیں ہوئی چاہئے لیکن ہیو گو میرا اتنا گہرا اور بے تلف دوست ہے اس لئے میں تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کروں گا البتہ میں تمہیں ایک ایسی شپ دے سکتا ہوں کہ تم چاہو تو مارک کی بجائے خود کامیابی حاصل کر سکتی ہو۔۔۔۔۔ وکٹرنے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی شپ۔۔۔۔۔ سون نے چونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"سنو۔ عمران کو مارٹن سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اس نے کلب میں اس پر حمد نہیں کرنا اسے فارمولہ چاہئے اور مارٹن نے فارمولہ یقیناً لپٹنے آفس میں رکھا ہو گا۔ عمران وہاں جائے گا جبکہ مارٹن اور مارک اس کا ٹب میں انتظار کرتے رہ جائیں گے۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

"لیکن وہاں تو اتنا گھن سخت سائنسی حفاظتی انتظامات ہیں اور پھر تم یہ بات اس قدر کنفرم انداز میں کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔۔ سون نے چونک کر کہا۔

"عمران خود بہت را سائنس دان ہے۔ اس نے بڑی بڑی پیبارثیاں اڑا دی ہیں تو ہیڈ آفس کے محدود سائنسی انتظامات اس کا راستہ کیسے روک سکتے ہیں اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ میں اس قدر جتنی انداز بیس کیوں یہ بات کر رہا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں عمران کو تم سے اور مارٹن سے زیادہ جانتا ہوں۔۔۔ وہ ہمیشہ لپٹنے مقصد پر نظر رکھتا ہے۔۔۔ باقی ہر بات اس کی نظر وہ میں مثانوی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ وکٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے لہ میں ہیڈ آفس کی نگرانی کروں اور انہیں ہلاک کر دوں۔۔۔۔۔ سون نے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔۔ اگر کر سکتی ہو تو کر لو۔۔۔۔۔ بہر حال یہ طے ہے کہ عمران

رات کو وہاں چکنے گا..... وکٹر نے کہا اور سون نے انبات میں سر ہلا دیا۔

”چہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی الیہا ہی کرے گا۔ اب میں بھی اس کی فطرت کو کسی حد تک مجھنے لگی ہوں۔ بے حد شکریہ یعنی یہ وعدہ کرو کہ تم یہ بات مارک یا چیف کو نہیں بتاؤ گے۔“ سون نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔“..... وکٹر نے کہا۔

”ٹامی رسیاں کھول دو۔ میں اس تکلیف کے لئے مخذالت خواہ ہوں وکٹر۔“..... سون نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”کوئی بات نہیں۔ ہماری فیلڈ میں الیہا ہوتا رہتا ہے البتہ تم میری ساتھی عورت کو ہوش دلا دو کیونکہ بہر حال تم نے ہمیں کسی گیس کی مدد سے بے ہوش کیا ہو گا۔“..... وکٹر نے کہا۔

”ٹامی وہ ششیٰ مجھے دو میں اسے ہوش میں لا تی ہوں۔“ سون نے کہا تو ٹامی نے جیب سے وہی چھوٹی ششیٰ نکال کر سون کی طرف بڑھا دی۔

سیاہ رنگ کی کار حاضر تیز رفتاری سے ولگلن کی سب سے معروف سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیت پر عمران تھا جبکہ صدیقی سائیڈ سیت پر اور عقابی سیت پر چوہاں، نعمانی اور خاور بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تھوڑی درجھلے اپنی رہائش گاہ سے روائے ہوئے تھے لیکن وہاں سے روائے ہونے سے جھلے عمران نے ایک بار پھر اپنا او تھام ساتھیوں کا میک اپ بھی تبدیل کر دیا تھا اور اس کے ساتھی بی لباس بھی۔ رہائش گاہ میں چونکہ چار گاریں موجود تھیں اس لئے اس بار عمران نے وہ کار نکالی تھی جو اس سے جھلے ان کے استعمال میں نہ تھی اور صدیقی کے پوچھنے پر اس نے صرف اتنا کہا تھا کہ یہ سب کچھ احتیاط کے طور پر کیا جا رہا ہے کیونکہ وہ رائل کلب گئے تھے اور وہاں سے وکٹر کلب میں اس لئے وہ بہر حال محاط رہنا چاہتا تھا۔ عمران سیت سب کی جیبوں میں سائیلنسر لگے

مشین پشل موجود تھے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے طویل سفر کے بعد عمران نے کار ایک سائیڈ روڈ میں لے جا کر مخصوص پارکنگ میں روک دی۔

"یہ تو ہم رائل کلب آگئے ہیں عمران صاحب"..... صدیقی نے احتسابی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"اب میں کیا کروں۔ اگر رائل کلب ہم تک پہنچ جائے تو۔" عمران نے سسکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کار سے نیچے اتر آیا تو اس کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے اور عمران نے کار لاک کی۔ سب ساتھیوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ رہائش گاہ سے چلتے وقت ان کے ذہنوں میں یہی بات تھی کہ وہ اس کلب میں جا رہے ہیں جہاں ریڈ ہجنسی کا چیف مارٹن بیٹھتا ہے لیکن اب عمران بنے کار رائل کلب کی سائیڈ میں لے جا کر روک دی تھی۔

"میرا اندازہ ہے کہ ڈینی نے یقیناً فیکس پر ملنے والے فارمولے کی کاپیاں کرائی ہوں گی ورنہ وہ مجھے کبھی نہ کہتی کہ میں آکر فارمولہ دصول کر لوں اور چونکہ فیکس پر موصول ہونے والا فارمولہ اصل کاغذات پر تو ہو ہی نہیں سکتا اس لئے کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس کی کافی ہوتی ہے یا نہیں اور اسی بنا پر اس ڈینی نے لامبے میں آکر ڈبل گیم چھیلنے کی کوشش کی ہو گی کہ ادھر مارک سے سودا کر کے دولت حاصل کرنا چاہی اور ادھر مجھ سے دصول کر لیتی اور دوسری بات یہ کہ اس نے واضح طور پر کہا تھا کہ اس نے فارمولہ

سیف میں محفوظ کر دیا اور یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ اب رہ گئی یہ بات کہ مارٹن نے یہ فارمولہ بنتا ہیڑ کو ارٹر میں کہیں محفوظ کیا ہو گا اس لئے میرا خیال ہے کہ رائل کلب سے فارمولہ حاصل کرنا زیادہ آسان رہے گا اور آخری بات یہ کہ اگر ہم ہمارے فارمولہ حاصل کر لیتے ہیں تو ریڈ ہجنسی اور حکومت بھی سمجھے گی کہ ہم فارمولہ حاصل کئے بغیر طے گئے ہیں اس طرح وہ ٹھمن رہیں گے اور ہمارے سمجھے پاکیشا نہیں آئیں گے۔..... عمران نے پارکنگ سے نکل کر رائل کلب کی عقی مگلی تک پہنچنے پہنچنے خودی تفصیل بتا دی۔

"لیکن عمران صاحب کیا آپ کو رائل کلب کی عقی سمت میں راستے کا علم ہے"..... صدیقی نے کہا۔

"ہاں۔ میں پہلے بھی دو تین بار اس طرف سے آیا ہوا ہوں۔ مادام ڈینی خود مجھے لے آتی نہیں اس لئے تم فکر مت کرو ہم آسانی سے اس کے مخصوص آفس تک پہنچ جائیں گے البتہ راستے میں موجود لوگوں کو ختم کرنا ہو گا اور اس لئے میں نے تمہیں خصوصی طور پر سائیلنسر لگے مشین پشل ساتھ رکھنے کا کہا تھا"..... عمران نے کہا اور سب نے اشبات میں سر ہلا کیے۔ اس ٹکنگ سی گلی میں سے گزرتے ہوئے دہ گلی کے آخر میں ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر ایک چھوٹا سا نکڑا ہٹ گیا۔ اندر بھی لو ہے کہ سر یہ لگے ہوئے تھے۔

”کون ہے۔۔۔ ایک عراقی ہوئی آواز سنائی دی۔
 ”ہرہاتی نس۔۔۔ عمران نے تھکنائے لمحے میں کہا۔
 ”کلب بند ہے۔۔۔ کل کھلے گا کل آنا۔۔۔ اندر سے جواب دیا گیا
 اور اس کے ساتھ ہی وہ لوہے کا نکڑا برابر ہو گیا۔
 ”اس کا مطلب ہے کہ اندر زیادہ آدمی نہ ہوں گے۔۔۔ عمران
 نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے
 سائیلنسر لگا مشین پسل نکلا اور دروازے کے اس حصے پر جہاں لاک
 کا سوراخ موجود تھا اس کی نال رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔۔۔ چک
 چک کی آوازیں نکلی ہی تھیں کہ عمران نے لات ماری اور دوسرے
 لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلتا چلا گیا اور عمران اچھل کر اندر
 داخل ہوا۔۔۔ یہ ایک ستگ سی راہداری تھی جو ذرا آگے جا کر گھوم جاتی
 تھی۔۔۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے اس موڑ سے باہر آیا۔۔۔ اس کے ہاتھ
 میں مشین گن تھی کہ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسل
 سے ٹھک کی آواز نکلی اور وہ آدمی اچھل کر نیچے گرا۔۔۔ اس کے منہ سے
 ہٹکی سی چیخ نکل سکی تھی۔۔۔ عمران تیزی سے اسے پھلانگتا ہوا آگے بڑھا
 چلا گیا۔۔۔ اس کے ساتھی اس کے عقب میں آ رہے تھے۔۔۔ نیچے گرنے والا
 دو تین لمحات سے زیادہ نہ تھپ سکا تھا کیونکہ عمران نے فائز اس کے
 میں دل پر ہی کیا تھا۔۔۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ راہداری
 ایک اور دروازے پر جا کر ختم ہو گئی لیکن یہ دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا
 تھا۔۔۔ دوسری طرف ایک کمرہ تھا جس میں سے دو تین آدمیوں کے

قہقہوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے لات مار کر
 دروازہ کھولا اور اس کے ساتھی ایک بار پھر اس کے مشین پسل
 سے ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی کمرے میں
 ایک صوف پر بیٹھے ہوئے تین آدمی چھٹے ہوئے ہٹلے سائیڈوں پر
 ٹھکے اور پھر الٹ کر پہنچ فرش پر جا گرے۔ عمران تیزی سے آگے
 بڑھتا چلا گیا۔۔۔ سامنے راہد ری میں ایک دروازہ تھا لیکن یہ دروازہ بند
 تھا۔ عمران نے اس کا پہنڈل دبایا تو دروازہ کھل گیا۔۔۔ دوسری طرف
 ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔۔ س کمرے کی سامنے والی دیوار میں لفت کا
 دروازہ موجود تھا۔۔۔

”اوپر مادام ڈینی کا آف ہے۔۔۔ صرف خاور میرے ساتھ آئے گا باقی
 سہیں رہیں گے۔۔۔ خاص لور پر اس عقی دروازے کا خیال رکھنا کوئی
 بھی اچانک آسکتا ہے۔۔۔ و آئے اسے ختم کر دینا۔۔۔“ عمران نے کہا
 اور پھر خاور کو اشارہ کر کے وہ لفت کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ چند لمحوں بعد
 لفت انہیں لئے تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ پھر لفت
 رک گئی تو عمران نے اس کا دروازہ کھولا اور باہر آگیا۔۔۔ یہ ایک
 راہداری تھی۔۔۔ اس راہد ری کے دوسری طرف دروازہ تھا جو بند تھا۔
 عمران تیزی سے راہداری کے اس دروازے پر جا کر رک گیا جو سائیڈ
 دیوار میں تھا۔۔۔ دروازے پر پولیس کی مخصوص سیل موجود تھی۔۔۔
 عمران نے مشین پسل کا ایک بار پھر استعمال کیا اور چند لمحوں بعد
 وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ اس کے یہچے خاور تھا۔۔۔ عمران نے

اندر داخل ہو کر سوچ پیش پر موجود بٹن پر میں کئے تو آفس کی لائسنس جل اٹھیں۔ آفس خاصاً وسیع و عریض تھا اور اسے اپنلی شاندار انداز میں سجا�ا گیا تھا۔

” ڈینی کا مخصوص آفس ہے اور اب ہم نے ہبھاں خفیہ سیف تلاش کرنا ہے عمران نے آہستہ سے کہا تو خاور نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے مشین پیش جیب میں رکھا اور پھر ان دونوں نے کرے کی تلاشی لیںی شروع کر دی لیکن باوجود کوشش کے کہیں کوئی سیف دستیاب نہ ہو سکا۔

” سیف تو بہر حال ہے لیکن عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ” عمران صاحب اس شراب کے ریک کے نیچے باقاعدہ ہیچے لگے ہوئے ہیں اچانک خاور نے ایک دیوار کے ساتھ لگے ہوئے ریک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس میں شراب کی بوتلیں بھری ہوئی تھیں۔

” اوہ تو یہ بات ہے۔ خاصی فہامت استعمال کی گئی ہے۔ اسے ہٹاؤ اس کے میچے لازماً سیف ہو گا عمران نے کہا۔

” لیکن ہٹلے یہ بوتلیں ہٹانی ہوں گی خاور نے کہا۔

” نہیں۔ یہ بوتلیں اٹھانے اور رکھنے میں تو کافی وقت لگ سکتا ہے اس لئے لازماً یہ بوتلیں ریک میں پھنسی ہوئی ہوں گی۔ ” عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور خاور نے اشیات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران نے ایک بوتل اٹھائی تو واقعی اس کا پسند انجھے ہول میں کسی

حد تک پھنسا ہوا تھا۔ عمران نے بوتل واپس رکھی تو اسی لمحے خاور نے ریک ہٹا دیا اور پھر عمران نے دیوار پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی ایک جگہ عمران کا ہاتھ لگا سر کی آواز کے ساتھ ہی درمیان سے دیوار سرک گئی اور اب وہاں ایک جدید سیف بنا دار ہو گیا تھا۔ اس پر تالا حروف والا تھا جتنی مخصوص حروف گھمانے پر یہ سیف کمل سکتا تھا۔

” اب کوئی لفڑا استعمال ہونے سے یہ کھلے گا۔ خاور نے من بناتے ہوئے کہا۔

” ویکھو ٹرانی کرتے ہیں عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اس ناب کو جس پر حروف لکھے ہوئے تھے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی سیف کھل گیا۔

” کیا آپ کو ہٹلے سے معلوم تھا۔ خاور نے حیرت پھرے لجھ میں کہا۔

” انسان کی نفیات ہوتی ہے کہ اسے اپنا نام سب سے زیادہ پسند ہوتا ہے اس لئے میں نے ٹرانی کی تھی کہ شاید ڈینی نے اپنے نام پر اس کا لاک ترتیب دے ہو اور میرا اندازہ درست تکلا۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیف کی تلاشی لیںی شروع کر دی۔ سیف میں فائلوں کے ساتھ ساتھ کرنی بھری ہوئی تھی لیکن وہ فارمولہ کہیں بھی نظر نہ آہا تھا۔

”اس میں تو فارمولہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران نے تلاشی لینے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
”ہو سکتا ہے کہ اندر کوئی اور خفیہ خانہ ہو۔۔۔۔۔ خاور نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”اوہ ہاں۔۔۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار اس نے خفیہ خانے کو ٹریس کرنے کے انداز میں سیف کی تلاشی لینی شروع کر دی۔۔۔ تھوڑی در بعد وہ واقعی ایک خفیہ خانہ تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ پھر اس خفیہ خانے سے فارمولہ بھی دستیاب ہو گیا۔ وہ فنیکس مشین کی پرنسپل میں تھا اس لئے فوراً ہبھانا جا سکتا تھا۔ عمران نے اسے کھولا اور پھر اسے روشنی میں غور سے دیکھنے لگا۔ کچھ درستک دیکھنے کے بعد اس کے ہمراہ پراطمینان بھری مسکراہٹ رکھنے لگی۔

”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اپنا مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اسے دوبارہ تہہ کر کے اس نے اسے اپنے کوٹ کی اندر ونی جیب میں ڈالا اور پھر اس نے وہ خفیہ خانہ بند کیا اور پھر سیف بند کر کے اس نے دیوار بھی برابر کر دی اور اس کے مشورے پر خاور نے ریک کو دوبارہ اس کی جگہ پر ہبھانا دیا۔

”آواہ چلیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے لاشیں آف کیں اور پھر وہ باہر راہداری میں آکر تیزی سے لفت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

”پولیس سیل ٹوٹنے کی وجہ سے پولیس کو معلوم تو ہو جائے گا کہ آفس کو کھولا گیا ہے۔۔۔۔۔ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ہاں لیکن ظاہر ہے وہی سوچ سکتے ہیں کہ کلب کے لوگوں نے ہی الیسا کیا ہو گا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور خاور نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔

سون اس وقت اس کو تھی میں موجود تھی جہاں سے وہ وکٹرے پوچھ گچھ کرنے کے لئے گئی تھی۔ جیکب اس کے ساتھ یہاں ہوا تھا جبکہ اس کے دو تین ساتھی جنہیں وہ ساتھ لے آئی تھی وہ دوسرے کمرے میں تھے۔

”مادام ہیڈ کوارٹر میں تو کسی کا داخلہ ممکن ہی نہیں ہے پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی کسیے اندر داخل ہوں گے۔“..... جیکب نے کہا۔

”وہ لوگ حدود جہہ تیز اور شاطر ہیں۔ وہ الیے الیے راستے کال لیتے ہیں جن کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔“..... سون نے جواب دیا۔
”تو پھر ہمیں فوری طور پر وہاں پہنچنا چاہئے۔“..... جیکب نے کہا۔
”ابھی رات نہیں ہوئی اور یقیناً عمران اور اس کے ساتھی رات کو وہاں جائیں گے کیونکہ ہیڈ کوارٹر ایک کار و باری پلازا میں ایک

ہے۔“..... سون نے جوارہ دیا اور جیکب نے اخبارات میں سر ہلا دیا۔
پھر ان کے پاس پڑے ہوئے فون کی گھٹی نجاح اٹھی تو جیکب نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”میں۔ جیکب بول رہا ہوں۔“..... جیکب نے تیز لمحے میں کہا۔

”مرفی بول رہاں ہوں باس۔“..... دوسری طرف سے ایک مرد ان آواز سنائی دی اور دوسری طرف سے آنے والی آواز سون نے بھی سنی تھی کیونکہ جیکب نے لاڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔
”کیوں کال کی ہے۔“..... جیکب نے چونک کر پوچھا۔

”باس میں نے پا کیشی اتائی ہجھتوں کا نھکانہ تلاش کر لیا ہے۔“
دوسری طرف سے کہا گیا تو جیکب کے ساتھ ساتھ دوسری طرف سے آنے والی آواز سن کر سون بھی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے جلدی سے جیکب کے ہاتھ سے رسیور جھپٹ لیا۔

”ہیلو مرفی میں سون بول رہی ہوں۔“..... سون نے تیز لمحے میں کہا۔

”لیں مادام۔“..... دوسری طرف سے مرفی کی آواز میں نرمی آگئی تھی۔

”تم نے کسیے عمران اور اس کے ساتھیوں کا نھکانہ تلاش کیا ہے۔“ تفصیل بتاؤ۔..... سون نے کہا۔

”مادام میرے ساتھی تو زیڈ ہجھنسی کے آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے یہاں میں لہنے طور پر اُمیں تلاش کر رہا تھا۔ اس سلسلے میں ایک

آدمی سے پوچھ گئے کرنے کے لئے میں رائل کلب گیا یہاں رائل کلب پولیس نے سیداً کر دیا تھا۔ اس آدمی کی رہائش گاہ کلب کی عقبی طرف ہے۔ میں وہاں جانے کے لئے عقبی گلی کی طرف بڑھا تو میں نے چار افراد کو کلب کی عقبی گلی میں جاتے ہوئے دیکھا۔ ان کے قد و قامت بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملتے تھے۔ میں نے کار آگے جا کر مخصوص پارکنگ میں روک دی اور پھر نیچے اتر کر پیدل اس گلی میں آیا تو یہ چاروں غائب ہو چکے تھے۔ مجھے معلوم ہے کہ رائل کلب کی مالکہ مادام ڈینی کے مخصوص آفس تک ہمچنانے کے لئے ایک خفیہ راست اس گلی میں سے جاتا ہے اس لئے مجھے شک پڑا کہ یہ چاروں آدمی یقیناً اس خفیہ راستے سے اور آفس میں ہی گئے ہوں گے۔ آگے جانا خود کو خطرے میں ڈالنا تھا اس لئے میں گلی کی سائیڈ میں رُک گیا اور پھر کافی در بعد وہی چاروں آدمی اس عقبی راستے سے نکل کر سڑک پر آتے دکھائی دیئے تو میں وہاں موجود ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو گیا۔ وہ چاروں گلی سے نکل کر مخالف سمت میں مڑے تو میں نے ایک آدمی کی آواز سن لی۔ اس نے عمران کا نام لیا تھا اور عمران کے قد و قامت والا آدمی بھی ان میں موجود تھا اس لئے میں سمجھ گیا کہ یہی عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ وہ دوسری سمت میں موجود پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے جہاں صرف ایک سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ میں اوت میں چھپا رہا اور پھر میں نے انہیں اس سیاہ رنگ کی کار میں بیٹھنے ہوئے دیکھا تو میں تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

جب میں کار میں بیٹھا تو اسی لمحے دونوں دے ہونے کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی اور وہاں سے گزری اور میں نے مخصوص انداز میں ان کا تعاقب شروع کر دیا لیکن چونکہ مجھے خطرہ تھا کہ یہ لوگ میری نگرانی چھیک کر لیں گے اس لئے میں نے ایک ٹریفک سگنل پر اپنی کار ان کے عذب میں جا کر روکی۔ میرے پاس کار میں نی ایس دون موجود تھا وہ میں نے ان کی کار کے عقبی بہپر فائر کر دیا اور پھر سائیڈ روڈ پر مڑ گیا۔ نی ایس دون کی مدد سے میں ان کا طویل فاصلے سے آسانی سے تعاقب کرتا رہا اور پھر کار گرین وڈ کالونی کی کوئی بھی نمبر آٹھ میں داخل ہو گئی اور اب بھی وہیں ہے۔ میں اس کالونی کے ایک پہلک فور بوجھ سے کال کر رہا ہوں۔ مرفنی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ دری گڈ۔ کیا تم رے پاس بے ہوش کر دینے والی کیس کا پسل موجود ہے"..... سون نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں مادام۔ کار کے یہ جنسی باکس میں موجود ہے"..... مرفنی نے جواب دیا۔

"گڈ۔ جا کر اندر گیئر، فائر کرو اور پھر کوئی کے اندر جا کر ان کی حالت معلوم کرو اور پھر مجھے وہیں سے اطلاع دو لیکن یہ تمام کام احتیاط سے کرنا۔ تمہارا یہ کار نامہ تمہیں میرے سیکشن میں اونچی پوسٹ پر بھی لے جا سکتا ہے"..... سون نے کہا۔

"لیں مادام"..... وہ سری طرف سے صرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں۔ کیا رپورٹ۔“..... سون نے اہتمامی اشتیاق بھرے لمحے میں پوچھا۔

”مادام آپ کے حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ میں کوئی کسے فون سے ہی کال کر رہا ہوں۔ چاروں آدمی ہبھاں بے ہوش بڑے ہوئے ہیں۔“..... مرفنی نے جواب دیا۔

”وہ کار اندر موجود ہے۔ یا نہیں۔“..... سون نے کسی خیال کے تحت پوچھا۔

”میں مادام موجود ہے۔“..... مرفنی نے جواب دیا۔

”اوے۔ تم وہیں زد میں جیکب اور دوسرا ساتھیوں کے ساتھ آ رہی ہوں۔“..... سون نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے انٹھی۔ اس کے ساتھ ہی جلب بھی انٹھ کردا ہوا۔

”آؤ چلیں۔“..... سون نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سون نے رسیور رکھ دیا۔

”مادام، ہمیں فوری وہاں پہنچا جائے۔“..... جیکب نے کہا۔

”نہیں۔ دیادہ آدمی نظر وہ میں آسکتے ہیں۔ ہبھلے انہیں بے ہوش ہو لینے دو ورنہ یہ لوگ کسی خفیہ راستے سے بھی نکل سکتے ہیں۔“..... سون نے جواب دیا اور جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”مادام آپ مرفنی کو حکم دے دیتیں کہ انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہلاک کر کے رپورٹ دے۔“..... جیکب نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

”میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔“..... سون نے جواب دیا۔

”تو کیا آپ انہیں ہبھلے ہوش میں لے آئیں گی۔“..... جیکب نے کہا۔

”نہیں۔ اب میں یہ رسک نہیں لے سکتی لیکن بہر حال میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہی ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔“..... سون نے کہا اور جیکب نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو سون نے اس پار خود رسیور انٹھایا۔

”میں۔“..... سون نے کہا۔

”مرفنی بول رہا ہوں مادام۔“..... دوسری طرف سے مرفنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ یہ کیا ہو گیا اچانک عمران نے بڑرا تے ہوئے کہا اور انھ کر کھرا ہو گیا۔ گواں کی حرکت کافی سست تھی لیکن پھر بھی وہ انھ کر کھرا ہو جانے میں کام بہب ہو گیا اور اس سست حرکت کی وجہ سے ہی وہ سمجھ گیا کہ انہیں کیس سے بے ہوش کیا گیا تھا اور اسی لمحے اسے یاد آگیا کہ اچانک ذہن گھومنے کے ساتھ ہی ناماؤں سی بو اس کی ناک سے نکرانی تھی لیکن وہ حیران ہو رہا تھا کہ کس کے باوجود اسے کس طرح خود بخود ہوش آگیا ہے کیونکہ کیس سے بے ہوش ہونے کے بعد ذہن ردعمل ہی سست ہو جاتا ہے اور طویل عرصہ گزرنے کے بعد ہوں آجائے تو آجائے فوری ہوش نہیں آ سکتا جبکہ چونکہ کمرے میں کافی موجود نہ تھا اس لئے وہ بھی سمجھا تھا کہ اسے فوری ہوش آگیا۔ اور بے ہوش کرنے والے ابھی تک اندر نہیں پہنچ سکے۔ اس نے ہی سوچا تھا کہ شاید کیس کی طاقت کم تھی اس لئے اسے فوری ہوش آگیا تھا۔ وہ دروازے کی طرف بڑھا اور اب اس کی رفتار نارمل ہو چکی۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا تو اس کی جیب میں سائیلنسر لگا مشین پیش بھی دیجئے ہی موجود تھا لیکن دروازے تک پہنچتے ہی وہ ٹھہک کر رک گیا کیونکہ اسے اچانک احساس ہوا تھا کہ کوئی آدمی باہر برآمدے میں موجود ہے۔ اس نے آہستہ سے سر دروازے سے باہر نکلا تو اسے راہداری کے آخر میں موجود برآمدے میں ایک آدمی کھدا نظر آیا۔ اس کی پشت اس کی طرف تھی۔ وہ پھانسک کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران احتیاط سے باہر نکلا اور

عمران پہنے ساتھوں کے ساتھ رہائش گاہ کے ایک بڑے کمرے میں موجود تھا۔ وہ سب اب واپسی کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک عمران کو یور محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن گھومنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ناماؤں سی بو محسوس ہوئی تو اس نے بے اختیار سانس روک لیا لیکن سانس روکنے کے باوجود اس کا ذہن تیزی سے تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرف اندر ہیرے میں جگنو چکتا ہے اس طرف اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا جلا اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار انھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ اسی کمرے میں تھا لیکن وہ فرش پر بچھے قالین پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ساتھی قالین پر تیزی ہے میرے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ کرسیاں بھی گردی ہوئی تھیں۔

پھر آہستہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ وہ آدمی اسی طرح مطمئن انداز میں کھدا تھا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ کیوں مطمئن ہے۔ اس کے لحاظ سے وہ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس لئے قابلہ ہے اسے ان کی طرف سے کوئی خدشہ نہ ہو سکتا تھا لیکن ابھی عمران برآمدے تک نہ چہنپا تھا کہ پھانٹک کے باہر سے کار کے ہارن کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی تیزی سے مرکت میں آیا اور برآمدے سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتا پھانٹک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ برآمدے کی ایک سائیڈ میں موجود بڑے سے گلے کی اوٹ میں اس انداز میں کھرا ہو گیا کہ پھانٹک سے آنے والے اسے دیکھنے سکیں۔ اس آدمی نے چھوٹا پھانٹک کھولا اور باہر نکل گیا۔ پھر وہ تیزی سے واپس آیا اور اس نے بڑا پھانٹک کھول دیا۔ بعد میں بڑا پھانٹک کھول دیا۔ بعد میں بڑا پھانٹک کھول دیا۔

سفید رنگ کی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں چھپے سے موجود سیاہ رنگ کی کار کے میچے آکر رک گئی۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس نے آنے والی کار کی سائیڈ سیٹ پر سون کو بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کار رکتے ہی سون تیزی سے نیچے اتری۔ اس کے ساتھ ہی چار مسلح افراد بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے پھانٹک کھولنے والا بھی پھانٹک بند کر کے واپس پورچ میں آگیا۔

”کہاں ہیں وہ لوگ مرفی۔..... سون نے اس آدمی سے کہا۔
”ادھر بڑے کمرے میں پڑے ہیں ماڈام۔..... اس آدمی نے جس

کا نام مرفنی تھا اپنائی مودادن لمحے میں کہا اور تیزی سے سیدھیاں چڑھ کر وہ آگے بڑھا تو اس۔۔۔ میچے سون اور اس کے میچے چاروں افراد بھی آگے بڑھنے لگے۔ جب وہ راہداری میں داخل ہوئے تو عمران اس گلے کی اوٹ سے نکلا اور بخون کے بل دوزتا ہوا پورچ میں موجود کار کی اوٹ میں ہو کر رک گا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہے۔ سکتا ہے۔ گیس سے بے ہوش آدمی کیسے غائب ہو سکتے ہیں۔..... اسی لمحے دور سے سون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں باہر برآمدے کی طرف آتی سنائی دی اور بعد لمحوں بعد سون، مرفنی اور چاروں افراد برآمدے میں آگئے۔ ان سب کے چہروں پر اپنائی حیرت کے تاثرات موجود تھے۔

”ساری کوئی چنان ارجنخاص طور پر عقی طرف دیکھو۔ سون نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسل کو کار کی اوٹ سے سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی تھک تھک کی آوازوں کے ساتھ ہی تیزی سے مرتے ہوئے دو آدمی چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے ہی نہ کہ سون اور باقی افراد بے اختیار اچھل پڑے لیکن عمران نے ابک بار پھر ٹریکر دبایا اور اس بار تھک تھک کی آوازوں کے ساتھ ہی سون کے علاوہ باقی تینوں افراد چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ سون بھلی کی سی تیزی سے اچھل کر راہداری کی طرف دوڑی لیکن عمران نے ایک بار پھر ٹریکر دبایا اور اس بار

سون مجھتی ہوئی اچھل کر منہ کے بل مجھ گری تو عمران کار کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا برآمدے کو کراس کر کے راہداری میں پہنچ گیا جس کے سرے پر سون گری ہوئی تھی۔ وہ انھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن گولی اس کی ران میں لگی تھی اس لئے وہ اٹھ نہ سکی۔ اس کے حلق سے ہلکی ہلکی چیخیں نکل رہی تھیں۔ عمران کے دوڑنے کی آواز سن کر اس نے بے اختیار گردن موڑی ہی تھی کہ عمران اس کے سر پر پہنچ گیا۔ دوسرے لمجے عمران کے ہاتھ میں موجود مشین پیش کا دستہ سون کے سر پوری قوت سے پڑا اور وہ مجھتی ہوئی منہ کے بل گرن اور پھر ساکت ہو گئی۔ اس کی ٹانگ سے مسلسل خون نکل رہا تھا۔ عمران اسے بارو سے پکڑ کر گھسینتا ہوا اسی کمرے میں لے آیا جہاں اس ... ساتھی موجود تھے اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑا۔ دوسرے کمرے سے اس نے میڈیکل باکس انھایا اور اسے لا کر اس نے سون کے قریب رکھا اور اسے کھول کر اس نے اس میں موجود خون روکنے والی دوائی نکالی اور پھر اس کے قطرے اس نے سون کے زخم پر ڈالنے شروع کر دیئے۔ گولی نے اس کی ہڈی نہ توڑی تھی اور صرف گوشت پھاڑتی ہوئی گزر گئی تھی۔ قطرے ڈالنے سے زخم سے نکلنے والا خون رک گیا تو عمران نے اس کے زخم کی باقاعدہ پینڈنچ کر دی۔ وہ چونکہ اس سے تفصیل سے پوچھ چکے کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے یہ سب کچھ کیا تھا ورنہ اگر سون کا خون اس طرح نکلتا رہتا تو وہ ہلاک بھی ہو سکتی تھی۔ پینڈنچ کرنے کے بعد اس نے

میڈیکل باکس بند کیا اور پھر وہ اٹھ کر باہر برآمدے میں آگیا۔ سون کے سارے ساتھی ہلاک، ہو چکے تھے کیونکہ عمران نے ان پر فائر ہی اس انداز میں کئے تھے کہ وہ ختم ہو گئے تھے۔ عمران نے اس آدمی کے ساتھی کیا گیا تھا کی تکاشی یعنی شروع کر دی اور پھر اس کی جیب سے وہ اٹھی کیس کی شیشی برآمدہ کر لیئے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے شیشی اٹھاتی اور واپس اسی کمرے میں آگیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور اس کا دہانہ صدیقی کی ناک سے لگا دیا۔ پسند لمبوجوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور پھر اسے چوہاں کی ناک سے لگا دیا۔ اس طرح ری باری اس نے سب ساتھیوں کے ساتھ یہی کارروائی دوہرائی اور آخر میں شیشی بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈال لیا۔ سجدہ لمبوجوں حد صدیقی ہوش میں آنے لگا۔

"صدیقی ہوش میں او معاملات سیریں ہیں"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا تو صدیقی کو آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ "اوہ۔ اوہ۔ یہ یہ لیا مطلب۔ یہ عورت۔ یہ سب"..... صدیقی نے بے اختیار انھنے ہوئے کہا۔

"یہ سون ہے"..... عمران نے کہا۔ اسی لمحے چوہاں بھی ہوش میں آگیا اور پھر ایک یک کر کے اس کے باقی دونوں ساتھی ہوش میں آگئے۔

"پوری طرح ہوش میں آجائو ہو سکتا ہے کہ باہر ان کے ساتھی موجود ہوں ہمیں چہلے انہیں چیک کرنا ہے"..... عمران نے کہا تو

سب نے اشیات میں سرہلا دیئے۔ پھر عمران انہیں لپنے ساتھ لئے ہوئے باہر آگیا۔ وہاں پڑی ہوئی لاٹھیں دیکھ کر ان کے چہروں پر اہمائی حیرت کے تاثرات ابھرے لیکن وہ خاموش رہے۔

چوہاں اور صدیقی تم عقی طرف سے باہر جاؤ اور پھر سامنے کے رخ پر آکر چینگ کرو جکہ خاور اور نعمانی تمہیں رکو اور خیال رکھو کہ صدیقی اور چوہاں سے پہلے کوئی نہ آجائے۔ میں اس سون کو اس دوران کری پر بٹھا کر باندھتا ہوں۔ عمران نے کہا اور اس کے سرہلانے پر وہ تیزی سے مڑ گیا۔ وہ راہداری کے آخر میں واقع سور میں گیا اور اس نے سور میں موجود ری کا ایک بندل اٹھایا اور سور سے نکل کر واپس اس بڑے کمرے میں آگیا جہاں سون ابھی تک فرش پر ہو ش پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے سون کو اٹھا کر کری پر بٹھایا اور پھر ری کی مدد سے اس نے اس انداز میں باندھ دیا کہ سون تربیت یافتہ لمبنت ہونے کے باوجود اپنے آپ کو نہ کھول سکے اور پھر وہ خود سامنے موجود کری پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد خاور اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب میں نے ہر طرف چیک کر دیا ہے باہر اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ خاور نے کہا۔

”ٹھیک ہے تم باہر رکو آگے بیچے دونوں طرف سے کسی بھی وقت اسی طرح اچانک کوئی وارد ہو سکتا ہے۔ میں اس سے پوچھ چکھ کرتا ہوں کہ یہاں کیسے آئی ہے اور اس کے علاوہ اور کس کس کو

اس بارے میں اطلاع ہا ہے۔ عمران نے کہا تو خاور سرہلانا ہوا واپس مڑ گیا۔ عمران کری سے اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سون کا ناک اور منہ پندر کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب سون کے جسم میں حرکت کے تاثرات نوادر ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹانے اور واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد سون نے کرہتے ہوئے آنھیں کھول دیں، اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار انھیں کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے ری کی بندش کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہ گئی۔

”تم یہاں تک کہے، بیخ گئی ہو سون۔ عمران نے اصل لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا اور سون بے اختیار چونک پڑی۔

”تم۔ تم۔ تم تو۔ ہوش تھے اور جھیں لگیں سے ہے ہوش کیا گیا تھا اور مرغی بھی میں موجود تھا پھر تم کیسے ہوش میں آگئے اور وہ میرے ساتھی۔ وہ۔ وہ کہاں ہیں۔ سون نے بوکھلاتے ہوئے انواز میں کہا۔

”تھاہرے ساتھی ہلاؤ ہو چکے ہیں۔ عمران نے اہمائی سرو لمحے میں کہا تو سون نے بے اختیار ہونک بیٹھنے لئے۔

”تم۔ تم جادوگر ہو یا پھر انسان ہی نہیں ہو اس لئے میں تھاہرا کچھ نہیں بکار سکتی۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سون نے اہمائی ڈھیلے سے انداز بیں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ ذہنی طور پر ہست تسلیم کر چکی ہے۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔..... عمران کا بھر بیکٹ سرد ہو گیا۔

"کیا پوچھا تھا تم نے۔..... سون نے چونک کر کہا۔ شاید حیرت کی شدت کی وجہ سے وہ عمران کا سوال سمجھ ہی نہ سکی تھی۔

"میں نے پوچھا ہے کہ تم ہبھاں تک کیسے پہنچی ہو۔ کس نے تمہیں اطلاع دی ہے۔..... عمران نے اپنا سوال دوبارہ دوہرائی ہوئے کہا۔ اس کا بھر بیکٹ اسی طرح سرد تھا۔

"اب کچھ نہیں ہو سکتا۔ تم سے واقعی نہیں لڑا جاسکتا۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں۔ تم ناقابل تحریر ہو۔ انکل ہیو گودست کہتے ہیں مجھ سے غلطی، ہوتی ہے۔..... سون نے کہنا شروع کیا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دو سون۔..... عمران نے اور زیادہ سخت لمحے میں کہا تو سون نے دکڑ سے عمران کے بارے میں اطلاع ملنے اور لیک ویو چار ٹڑ طیارے سے ولنگشن آنے اور پھر دکڑ کی دوست لڑکی کے فلیٹ میں جانے اور اس نے معلومات حاصل کرنے سے لے کر واپس ہیڈ کوارٹر جانے اور پھر مرفن کی طرف سے اطلاع ملنے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رائل کلب کی عقبی گلی میں چمک کیا تھا اور پھر عمران کی کار میں نشاندہی کرنے والا آله لگانے سے لے کر اس کو نجی کی نشاندہی اور پھر مرفن کے انہیں بے ہوش کرنے اور پھر لپھنے ساتھیوں سمیت ہبھاں آنے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"مرفی کی طرف سے بی جانے والی اطلاع تم نے مارٹن کو دی تھی۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"نہیں۔ میں یہ کریڈٹ خود لینا چاہتی تھی۔ سچیف مارک کو بھر پڑھ دے رہا تھا اس لئے میں نے خود کا دروازی کی اور تم بے ہوش تھے تمہیں گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ مرفی نے باقاعدہ چینکنگ کی تھی اور پھر مرفی اندر وجود تھا اور اس نے ہی پھانک کھولا لیکن نجانے یہ سب کیسے بدرا جاتا ہے۔..... سون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لمحے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"سنو۔ ہم نے ہر صورت میں وہ فارمولہ حاصل کرنا ہے۔ کیا تم مارٹن کو قاتل کر سکتی ہو۔ لہ وہ اس فارمولے کی کاپی ہمیں دے دے تو ہم خاموشی سے واپس۔ پہنچ جائیں گے اور کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم نے فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ہے ورنہ دوسری صورت میں تمہاری ریڈ ہجنسی کو ہیڈ کوارٹر ہمیں تباہ کرنا ہو گا اور ساتھ ہی تمہیں مارٹن اور مارک ہنون کو۔ بولو کیا تم یہ کام کر سکتی ہو۔"

عمران نے اسی طرح سرد لمحے میں کہا۔

"مارٹن بھی یہ بات نہیں مانے گا اور میں تو دیسے بھی اسے کچھ نہیں کہہ سکتی۔..... سون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تمہارے انکے ہیو گوکی بات مانے گا۔..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم“..... سون نے جواب دیا۔

”ایو گو کافون نبر تو تمہیں معلوم ہو گا۔ وہ فون نمبر جہاں وہ اس وقت مل سکتا ہو کیونکہ اس وقت وہ ہوش میں تو نہ ہو گا۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں“..... سون نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتا دیا۔ عمران نے انٹھ کر ایک طرف پڑا ہوا فون سیٹ اٹھایا اور سون کے قریب آ کر کھدا ہو گیا۔

”تم بھلے بات کرو گی اور اسے بتاؤ گی کہ میں اس سے بات کرنا چاہتا ہوں“..... عمران نے سون سے مخاطب ہو کر کہا تو سون نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے اس کے بتائے ہوئے نمبر پریس کئے اور آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن پریس کر دیا اور رسیور سون کے کان سے لگا دیا۔

”لیں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مرد ان آواز سنائی دی۔

”سون بول رہی ہوں مار تھی۔ انکل سے بات کراو۔“ سون نے کہا۔

”اوہ سون تم۔ خیریت اس وقت کیسے فون کیا ہے۔“ دوسری طرف سے قدرے پریشان سے لمحے میں کہا گیا۔

”ہاں خیریت ہے۔ انکل سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔“ سون نے کہا۔

”اوکے ہو لڑ کرو“..... دوسری طرف سے اس بار قدرے مطمئن لمحے میں کہا گیا۔

”ہیلو سون۔ میں یو گو بول رہا ہوں۔ کیا ہوا ہے۔ خیریت ہے۔“ چند لمحوں بعد یو گو کی آواز سنائی دی۔

”انکل عمران صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں“..... سون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے رسیور ہٹایا۔

”عمران بات کرنا پڑتا ہے۔ کیا مطلب“..... یو گو نے چونک کر کہا۔

”علی عمران بول رہا ہوں یو گو“..... عمران نے رسیور اپنے کان سے لگاتے ہوئے اہتمامی سرد اور خشک لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ فون سیٹ سمیت اپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تمہارا جب بتاہا ہے کہ حالات سنگین ہیں اور شتم اس قدر خشک اور سرد لمحے میں تو بات کرنے کے عادی ہی نہیں ہو۔ کیا ہوا ہے۔“ و گو نے اہتمامی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یو گو تمہاری بھتی سون نے ہمارے خلاف ایکشن لیا ہے۔ میں نے کئی بار اس لئے نظر انداز کر دیا تھا کہ یہ بہر حال تمہاری بھتی ہے لیکن اب شاید میں اسے نظر انداز نہ کر سکوں۔ اس وقت وہ میرے سامنے بے بسو کی حالت میں موجود ہے اس نے اپنے ساتھیوں سمیت مجھ پر اس انداز میں حمدہ کیا تھا کہ شاید میری قسم میں ابھی موت لکھی ہے۔ تی نہ تھی اس لئے میں نج گیا ورنہ یہ ہمیں

واقف ہوں کیونکہ تمہارے اندر نئی نئی رگیں بنتی رہتی ہیں البتہ مجھے معلوم ہے کہ تم نے صرف مجھے چیک کرنے کے لئے کال نہیں کی ہو گی اس لئے وہ کام بتاؤ جس کے لئے تم نے کال کی ہے۔
دوسری طرف سے ہیو گو کو مسکراتی ہوتی آواز سنائی دی۔

میں نے اپنی کوشش سے فارمولے کی کاپی پر اسرار انداز میں حاصل کر لی تھی کہ کسی دبھی معلوم نہ ہو سکا اور میں خاموشی سے واپس چلا جاتا حالانکہ میں نے ہمیلے بھی بتایا تھا کہ اس فارمولے کو پاکیشیا صرف اپنے مقادیر کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے اس سے نہ ایکریمیا کو کوئی خطرہ ہے گا اور شیئر فارمولہ کسی اور ملک کے پاس جائے گا اس لئے ناپ ۷۵ یا ریڈ ۶۰ جنسی خود ہی یہ فارمولہ مجھے دے دے یاں یہ لوگ صد پر اڑ گئے جس پر میں نے اپنے طور پر اس فارمولے کی کاپی حاصل۔ لی یاں ڈینی کی دولت کی ہوں کی وجہ سے یہ فارمولہ مارٹن کے س پہنچ گیا اور ڈینی بھی اس لائچ کے تحت ان کے ہاتھوں ماری جا چکی ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مارٹن جو کہ ریڈ ۶۰ جنسی کا چیف ہے، کے ہیڈ کوارٹر میں وہ فارمولہ موجود ہے اب اس کے حصوں کی دعویٰ تیں ہو سکتی ہیں ایک تو یہ کہ میں ہیڈ کوارٹر کو جباہ کر دوں وہ فارمولہ وہاں سے اڑا کر لے جاؤں اور مارٹن اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمه کر دوں۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مارٹن ناموшی سے اس فارمولے کی کاپی مجھے دے دے اور میں خاموشی سے واپس چلا جاؤں گا اس طرح مارٹن اپنے

ہلاک کر لیئے میں کامیاب ہو گئی تھی۔..... عمران نے اسی طرح خشک لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ سب کچھ اگر تم سون کے بارے میں کہہ رہے ہو تو پھر مجھے سون کی کارکردگی پر فخر رہے گا۔ جہاں تک اس کی موت کا تعلق ہے تو جس پیشے میں وہ ہے اس میں بہر حال موت اور زندگی کے درمیان کشمکش تو ہوتی رہتی ہے لیکن تم نے مجھے کیوں کال کیا ہے۔..... ہیو گو نے مسکراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”کیا تم سون کی زندگی نہیں بچانا چاہتے۔..... عمران نے کہا۔

”میں اس کے لئے تمہاری منت نہیں کر سکتا عمران۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے۔ سون نے اگر شکست کھائی ہے تو بہر حال اس کے نتائج بھی بھگتے ہوں گے۔..... اس بار دوسری طرف سے ہیو گو نے خشک لجھے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”گذشو ہیو گو۔ بس میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا ہیو گو آج بھی اپنے اصول پر قائم ہے یا نہیں۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس سے مجھے دلی صرت ہوئی ہے۔ جہاں تک سون کی موت کا تعلق ہے تو میں بس اور شکست خورده مردوں کو ہلاک نہیں کیا کرتا تو اس لڑکی کو کیسے ہلاک کر سکتا ہوں اس لئے میں سون کو آزاد کر دوں گا۔ ہاں اگر کسی ایکشن کے دوران یہ ماری جائے تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں یہ تو دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میں تمہاری رگ رگ سے

حکام کو بتا سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی مایوس ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنی کوشش کرو کیونکہ میں کسی سرکاری ہجنسی کے خلاف اس وقت تک ایکشن میں نہیں آنا چاہتا جب تک کہ مجھے اس پر مجبور نہ کر دیا جائے۔ یہ میری طرف سے سرکاری ہجنسی سے نکرانے کی آخری کوشش ہو۔ عمران نے ایک بار پھر اہمائي سنجیدہ لمحے میں کہا۔
”لیکن مارٹن شاید فوری طور پر یہ بات نہ مانے۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ہیو گونے کہا۔

”کتنا عرصہ لگ سکتا ہے اس کے ملنے میں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم نے لفظ وقت کی بجائے عرصہ استعمال کیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم غیر ضروری الفاظ منہ سے نکلنے کے قائل نہیں ہو اس لئے اگر تم مجھ پر اعتماد کرو تو تم اپنے ساتھیوں سمیت خاموشی سے واپس پا کیشیا چلے جاؤ۔ فارمولے کی کاپی تم تک پہنچ جائے گی۔“
دوسری طرف سے ہیو گونے کہا۔

”تم نے لفظ عرصے کا واقعی بہت فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے لیکن بہر حال انسان فانی ہے اس لئے عرصے کا کوئی تعین تو ہوتا چلہتے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایک ہفتہ۔ ہیو گونے جواب دیا۔
اوکے ٹھیک ہے مجھے تم پر اعتماد ہے۔ عمران نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی اس۔ رسمیور کریڈل پر رکھا اور پھر فون سیٹ کو ساتھ پڑھی کری پر رکھ دی۔ اس کے چہرے پر مسکراہست تھی۔
”کیا تم واقعی واپس چلے جاؤ گے۔ اگر چیف مارٹن نے انکل ہیو گو کی بات نہ مانی تب۔ سون نے کہا۔

”تم فکر مت کرو میر تم سے زیادہ تمہارے انکل کو جانتا ہوں۔ اگر مارٹن نے اس کی بارٹ نہ مانی تو وہ مجھے صاف جواب دے دے گا اور میں دوبارہ آجائوں گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سون نے بے اختیار ہوئے بھیجنے لئے۔

”سنو سون۔ اب ہمارے سامنے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم خاموش رہو اور مارٹن کو ہمارے بارے میں کوئی روپورٹ نہ دو۔ ہم ابھی چار ٹرڈ ٹیکارے کے ذریعے خاموشی سے واپس چلتے ہیں۔ دوسری صورت میں، تم خود بہتر مجھ سمجھی ہو کہ معاملات دوسرا رخ اختیار کر جائیں گے۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سون سے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اسے اطلاع نہ دوں۔ یہ میری ڈیوٹی ہے۔ سون نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم واقعی ہیو گو کی بھیجنی ہو۔ ٹھیک ہے تم اسے اطلاع دے دینا ہم جا رہے ہیں۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”ارے مجھے تو آزاد کر دو۔ سون نے پچھنتے ہوئے کہا۔
”تمہارا کیا خیال ہے کہ میں استا احمد ہوں کہ تمہیں آزاد کر کے

ابھی سے اپنے لئے مشکلات کھوی کر لوں۔ ابھی تو مجھے ہیوگو کے وعدے کا انتظار کرنا ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”ٹھیک ہے تم ابھی چلے جاؤ میرا وعدہ کہ میں صبح سے ہبھلے اطلاع نہیں دوں گی۔..... سون نے کہا۔
”کیا اطلاع دو گی۔..... عمران نے پوچھا۔

”میں اسے ہبھاں چھاپہ مارنے اور تمہاری ہیوگو سے ہونے والی تمام بات چیت کی رپورٹ دوں گی۔..... سون نے کہا۔
”لیکن مارٹن جب تم سے پوچھے گا کہ تم نے فوری طور پر اسے اطلاع نہیں دی تو پھر کیا کہو گی۔..... عمران نے پوچھا۔

”میں اسے بتاؤں گی کہ تم مجھے بے ہوش کر کے نکل گئے اور پھر ہوش آنے پر میں تمہیں تلاش کرتی رہ گئی۔..... سون نے کہا۔

”اوے۔ چونکہ تم ہیوگو کی طرح چج بولنے کی عادی ہواں لئے میں نہیں چاہتا کہ تم جھوٹ بولنے پر مجبور ہو جاؤ۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ سون کچھ سمجھتی عمران کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہپک پوری قوت سے سون کی کنسپٹی پر پڑا۔ سون کے حلق سے بے اختیار چچ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

”اب تم دیئے ہی صبح تک ہبھاں بے ہوش پڑی رہو گی۔ تمہیں جملے کی کچھ نہ کچھ سزا تو بہر حال ملنی چلہئے تھی۔..... عمران نے

بڑھاتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب آپ نے چونکہ فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ہے اس لئے آپ واپس جائے، ہیں لیکن اگر ہیوگو کی بات مارٹن نے نہ مانی تب کیا آپ دوبارہ ہبھاں آئیں گے۔..... چوہان نے حریت بھرے لمحے میں کہا۔ وہ اسکے دوران میں آچکا تھا۔

”تمہارے باس کو فارمولے کی کاپی مل جائے گی اور مجھے اس کے بدلتے میں ایک چھوٹا سا چیک اس کے بعد اگر تمہارے چھیف نے مزید چیک دینے کا وعدہ کر ا تو شاید ایکریمی حکومت کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ ہم کاپی حاصل نہیں کر سکے ہمیں آنا پڑے گا۔..... عمران نے کہا۔

”اوے۔ تو آپ اس طریقہ دو چیک حاصل کرنے کا پروگرام بنارہے ہیں۔..... چوہان نے منٹے ہنٹے ہوئے کہا۔

”ایک تو بڑی مشکل سے ملتا ہے دوسرا چیک تمہارا وہ کنخوں چھیف کہاں دینے والا ہے۔ وہ چیک دینے کی بجائے خود ہی حکومت ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو دن کر دے گا کہ اس نے فارمولہ حاصل کرنے کا پروگرام ختم کر دیا ہے اور معاملہ ختم اور دوسرا چیک ختم۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور چوہان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اب اس سون کو کہنا بھی ہے یا نہیں۔..... چوہان نے کہا۔
”ہاں اسی لئے تو اسے بے ہوش کیا ہے۔..... عمران نے کہا اور

چوہان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور سون کو کھولنے میں معروف ہو گیا
جبکہ عمران اطمینان بھرے انداز میں قدم بڑھاتا بیروفی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔

— ”یہ ہو ہی نہیں سکتا۔“ عمران خالی ہاتھ واپس چلا جائے۔ — مارٹن
نے احتیاطی تھی لمحے میں اماد۔

”چیف میں درست ہے رہی ہوں۔ اس نے میرے سامنے انکل
سے بات کی تھی اور میر نے ہوش میں آنے کے بعد جب آپ کو
اطلاع دی تو میں نے ارب سہاں آنے سے ہٹلے معلومات حاصل کی
ہیں۔ عمران اور اس کے ما تمی رات کو ہی چار ٹرڈ ٹیکارے کے ذریعے
واپس چلے گئے ہیں۔ سون نے کہا۔

”جہاری اطلاع ملنے کے بعد میں سمجھ گیا تھا کہ وہ واقعی واپس چلا
گیا ہو گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جو کچھ کہتا ہے وہی کچھ کرتا ہے
لیکن مجھے یہ بھی یقین ہے کہ وہ خالی ہاتھ واپس نہیں جا سکتا۔“ چونکہ
تم نے بتایا تھا کہ وہ لہنہ ساتھیوں سمیت رائل کلب کی عقبی گلی
میں گیا تھا اس لئے میں بھی گیا تھا کہ اس نے میرے ہیڈ کو اڑ ریا

کب یا رہائش گاہ پر حملہ کرنے سے پہلے رائل کلب میں ڈینی کے آفس کو چیک کیا ہو گا حالانکہ میں نے لپنے ہیڈ کوارٹر کلب اور رہائش گاہ پر اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا پورا انقاص کر رکھا تھا لیکن مجھے یہ خیال نہ آیا تھا کہ میں رائل کلب میں ڈینی کے آفس کو چیک کر لوں کیونکہ ڈینی نے یقیناً لپنے لائے کے تحت اس کی دوسری کاپی کرا رکھی ہو گی اور مجھے یقین ہے کہ عمران وہاں سے کاپی حاصل کر چکا ہے اس لئے وہ واپس گیا ہے ورنہ وہ بھی اس طرح واپس نہ جاتا۔..... مارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا آپ کو یقین ہے کہ وہ اس آفس میں گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اور چکر میں وہاں گیا ہو۔..... سوسن نے کہا۔“ میں نے معلوم کرایا ہے۔ عقبی خفیہ راستے میں موجود چار افراد ہلاک ہو چکے ہیں اور ڈینی کے خصوصی آفس کا تالا اور پولیس سیل ٹوٹی ہوئی ہے اور وہاں ایک خفیہ سیف بھی موجود ہے لیکن اس سیف کی تلاشی کے دوران کوئی فارمولا نہیں ملا۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسے اس سیف سے فارمولے کی کاپی مل گئی ہو گی اس لئے وہ واپس چلا گیا اور ہیو گو سے اس نے جو بات تمہارے سامنے کی ہے وہ صرف ہمیں مطمئن کرنے کے لئے کی ہے تاکہ ہم یہی سمجھتے رہیں کہ وہ ناکام ہو کر واپس چلا گیا ہے۔..... مارٹن نے جواب دیا۔

”پھر جب انکل ہیو گو آپ سے بات کریں گے تو آپ کیا کہیں

گے۔ کیا آپ انکل کو کام دے دیں گے۔..... سوسن نے کہا۔
”نہیں۔ یہ کہے ہو سکتا ہے کہ میں لپنے ہاتھ سے ایکریمیا کا فارمولا دے دوں۔..... مارٹن نے کہا۔

”پھر تو عمران واپس آئے گا۔..... سوسن نے کہا۔

”نہیں۔ وہ واپس نہیں آئے گا۔ مجھے معلوم ہے کیونکہ وہ اپنا مشن مکمل کر کے گیا ہے۔..... مارٹن نے جواب دیا۔

”تو پھر آپ پاکیش اور اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ سوسن نے کہا۔

”اس کے کاپی حاصل کرنے کی بات میرا ذاتی خیال ہے۔ بہر حال میں یہ خیال بھی اپنی برٹ میں اعلیٰ حکام تک پہنچا دوں گا اس کے بعد جسے اعلیٰ حکام فیدلہ کریں دیے ہی ہو گا کیونکہ بہر حال ہم حکومت کے ملازم ہیں۔..... مارٹن نے کہا اور سوسن نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”مجھے تواب تک پہنچا نہیں آئی کہ کیس سے بے ہوش ہونے کے باوجود اسے کہیے خوب خود ہوش آگیا۔ ایسا نہ ہوتا تو میں کامیاب ہو جاتی۔..... سوسن۔ کہا۔

”ہاں۔ تم نے واقعی اسے ٹریس کر کے اس پر حملہ کیا اور یہ تمہارا کریڈٹ ہے جبکہ مارک خرمنک اسے ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا اور جہاں تک اس کے ہوش میں آنے کا تعلق ہے تو وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ ہر ناممکن کا ممکن بنالیسنے والا۔..... مارٹن نے جواب دیا۔

”لیکن چیف آخروہ کیا کرتا ہے۔ مجھے معلوم تو ہونا چاہئے۔“
سون نے کہا۔

”جہاں تک میرا خیال ہے وہ مخصوص ذہنی مشقیں کرنے کا عادی ہے جس سے بے ہوشی کے دوران اس کا ذہن رد عمل کرتا رہتا ہے اور پھر اسے خود بخود ہوش آ جاتا ہے اور تمہارے آدمی مرغی نے جو گسیز دہاں فائز کی ہو گی وہ زیادہ طاقتور نہ ہو گی اور ویسے بھی وہ کمی جگہ تمی اس لئے عمران کا ذہنی رد عمل کام آگیا اور وہ تمہارے پہنچنے سے بچتے ہوش میں آگیا ہو گا۔..... مارٹن نے کہا اور سون نے اس انداز میں سر ہلا دیا جسیے وہ مارٹن کی بات کی تائید کر رہی ہو۔

”آپ کی بات درست ہے۔ ابھا ہو سکتا ہے لیکن بہر حال پھر بھی وہ اہتمامی حیرت انگیز آدمی ہے۔..... سون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو اسے دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ہجڑ کہا جاتا ہے اور وہ واقعی ایسا ہی ہے۔..... مارٹن نے کہا اور سون نے اس انداز میں سر ہلا دیا جسیے اب اسے بھی اس بات پر یقین آگیا ہو۔

”وہ شہاب الدین کے آٹھ لاکھ روپے کا کیا ہوا۔ اس فکار نے ملاقات ہوئی جس نے یہ راجپر چلا یا تمہا۔..... عمران نے چائے کی چمکی لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ دراصل ہوٹل کے ایک ملازم نے کوریئر سروس کے آڈی اور بینک کے ایک ملازم کے ساتھ عمل کر کر سارا کھیل کھیلا تمہا۔ میں نے سر سلطان کو تفصیلات بتا دیں تھیں تو انہوں نے آپ کے ڈیڈی

چائے کے بغیر اور کسی جگہ کی چائے پسند ہی نہیں آتی۔ عمران نے کہا تو بلیک زردو بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے معلوم ہے یہ بزنس سیکرٹ۔ کیا آپ چائے فتحے رہے ہیں؟..... بلیک زردو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”آج تک بھی تو نہیں، لیکن اب جس قدر مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے اور تمہارے دیے ہوئے چمک کی مالیت سکراتی جا رہی ہے اب میں سوچ رہا ہوں کہ چاۓ، ہی پہنچنا شروع کر دوں۔ سارے دلداری دور ہو جائیں گے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں تو آپ سارا سال جتنی چائے یعنی کر منافع کا سکیں گے اس سے زیادہ مالیت کی رقم تو آپ لوگوں کو دیے ہی دے دیتے ہیں۔..... بلیک زردو نے کہا۔

”اے تو تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ چائے پہنچنے میں کتنا بچت ہے۔ چائے پہنچنے والے اے رم پانی کی کمائی کہتے ہیں۔ بس پانی گرم کیا اور چار گھونٹ گرم پانی کی قیمت روپوں میں وصول کر لی۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن صرف گرم پانی۔۔۔ ہی تو چائے نہیں بن جاتی اس میں چینی، دودھ اور چائے کی پتی بھی تو ڈالنی پڑتی ہے۔..... بلیک زردو نے ہستے ہوئے کہا۔

”وہ تو صرف گرم پانی کا بیکنگ بدلتے کے کام آتے ہیں اس لئے دودھ میں پانی بلکہ پانی میں دو حصے ملایا جاتا ہے اور اسے چائے میں ڈالا۔

سے بات کی اور پھر یہ سب لوگ پکڑے گئے اور وہ رقم بھی برآمد ہو گئی اور میں نے وہ رقم شہاب الدین کو ہنچا دی۔ دیسے بھی آٹھ لاکھ روپے آپ کی طرف سے ان کی بھیوں کے لئے میں پہلے ہی دے آیا تھا۔..... بلیک زردو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔۔۔ بے چارہ بے حد پریشان تھا۔ اس کا مسئلہ توجہ ہو گیا۔ دیسے تم چائے میں کہیں پوسٹ کا عرق تو شامل نہیں کر دیتے۔۔۔ عمران نے غالباً پیاسی میز پر رکھتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھتا ہوا بلیک زردو بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہمراہ پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”پوسٹ کا عرق۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔۔۔ بلیک زردو نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہارے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پہنچنے کے بعد اور کسی کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے مزہ ہی نہیں دیتی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زردو بے اختیار ہنس پڑا۔

”اگر ایسی بات ہو بھی ہی سب بھی یہ پوسٹ کے عرق والا کیا فلسفہ ہے۔..... بلیک زردو نے ہستے ہوئے کہا۔

”یہ چائے بنانے والوں کا بڑا بزنس سیکرٹ ہے۔۔۔ وہ اس برلن جس میں کھوتا ہوا پانی رکھتے ہیں اس کے اندر پوسٹ کی پوٹلی باندھ کر رکھ دیتے ہیں۔۔۔ گرم پانی کی وجہ سے اس کا عرق اس میں شامل ہوتا رہتا ہے اور پھر اس پانی سے بنی ہوئی چائے جو پی لے اسے ایسی

جاتا ہے۔ دیے چائے فروش کہتے ہیں کہ خالص دودھ چائے میں ڈالا جائے تو چائے کا لطف ہی نہیں آتا۔ چینی والا مسئلہ اس مرض شوگر نے حل کر دیا ہے۔ آدھے سے زیادہ لوگ شوگر کے مریض ہونے کی وجہ سے چینی استعمال نہیں کرتے اور باقی آدھے شوگر کے خوف میں چینی استعمال نہیں کرتے۔ باقی رہی چائے کی پتی تو بے چاری یہ پتی نجانے کتنی بار استعمال ہوتی رہتی ہے اس لئے باقی گرم پانی کی ہی کہانی رہ جاتی ہے۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس طرح دیکھا جائے تو واقعی آپ کی بات درست معلوم ہوتی ہے۔ بلیک زیر و نے نہستہ ہوئے کہا۔

”تم نے دیکھا نہیں کہ شہر میں حشرات الارض کی طرح چائے فروشوں کی دکانیں پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔ اس کی اصل وجہ یہی ہے۔ عمران نے کہا اور بلیک زیر و نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

”آپ نے بتایا تھا کہ آپ ہیو گو سے وعدہ کرنے کے بعد کہ وہ مارٹن سے فارمولے کی کاپی لے کر آپ کو بھجوائے گا اور میرا خیال ہے کہ آپ کو ایکریمیا سے واپس آئے ہوئے ایک ہفتہ تو ہونے ہی والا ہے لیکن آپ نے ہیو گو سے رابطہ نہیں کیا۔ بلیک زیر و نے کہا۔

”ارے ہاں۔ وہ تو میں بھول ہی گیا تھا۔ عمران نے کہا اور

پھر چائے کی پیالی رکھ کر اس نے رسیور انھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ہیو گو کلب۔ ربطہ قائم ہوتے ہی ایک نوانی آواز سنائی دی۔

”ہیو گو سے بات کر میں میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

”میں سر۔ ہولڈ آن کر جس۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”کیا مارٹن واقعی ہیو گو کی بات مان لے گا۔ بلیک زیر و نے اس دفعتے سے فائدہ انھاتے ہوئے کہا۔

”بقول اس کے وہ میرے رگ رگ سے واقف ہے اب تپے چلے گا کہ وہ کتنی رگوں سے واقف ہے۔ عمران نے جواب دیا۔
”ہمیو ہیو گو بول رہا ہوں۔ اسی لمجھے ہیو گو کی آواز سنائی دی۔
لاڈر کی وجہ سے بلیک زیر و بھی اس کی آواز سن رہا تھا۔

”علی عمران ایم ایم سی۔ دی میس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ عمران نے کہا۔

”مجھے تو حریت ہے کہ نم جیسا آدمی اتنے طویل عرصے سے بن اتنی ہی ڈگریوں پر کیسے گزرا کر رہا ہے۔ دوسری طرف سے ہیو گو کی مسکراتی ہوئی آواز نانی دی اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس کے بعد کوئی ڈگری یونیورسٹی دیتی ہی نہیں۔ میں کیا کر دیں۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیوں نہیں دیتی۔ ڈاکٹر آف سائنس کے علاوہ بھی تو بے شمار ڈگریاں ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ ہیو گونے کہا۔
”اچھا سوہ کون سی۔۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر لججے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

”مثلاً لیڈی ڈاکٹر آف سائنس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ یہ واقعی ڈگری ہو سکتی ہے کیونکہ سائنس بھی بہر حال موٹش ہے اور ضروری نہیں کہ موٹش کی ہر بیماری کا علاج مرد ڈاکٹر ہی کرتا ہو۔۔۔۔۔ عمران نے ہنسنے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے ہیو گو اس کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”دلیے تمہارے جیسے ڈاکٹر کے علاج کے بعد میرے خیال میں بے چاری سائنس کو کسی لیڈی ڈاکٹر تک پہنچنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔۔۔۔۔ ہیو گونے ہنسنے ہوئے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”میں نے تمہیں تمہارا وعدہ یاد دلانے کے لئے فون کیا ہے۔۔۔ عمران نے اصل بات پر آتے ہوئے کہا۔

”کون سا وعدہ۔۔۔۔۔ ہیو گونے جواب دیا۔

”ارے کیا مطلب۔ کیا تمہاری یادداشت اس قدر کمزور ہو گئی ہے کہ ایک ہفتے میں تمہیں سب کچھ بھول گیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

”اگر میری یادداشت اس قدر کمزور ہوتی تو میں تمہیں ہبھانتا ہی کیوں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہیو گو کی سکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تو پھر یہ کہیے ہو سکتا ہے کہ تمہیں وعدہ یاد نہ رہا ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مارٹن نے تمہاری بات نہیں مانی۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”مارٹن اگر تمہیں نہ جانتا ہوتا تو ہو سکتا تھا کہ وہ میری بات مان جاتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تمہیں میرے علاوہ بھی بہت سے لوگ جانتے ہیں۔۔۔۔۔ ہیو گو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب ہوا۔ دبھو ہیو گو اگر مارٹن نے انکار کر دیا ہے تو اس میں پریشمانت ہونے کی دردت نہیں ہے۔ مجھے صاف صاف بتا دو۔ پھر میں جانوں اور مارٹن جانے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تو تم چلتے ہو کہ میں یہ بات خود اپنے منہ سے کہہ دوں۔ اگر یہی بات ہے تو پھر سن کہ جب تم نے مجھے فون کیا تھا اور پھر خود ہی آفر کی تھی کہ تم واپس چلے جاتے ہو میں ایک ہفتے کے اندر مارٹن سے بات کر کے فارمولہ نہیں بھجوادوں تو میں اسی وقت مجھے گیا تھا کہ فارمولے کی کاپی تمہارے حمل کر چکے ہو ورنہ مجھے معلوم ہے کہ ناکام واپسی کا لفظ تمہاری لغت میں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ تم صرف یہ چلتے تھے کہ حکومت ایکریمیا کو ہی تاثر دیا جاسکے کہ عمران ناکام واپس چلا گیا ہے لیکن بات وہی ہے کہ میرے علاوہ اور لوگ

تمہیں جانتے ہیں اس لئے میں نے جب مارٹن سے بات کی تو
مارٹن نے بھی یہی جواب دیا جو میں نے تمہیں دیا ہے۔ اسے سو فیصد
یقین ہے کہ تم فارمولے کی کاپی حاصل کئے بغیر واپس جا ہی نہیں
سکتے۔..... ہیو گونے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ مارٹن نے تمہیں چکر دے دیا ہے۔ جب
فارمولہ اس کے پاس تھا تو میں اس کی کاپی کیے حاصل کر سکتا
تھا۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہیو گو بے اختیار ہنس
پڑا۔

”مارٹن ریڈ ۶ ہجنسی کا چیف ہے۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ ریڈ
ہجنسی تمہارے مقابلے پر رنگدار کی بجائے بے رنگ ہو جاتی ہے
اور نہ یہ لوگ لتنے بھی احمد نہیں ہیں کہ وہ معاملات کو نہ سمجھ سکیں
اور پھر مارٹن تو بہر حال ریڈ ہجنسی کا چیف ہے۔ سوسن نے جب
اسے کال کر کے صورت حال بتائی تو اس نے فوری طور پر رائل
کلب میں ڈینی کے خصوصی آفس کو چیک کرایا۔ پھر اسے معلوم ہو
گیا کہ تم عقی خفیہ راستے سے اس میں داخل ہوئے اور وہاں موجود
افراد کو تم نے ہلاک کر دیا اور اس کے بعد ڈینی کا اس آفس کا تالا اور
پولیس سیل بھی ٹوٹی ہوئی ملی۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ تم
وہاں گئے تھے۔..... ہیو گونے کہا۔

”یکن وہاں جانے کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہاں فارمولے کی کاپی
بھی موجود تھی۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے وہاں تمہارے پہنچنے کے بعد کیسے رہ سکتی تھی جبکہ ڈینی
کے خفیہ سیف کو بھی ٹکان کر کے چیک کر لیا گیا تھا لیکن اس کے
بعد تمہاری فوری واپسی اس بات کا تھی ثبوت ہے کہ تم نے وہاں
سے فارمولے کی کاپی حاصل کر لی ورنہ مارٹن بھی جانتا ہے کہ تم اس
انداز میں واپس نہ جاسکتے تھے اور ڈینی کی ہوس زر کے بارے میں وہ
بھی بخوبی جانتا ہے اور میں می۔ ہیو گونے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”یکن مارٹن ظاہر ہے یہ بات اعلیٰ حکام کو تو نہیں بتا سکتا تھا
پھر۔..... عمران نے کہا۔

”اس نے یہ بات اپنی رپورٹ میں لکھ دی تھی کہ تم فارمولے
کی کاپی ڈینی کے آفس سے حاصل کر کے گئے ہو ورنہ تم کسی صورت
بھی ناکام واپس نہ جاتے اور اعلیٰ حکام نے بھی اس بات کو سلسلہ کیا
ہے۔..... ہیو گونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے۔ اب مجھے یہاں ایکریمین ہجنسنؤں کے
استقبال کی شایان شان میں ریاض شروع کر دینی چاہئیں۔..... عمران
نے جواب دیا۔

”کیا تیاریاں کرو گے۔ مجھے بتا دو شاید میں خود بھی آ جاؤں۔
دوسری طرف سے ہیو گونےہستے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے بینڈ باجہ۔ ستقبالیہ گیت۔ گددستے۔ کسی اچھے سے
ہوٹل میں دعوت سب کچھی ہو سکتا ہے ریڈ ہجنسنؤں کے استقبال
کے لئے۔..... عمران نے ہا تو دوسری طرف سے ہیو گو بے اختیار
بھی موجود تھی۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

تہبہ مار کر ہنس پڑا۔

”محجے معلوم ہے کہ تم ہست غریب آدمی ہو اس لئے تم فکرت کرو اعلیٰ حکام نے تمہاری بات پر یقین کر لیا ہے کہ اس فارموں سے ایکریمیا کے مفادات مجرور نہیں ہوں گے۔..... ہیو گونے ہستے ہوئے کہا۔“ اس کا مطلب ہے کہ اب محجے تمہاری رگوں سے واقفیت کا دعویٰ کرنا پڑے گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب؟“..... ہیو گونے چونکے ہونے لجھے میں پوچھا۔

”مطلب یہ کہ ایکریمیا کے اعلیٰ حکام نے مجھ پر اعتماد کرنے کی بجائے اپنی ریڈی لیبارٹری، اپنے سائنس دان اور اپنے پی ایکس میزائل کو تباہ ہونے سے بچانے پر احتفا کر لیا ہے اور احسان مجھ پر کر دیا ہے کہ میری بات پر یقین کر لیا گیا ہے۔..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہیو گو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”اب کیا کیا جائے اعلیٰ حکام نے بھی تو اپنا مجرم رکھنا ہوتا ہے اور ایک اور بات بھی ہوتی ہے کہ کاسک سٹار ایم الڈ کی ایک بڑی کان ایکریمیا کی ایک ریاست میں بھی خلائی سیاروں نے دریافت کر لی ہے س لئے اب انہیں پاکیشیا سے اسے حاصل کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہی۔..... ہیو گونے ہستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہر حال تمہارا شکریہ کہ تم نے محجے غرچے سے بچایا ہے البتہ میری طرف سے دعوت ہے کہ تم اور سون آ جاؤ تمہارا غربت کے

با وجود شایان شان استقبالِ یاجائے گا۔..... عمران نے کہا۔

”سون تو اب تمہارے بت گاتی ہے۔ اے اب احساس ہو گیا ہے کہ میں جو کچھ تمہارے مغلق اسے کہتا تھا وہ حق ہے اس لئے اگر تم کہو تو سون کو بھجوادوں۔..... ہیو گونے ہستے ہوئے کہا۔

”ضرور بھجوادو لیکن تمہیں ساتھ آنا پڑے گا ورنہ میری اماں بی نے اس کا گایا ہوا ایک گیت بھی سن لیا تو میری کھوبڑی کو بڑے سے بڑا سرجن بھی دوبارہ نہ جوڑ سکے۔..... عمران نے جواب دیا تو ہیو گو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”میں تم جیسے عظیم سیکر، الجنت سے پاکیشیا سیکر مرسوس کو محروم نہیں کرنا چاہتا اس لئے صب تم ایکریمیا آؤ گے تو پھر ملاقات ہو جائے گی۔ گذرا بھی۔..... ہیو گونے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے دئے رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب آپ کو واپسی اب بہت سے لوگ جانتے لگ گئے ہیں۔..... بلیک زیرو نے سکے اتے ہوئے کہا۔

”وہی شاعر کی بات کہ پتا تا بونا بونا سارا باغ تو جانتا ہے لیکن بس ایک پھول ہے جو نہیں جانا۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ”یہ شعر آپ کی بجائے جو بیکو پڑھنا چاہئے۔..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار کسلکھلا کر ہنس پڑا۔

رید آری

مصنف — منظہر ہمیم ایم، اے

ڈولفن — ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم۔ جو ایسی جعلی کرنی چاہتی تھی جسے جعلی ثابت ہی دیکھا جاسکتا تھا۔

ڈولفن — جس نے امریتیل کے ساتھ مل کر پاکیشی اور اسلامی ممالک کی جعلی کرنی چھاپ کر ان ممالک میں پھیلانے کی منصوبہ بندی کی اور پھر اس پر عمل شروع ہو گیا۔

ڈولفن — جس کی چھاپی موتی جعلی کرنی کی وجہ سے نصف پاکیشی بلکہ تمام اسلامی ممالک کی میشناشت مکمل طور پر جام ہو جاتی۔

ڈاگ — ایک ایسا غیر اباد جزریہ — جو باہان حکومت کی حفاظتی تحویل میں تھا لیکن عمران کو یقین تھا کہ ڈولفن کا پیس سیکشن اس جزیرے پر ہے مگر اس کے پاس کوئی ثبوت نہ تھا — پھر کیا ہوا — ؟ کیا عمران کوئی ثبوت حاصل کر سکا — یا — ؟

ڈاگ — جسے ایسی ریز سے سیلہ کر دیا گیا تھا کہ عمران لا کہ نکریں مارنے کے باوجود اُسے اُپن نہ کر سکا اور مسل ناکامی اس کا مقدراں کر رہ گئی۔

کرnel جشن — پاچان کا، سرکاری تنظیم ریڈ آرمی کا چیف — جو ڈولفن کی حمایت پر عمران کے مقابل کھل کر آگیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ریڈ آرمی کے بھیاں کسہ بخون میں پھنس کر رہ گئے — کیوں اور کیسے — ؟

• کیا ڈولفن اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور پاکیشی اور اسلامی ممالک کو معاشری طور پر تباہ کر دیا گیا — یا — ؟

• کیا عمران ڈاگ جزیرے پر موجود ڈولفن کے پیس سیکشن کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے — یا — ؟

انتہائی دلچسپ — انتہائی ہنگامہ خیز

لمحہ بہ لمحہ تیزی سے بلتے ہوئے واقعات
کامیابی اور ناکامی کے درمیان پیڈولم کی طرح حرکت کرتا ہوا منفرد انداز کامشنا بے پناہ پس اور تیز رفتار اسکیں سے بھر لو پر ایک یادگار ناول۔

یوسف برادری۔ پاک گیٹ ملٹان